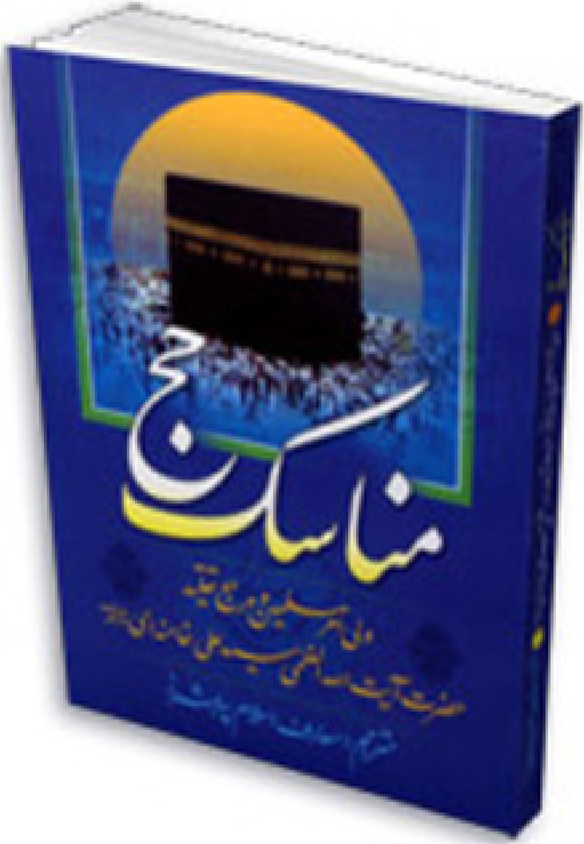
مناسک حج

فہرست

مقدمہ
وجوب حج كے منكر اورتا رك حج كا حكم
حج كي اقسام
باب اول:
حجة الاسلام اور نيابتي حج كے بارے ميں
فصل اول: حجة الاسلام
حجة الاسلام كے وجوب كي شرائط
الف: مالى استطاعت
ب : جسمانى استطاعت
ج: سربى استطاعت
د: زماني استطاعت
دوسری فصل : نيابتي حج
نائب كي شرائط
منوب عنہ كي شرائط
چند مسائل

باب دوم:
حج اور عمره كے اعمال كے بارے ميں
حج اور عمره كي اقسام
چند مسائل
حج تمتع اور عمره تمتع كي صورت
حج افراد اور عمره مفرده
حج قران
حج تمتع كے عمومي احكام

پہلا حصہ : اعمال عمره كے بارے ميں
پہلی فصل مواقيت
چندمسائل
دوسری فصل : احرام
1_ احرام كے واجبات
اول : نيت اور اس ميں چند چيزيں معتبر ہيں
دوم: تلبيہ
سوم: دو كپڑوں كا پہننا
2_ احرام كے مستحبات
3_ احرام كے مكروہات
4_ احرام كے محرمات
محرمات احرام كے احكام
محرمات احرام كے كفارات كے احكام
مكہ مكرمہ كي طرف جانا
حرم ميں داخل ہونے كي دعا

مسجد الحرام میں داخل ہونے كے مستحبات
تیسری فصل : طواف اور نماز طواف كے بارے میں
طواف :
طواف كی شرائط
پہلی شرط : نیت
دوسری شرط : حدث اكبر اور اصغر سے پاك ہونا
تیسری شرط : لباس اور بدن كا نجاست سے پاك ہونا
چوتھی شرط : ختنہ
پانچویں شرط : شرم گاہ كو چھپانا
چھٹی شرط : طواف كی حالت میں لباس كا غصبی نہ ہونا
ساتویں شرط: موالات
طواف كے واجبات:
طواف كے ترك كرنے اس میں كمی كرنے اور اس میں شك كرنے كے بارے میں چند مسائل
نماز طواف
چوتھی فصل : سعي
سعی كے ترك كرنے اور اس میں كمی بیشی كرنے كے بارے مینچند مسائل
پانچویں فصل : تقصیر

دوسرا حصہ: اعمال حج كے بارے میں
پہلی فصل : احرام
دوسری فصل : عرفات میں وقوف كرنا
تیسری فصل: مشعر الحرام(مزدلفہ) میں وقوف كرنا
چوتھی فصل : كنكریانمارنا
كنكریاں مارنے (رمي)كی شرائط
كنكر یوں كی شرائط
پانچویں فصل : قربانی كرنا
چھٹی فصل : تقصیر یا حلق
ساتویں فصل :مكہ مكرمہ كے اعمال
آٹھویں فصل :منی میں رات گزارنا
نویں فصل: تین جمرات كو كنكریاں مارنا
متفرق مسائل
دعای عرفه

مناسك حج
ولی امر مسلمین و مرجع تقلید
حضرت آیت اللہ العظمی سید علی خامنہ ای (دام ظلہ الوارف)

مترجم:

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

معارف اسلام پبلشرز

4

نام كتاب :مناسك حج

مترجم : معارف اسلام پبلشرز

ناشر :نور مطاف

اشاعت :پہلی

سنہ اشاعت : رمضان المبارك 1427 ھ_ق

تعداد :دوہزار

Web : www.maaref-foundation.com

E-mail: info@maaref-foundation.com

جملہ حقوق طبع بحق معارف اسلام پبلشرز محفوظ ہيں _

5

و اذن فی الناس بالحج يا توك رجالا و علی

كل ضامر يا تين من كل حج عميق

(سورہ حج آيت 27)

حج بيت اللہ كے باعظمت اعمال مختلف پہلوؤں سے قابل توجہ ہيں_ خاص طور پر ان كا عبادی پہلو خصوصی ظرافت كا حامل ہے چنانچہ حجاج كرام اعمال حج كو شروع سے آخر تك مراجع عظام كے فتاوی كے مطابق انجام دينے كو بڑی اہميت ديتے ہيں_يہ كتاب جو قارئين محترم كے ہاتھوں ميں ہے يہ مناسك حج كے سلسلے ميں رہبر انقلا ب حضرت آيت اللہ العظمى خامنہ ای (دام ظلہ) كے جديد ترين فتاوی كا ترجمہ ہے_

ہماری دعا ہے كہ اسكے ترجمے اور تصحيح و غيرہ كے سلسلے ميں جن لوگوں

6

نے زحمات اٹھائي ہيں خدا تعالی انہيں اجر جزيل عطا فرمائے اور ہم راہبر معظم كے دفتر كے بھی شكر گزار ہيں جنہوں نے اس سلسلے ميں ہماری مدد كی _

آخر ميں خدا تعالی كے تہ دل سے شكرگزار ہيں كہ اس نے ہميں اس گرانبہا كام كوانجام دينے كيلئے توفيق عظيم عنايت فرمائي_

اللہم عجل لوليك الفرج واجعلنا من اعوانہ و انصارہ

معارف اسلام پبلشرز

رمضان المبارك 1427

7

مقدمہ:

شرعاً حج سے مراد خاص اعمال كا مجموعہ ہے اور يہ ان اركان ميں سے ايك ركن ہے كہ جن پر اسلام كی بنياد ركھی گئي ہے جيسا كہ امام محمدباقر (ع) سے روايت ہے : " بنی الاسلام علی خمس علی الصلوة و الزكاة و الصوم و الحج و الولاية" اسلام كی بنياد پانچ چيزوں پر ركھی گئي ہے نماز ، زكات ، روزہ ، حج اور ولايت پر _

حج چاہے واجب ہو چاہے مستحب بہت بڑی فضيلت اور كثير اجر ركھتا ہے اور اسكی فضيلت كے بارے ميں پيغمبر اكرم (ص) اور اہل بيت (عليہم السلام) سے كثير روايات وارد ہوئي ہيں چنانچہ امام صادق (ع) سے روايت ہے:

"الحاج والمعتمر وفد اللہ ان سا لوہ اعطاہم وان

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

----

8

دعوه اجابہم و ان شفعوا شفعہم و ان سکتوا ابتدا ہم و یعوضون بالدرہم الف الف درہم "
حج اور عمره کرنے والے الله کا گروه ہیں اگر الله سے سوال کریں تو انہیں عطا کرتاہے اور اسے پکاریں تو انہیں جواب دیتاہے، اگر شفاعت کریں تو انکی شفاعت کو قبول کرتاہے اگرچھپ رہیں تو از خود اقدام کرتاہے اور انہیںایك درہم کے بدلے دس لاکھ درہم دیئے جاتے ہیں_

وجوب حج کے منکر اور تارك حج کا حکم

حج کا وجوب کتاب و سنت کے ساتھ ثابت ہے اور یہ ضروریات دین میںسے ہے اور جس بندے میںاسکی آئنده بیان ہونے والی شرائط کامل ہوں اور اسے اسکے وجوب کا بھی علم ہو اس کا اسے انجام نہ دینا کبیره گناه ہے_

9

الله تعالی اپنی محکم کتاب میں فرماتا ہے:

"ولله علی الناس حج البیت من استطاع الیہ سبیلا و من کفر فان الله غنی عن العالمین"

اور لوگوں پر واجب ہے کہ محض خدا کیلئے خانہ کعبہ کا حج کریں جنہیں وہاں تك پہنچنے کی استطاعت (قدرت) ہو اور جس نے با وجود قدرت حج سے انکار کیا تو (یاد رکھئے کہ) خدا سارے جہان سے بے پروا ہے_

اور امام صادق سے روایت ہے :

جو شخص دنیا سے اس حال میں چل بسے کہ اس نے حجة الاسلام انجام نہ دیا ہو جبکہ کوئي حاجت اس کیلئے مانع نہ ہو یا ایسی بیماری میں بھی مبتلا نہ ہو جسکے ساتھ حج کی طاقت نہ رکھتا ہو اور کوئي حاکم رکاوٹ نہ بنے تو وه یہودی یا نصرانی ہوکر مرے_

حج کی اقسام:

جو حج مکلف انجام دیتا ہے یا تو اسے اپنی طرف سے انجا م دیتا ہے یا

10

کسی اور کی طرف سے _اس دوسرے کو "نیابتی حج " کہتے ہیں اور پہلا یا واجب ہے یا مستحب اور واجب حج یا بذات خود شریعت میں واجب ہوتا ہے تو اسے "حجة الاسلام" کہتے ہیں اور یا کسی اور سبب کی وجہ سے واجب ہوتا ہے جیسے نذر کرنے کی وجہ سے یا حج کو فاسد کردینے کی وجہ سے _

اور حجة الاسلام اورنیابتی حج میں سے ہر ایك کی اپنی اپنی شرائط اور احکام ہیں کہ جنہیں ہم پہلے باب میں دو فصلوں کے ضمن میں ذکر کرینگے_

نیز حج کی تین قسمیں ہیں تمتع ، افراد ، قران

حج تمتع ان لوگوں کا فریضہ ہے کہ جن کا وطن مکہ مکرمہ سے اڑتالیس میل تقریباً نوے کیلومیٹر دور ہے اور حج افراد اور قران ان لوگوں کا فریضہ ہے کہ جن کا وطن یا تو خود مکہ ہے یا مذکوره مسافت سے کم فاصلے پر اور حج تمتع ، حج قران و افراد سے بعض اعمال و مناسك کے اعتبار سے مختلف ہے اور اسے ہم دوسرے باب میں چند فصول کے ضمن میں بیان کریں گے_

11

باب اول:

حَجة الاسلام اورنیابتی حج کے بارے میں

12

فصل اول : حجة الاسلام
مسا لہ 1_ جو شخص حج کی استطاعت رکھتا ہو اس پر اصل شریعت کے اعتبار سے پوری عمر میں صرف ایك مرتبہ حج واجب ہوتا ہے اوراسے "حجة الاسلام" کہا جاتا ہے_
مسا لہ 2_ حجة الاسلام کا وجوب فوری ہے یعنی جس سال استطاعت حاصل ہوجائے اسی سال حج پر جانا واجب ہے اور کسی عذر کے بغیر مؤخر کرنا جائز نہیں ہے اور اگر اسے مؤخر کرے تو گناہ گار ہے اور حج اسکے ذمے ثابت ہوجائیگا اور اسے آئندہ سال انجام دینا واجب ہے و علی ہذا القیاس_

مسا لہ3_ اگر استطاعت والے سال حج کوانجام دینا بعض مقدمات پر موقوف ہو _جیسے سفر کرنا اور حج کے وسائل و اسباب کو مہیا کرنا_ تو اس پر واجب ہے کہ ان مقدمات کو حاصل کرنے کیلئے اس طرح مبادرت سے کام لے کہ اسے اسی سال حج کو پالینے کا اطمینان ہو_
اور اگر اس میں کوتاہی کرے اور حج کو بجا نہ لائے تو گناہ گار ہے اور حج اسکے ذمے میں ثابت اور مستقر ہو جائیگا اور اس پر اسے بجا لانا واجب ہے اگر چہ استطاعت باقی نہ رہے_

حجة الاسلام کے وجوب کے شرائط
حجة الاسلام مندرجہ ذیل شرائط کے ساتھ واجب ہوتا ہے:

پہلی شرط :
عقل پس مجنون پر حج واجب نہیں ہوتا_

دوسری شرط:
بلوغ پس نابالغ پر حج واجب نہیں ہوتا اگر چہ وہ بلوغ کے قریب ہو اور اگر نابالغ بچہ حج بجا لائے تو اگر چہ اس کا حج صحیح ہے لیکن یہ حجة الاسلام سے کافی نہیں ہے_
مسا لہ 4:اگر بچہ احرام باندھ کر مشعر میں وقوف کو بالغ ہونے کی حالت میں پالے اور حج کی استطاعت بھی رکھتاہو تو اس کا یہ حج حجة الاسلام سے کافی ہے_
مسا لہ5: وہ بچہ جواحرام باندھے ہوئے ہے اگر محرمات (جو کام احرام کی حالت میں حرام ہیں) میں سے کسی کام کاارتکاب کرے تو اگر وہ کام شکار ہو تو اس کا کفارہ اسکے ولی پر ہوگا اور اسکے علاوہ دیگر کفارات تو ظاہر یہ ہے کہ وہ نہ تو ولی پر واجب ہیں اور نہ ہی بچے کے مال میں :
مسا لہ 6: بچے کے حج میں قربانی کی قیمت اسکے ولی پر ہے_
مسا لہ 7: واجب حج میں شوہر کی اجازت شرط نہیں ہے پس بیوی پر حج

واجب ہے اگر چہ شوہر سفر حج پر راضی نہ ہو _
مسا لہ 8_ مستطیع شخص سے حجة الاسلام کے صحیح ہونے میں والدین کی اجازت شرط نہیں ہے _

تیسری شرط :
استطاعت اور یہ مندرجہ ذیل امور پر مشتمل ہے_
الف : مالی استطاعت
ب : جسمانی استطاعت
ج : سربی استطاعت (راستے کا با امن اور کھلا ہونا)
د : زمانی استطاعت

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

ہر ایك کی تفصیل

الف : مالی استطاعت :

یہ متعدد امور پر مشتمل ہے_

1_ زاد و راحلہ
2_ سفر کی مدت میں اپنے اہل و عیال کے اخراجات
3_ ضروریات زندگي
4_ رجوع الی الکفایة
مندرجہ ذیل مسائل کے ضمن میں انکی تفصیل بیان کرتے ہیں:

1_ زاد و راحلہ
زاد سے مراد ہر وہ شے ہے کہ جسکی سفر میں ضرورت ہوتی ہے جیسے کھانے پینے کی چیزیں اور اس سفر کی دیگر ضروریات اور راحلہ سے مراد ایسی سواری ہے کہ جسکے ذریعے سفر طے کیا جا سکے _
مسا لہ 9_ جس شخص کے پاس نہ زاد و راحلہ ہے اور نہ انہیں حاصل کرنے کیلئے رقم اس پر حج واجب نہیں ہے اگر چہ وہ کما کر یا کسی اور ذریعے سے انہیں حاصل کرسکتا ہو _

مسا لہ 10_ اگر پلٹنے کا ارادہ رکھتا ہو تو شرط ہے کہ اسکے پاس اپنے وطن یا کسی دوسری منزل مقصود تك واپس پلٹنے کے اخراجات ہوں_
مسا لہ 11_ اگر اسکے پاس حج کے اخراجات نہ ہوں لیکن اس نے حج کے اخراجات یا انکی تکمیل کی مقدارکے برابر کسی شخص سے قرض واپس لینا ہواورقرض حال ہو یا اسکی ادائیگی کا وقت آچکا ہو اور مقروض مالدارہو اور قرض خواہ کیلئے قرض کا مطالبہ کرنے میں کوئي حرج بھی نہ ہو تو قرض کا مطالبہ کرنا واجب ہے _
مسا لہ 12_ اگر عورت کا مہر اسکے شوہر کے ذمے میں ہو اور وہ اسکے حج کے اخراجات کیلئے کافی ہو تو اگر شوہر تنگدست ہو تو یہ اس سے مہر کا مطالبہ نہیں کر سکتی اور مستطیع بھی نہیں ہوگی لیکن اگر شوہر مالدار ہے اور مہر کا مطالبہ کرنے میں عورت کا کوئي نقصان بھی نہ ہو تو اس پر مہر کا مطالبہ کرنا واجب ہے تا کہ اسکے ساتھ حج کر سکے لیکن اگر مہر کا مطالبہ کرنے میں عورت کا کوئي نقصان ہو مثلاً یہ لڑائي جھگڑے اور طلاق تك منتج ہو تو عورت پر مطالبہ کرنا واجب نہیں ہے اور عورت مستطیع بھی نہیں ہو گی _

مسا لہ 13_ جس شخص کے پاس حج کے اخراجات نہیں ہیں لیکن وہ قرض لیکر اسے آسانی سے ادا کر سکتا ہو تو اس پر واجب نہیں ہے کہ وہ قرض لیکر اپنے آپ کو مستطیع بنائے لیکن اگر قرض لے لے تو اس پر حج واجب ہو جائیگا_
مسا لہ 14_ جو شخص مقروض ہے اور اسکے پاس حج کے اخراجات سے اتنا اضافی مال نہ ہو کہ جس سے وہ اپنا قرض ادا کر سکے تو اگر قرض کی ادائیگی کا وقت مخصوص ہو اور اسے اطمینان ہے کہ وہ ا س وقت اپنے قرض کو ادا کرنے پر قادر ہوگا تو اس پر واجب ہے کہ انہیں اخراجات کے ساتھ حج بجا لائے _
اور یہی حکم ہے اگر قرض کی ادائیگی کا وقت آچکا ہو لیکن قرض خواہ اسے مؤخر کرنے پر راضی ہو اور مقروض کو اطمینان ہو کہ جب قرض خواہ مطالبہ کریگا اس وقت یہ قرض کی ادائیگی پر قادر ہوگااور مذکورہ دو صورتوں کے علاوہ اس پر حج واجب نہیں ہے_
مسئلہ 15_ جس شخص کو شادی کرنے کی ضرورت ہے اس طرح کہ اگر

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

----

19

شادی نہ کرے تو اسے مشقت یاحرج کا سامنا ہوگا اور اس کیلئے شادی کرنا ممکن بھی ہو تو اس پر حج واجب نہیں ہوگا مگر یہ کہ اس کے پاس حج کے اخراجات کے علاوہ شادی کرنے کا انتظام بھی ہو _

مسئلہ 16_ اگر استطاعت والے سال میں اسے سفر حج کیلئے سواری نہ ملتی ہو مگر اسکی رائج اجرت سے زیادہ کے ساتھ تو اگر یہ شخص زائد مال دینے پر قادر ہو اور یہ اس کے حق میں زیادتی بھی نہ ہو تو اس پر اس زائدمال کا دینا واجب ہے تا کہ حج بجالا سکے پس صرف مہنگائي اور کرائے کا بڑھ جانا استطاعت کیلئے مضر نہیں ہے _ لیکن اگر یہ زائد مال کے دینے پر قادر نہیں ہے یا یہ اسکے حق میں زیادتی ہو تو واجب نہیں ہے اور یہ مستطیع بھی نہیں ہوگا اور یہی حکم ہے سفر حج کی دیگر ضروریات کے خریدنے یا انکے کرائے پر لینے کا نیز یہی حکم ہے اگر یہ حج کے اخراجات کیلئے کوئي چیز بیچنا چاہتا ہے لیکن اسے خریدار صرف وہ ملتا ہے جو اسے اسکی رائج قیمت سے کم پر خرید تا ہے _

مسئلہ 17_ اگر کوئي شخص یہ سمجھتا ہو کہ اگر وہ اپنی موجودہ مالی حیثیت کے

20

ساتھ حج پر جانا چاہے تو وہ اس طرح حج کیلئے استطاعت نہیں رکھتا جیسے دیگر لوگ حج بجالاتے ہیں لیکن اسے احتمال ہے کہ تلاش و جستجو کرنے سے اسے ایسا راستہ مل جائیگا کہ یہ اپنی موجودہ مالی حیثیت کے ساتھ حج کیلئے مستطیع ہو جائیگا تو اس پر تلاش و جستجو کرنا واجب نہیں ہے کیونکہ استطاعت کا معیار یہ ہے کہ یہ حج کیلئے اسی طرح استطاعت رکھتا ہوجو دیگر لوگوں کیلئے متعارف ہے _

ہاں ظاہر یہ ہے کہ اگر اسے اپنے مستطیع ہونے میں شك ہو اور جاننا چاہتا ہو کہ استطاعت ہے یا نہیں تو اس پر واجب ہے کہ اپنی مالی حیثیت کے بارے میں جستجو کرے

2_ سفر کی مدت میں اپنے اہل و عیال کے اخراجات

مسئلہ18_ مالی استطاعت میں یہ شرط ہے کہ یہ حج سے واپس آنے تك اپنے اہل و عیال کے اخراجات رکھتا ہو

21

مسئلہ 19_ اہل و عیال _ کہ مالی استطاعت میں جنکے اخراجات کا موجود ہونا شرط ہے _سے مراد وہ لوگ ہیں کہ جنہیں عرف عام میں اہل و عیال شمار کیا جاتا ہے اگر چہ شرعاً اس پر ان کا خرچہ واجب نہ بھی ہو _

3_ ضروریات زندگي:

مسئلہ 20_ شرط ہے کہ اسکے پاس ضروریات زندگی اور وہ چیزیں ہوں کہ جنکی اسے عرفاً اپنی حیثیت کے مطابق زندگی بسر کرنے کیلئے احتیاج ہے البتہ یہ شرط نہیں ہے کہ بعینہ وہ چیزیناس کے پاس موجود ہوں بلکہ کافی ہے کہ اس کے پاس رقم و غیرہ ہو کہ جسے اپنی ضروریات زندگی میں خرچ کرنا ممکن ہو _

مسئلہ 21_ عرف عام میں لوگوں کی حیثیت مختلف ہوتی ہے چنانچہ رہائشے کیلئے گھر کا مالك ہونا جسکی ضروریات زندگی میں سے ہے یا یہ عرف میں اسکی حیثیت کے مطابق ہے یا کرائے کے ، یا عاریہ پر لیئے ہوئے یا

22

موقوفہ گھر میں رہنا اس کیلئے حرج یا سبکی کا باعث ہو تو اسکے لئے استطاعت کے ثابت ہونے کیلئے گھر کا مالك ہونا شرط ہے _

مسئلہ 22_ اگر حج کیلئے کافی مال رکھتا ہولیکن اسے اسکی ایسی لازمی احتیاج ہے کہ جس میں اسے خرچ کرنا چاہتا ہے جیسے گھر مہیا کرنا یا بیماری کا علاج کرانا یا ضروریات زندگی کو فراہم کرناتو یہ مستطیع نہیں ہے اور اس پر حج واجب نہیں ہے_

مسئلہ 23_ یہ شرط نہیں ہے کہ مکلف کے پاس خود زاد و راحلہ ہوں بلکہ کافی ہے کہ اس کے پاس اتنی رقم و غیرہ ہو

کہ جسے زاد و راحلہ میں خرچ کرنا ممکن ہو _
مسئلہ 24_ اگر کسی شخص کے پاس ضروریات زندگی _گھر ، گھریلو سامان ، سواری ، آلات صنعت و غیرہ _ کی ایسی چیزیں ہیں جو قیمت کے لحاظ سے اسکی حیثیت سے بالاتر ہیں چنانچہ اگر یہ کر سکتا ہو کہ انہیں بیچ کر انکی قیمت کے کچھ حصے سے اپنی ضروریات زندگی خرید لے اور باقی قیمت کو حج کیلئے

خرچ کرے اور اس میں اسکے لئے حرج ، کمی یا سبکی بھی نہ ہو اور قیمت کا فرق حج کے اخراجات یا انکی تکمیل کی مقدار ہو تو اس پر ایسا کرنا واجب ہے اور یہ مستطیع شمار ہوگا _
مسئلہ 25_ اگر مکلف اپنی زمین یا کوئي اور چیز فروخت کرے تا کہ اسکی قیمت کے ساتھ گھر خریدے تو اگر اسے گھر کے مالك ہونے کی ضرورت ہو یا یہ عرف کے لحاظ سے اسکی حیثیت کے مطابق ہو تو زمین کی قیمت وصول کرنے سے یہ مستطیع نہیں ہو گا اگر چہ وہ حج کے اخراجات یا انکی تکمیل کی مقدار ہو_
مسئلہ 26_ جس شخص کو اپنی بعض مملوکہ چیزوں کی ضرورت نہ رہے مثلا اسے اپنی کتابوں کی ضرورت نہ رہے اور ان کی قیمت سے مالی استطاعت مکمل ہوتی ہو یا یہ مالی استطاعت کیلئے کافی ہو تو دیگر شرائط کے موجود ہونے کی صورت میں اس پر حج واجب ہے_

4_ رجوع الی الکفایة:
مسئلہ 27_ مالی استطاعت میں " رجوع الی الکفایة" شرط ہے (مخفی نہ رہے کہ یہ شرط حج بذلی میں ضروری نہیں ہے جیسا کہ اسکی تفصیل عنقریب آجائیگی)اور اس سے مراد یہ ہے کہ حج سے پلٹنے کے بعد اسکے پاس ایسی تجارت ، زراعت ، صنعت ، ملازمت ، یا باغ ، دکان و غیرہ جیسے ذرائع آمدنی کی منفعت ہو کہ جنکی آمدنی عرف میں اسکی حیثیت کے مطابق اسکے اور اسکے اہل و عیال کے معاش کیلئے کافی ہو اور اس سلسلے میں دینی علوم کے طلاب(خدا تعالی ان کا حامی ہو) کیلئے کافی ہے کہ پلٹنے کے بعد انہیں وہ وظیفہ دیا جائے جو حوزات علمیہ (خدا تعالی انکی حفاظت کرے) میں انکے درمیان تقسیم کیا جاتا ہے_
مسئلہ 28_ عورت کیلئے بھی رجوع الی الکفایة شرط ہے بنابراین اگر اس کا شوہر ہو اور یہ اسکی زندگی میں حج کی استطاعت رکھتی ہو تو اس کیلئے "رجوع الی الکفایة" وہ نفقہ ہے جسکی وہ اپنے شوہر کے ذمے میں مالك

ہے لیکن اگر اس کا شوہر نہیں ہے تو حج کیلئے اسکے مستطیع ہونے کیلئے مخارج حج کےساتھ ساتھ شرط ہے کہ اسکے پاس ایسا ذریعہ آمدنی ہو جواسکی حیثیت کے مطابق اسکی زندگی کیلئے کافی ہو ورنہ یہ حج کیلئے مستطیع نہیں ہوگی _
مسئلہ 29_ جس شخص کے پاس زاد و راحلہ نہ ہو لیکن کوئي اور شخص اسے دے اور اسے یوں کہے تو "حج بجالا اور تیرا اور تیرے اہل و عیال کا خرچہ میر ے ذمے ہے "تو اس پر حج واجب ہے اور اس پر اسے قبول کرنا واجب ہے اور اس حج کو حج بذلی کہتے ہیں اور اس میں " رجوع الی الکفایہ " شرط نہیں ہے نیز خود زاد و راحلہ کا دینا ضروری نہیں ہے بلکہ قیمت کا دینا بھی کافی ہے _
لیکن اگراسے حج کیلئے مال نہ دے بلکہ صرف اسے مال ہبہ کرے تو اگر وہ ہبہ کو قبول کرلے تو اس پر حج واجب ہے لیکن اس پر اس مال کو قبول کرنا واجب نہیں ہے پس اس کیلئے جائز ہے کہ اسے قبول نہ کرے اور اپنے آپ کو مستطیع نہ بنائے_

مسئلہ 30_ حج بذلی ، حجة الاسلام سے کافی ہے اور اگر اسکے بعد مستطیع ہوجائے تو دوبارہ حج واجب نہیں ہے_
مسئلہ 31_ جس شخص کو کسی ادارے یا شخص کی طرف سے حج پر جانے کی دعوت دی جاتی ہے تو اگر اس

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

دعوت کے مقابلے میں اس پرکسی کام کو انجام دینے کی شرط لگائي جائے تو اسکے حج پر حج بذلی کا عنوان صدق نہیں کرتا_

مالی استطاعت کے عمومی مسائل
مسئلہ 32_جس وقت حج پر جانے کیلئے مال خرچ کرنا واجب ہوتا ہے اسکے آنے کے بعد مستطیع کیلئے اپنے آپ کو استطاعت سے خارج کرنا جائز نہیں ہے بلکہ احوط وجوبی یہ ہے کہ اس وقت سے پہلے بھی اپنے آپ کو استطاعت سے خارج نہ کرے _
مسئلہ 33_ مالی استطاعت میں شرط نہیں ہے کہ وہ مکلف کے شہر میں

حاصل ہو بلکہ اس کا میقات میں حاصل ہو جانا کافی ہے پس جو شخص میقات تك پہنچ کر مستطیع ہو جائے اس پرحج واجب ہے اور یہ حجة الاسلام سے کافی ہے _
مسئلہ 34_ مالی استطاعت اس شخص کیلئے بھی شرط ہے جو میقات تك پہنچ کر حج پر قادر ہو جائے پس جو شخص میقات تك پہنچ کر حج پر قادر ہو جائے جیسے قافلوں میں کام کرنے والے و غیرہ تو اگر ان میں استطاعت کی دیگر شرائط بھی ہوں جیسے اہل و عیال کا نفقہ ، ضروریات زندگی اور اسکی حیثیت کے مطابق جن چیزوں کی اسے اپنی زندگی میں احتیاج ہوتی ہے اور "رجوع الی الکفایة" تو اس پر حج واجب ہے اور یہ حجة الاسلام سے کافی ہے ورنہ اس کا حج مستحبی ہو گا اور اگر بعد میں استطاعت حاصل ہوجائے تو اس پر حجة الاسلام واجب ہو گا _
مسئلہ 35_اگرکسی شخص کو حج کے راستے میں خدمت کیلئے اتنی اجرت کے ساتھ اجیر بنایا جائے کہ جس سے وہ مستطیع ہو جائے تو اجارے کو قبول

کرنے کے بعد اس پر حج واجب ہے البتہ یہ اس صورت میں ہے جب اعمال حج کو بجالانا اس خدمت کے ساتھ متصاوم نہ ہو جو اسکی ڈیوٹی ہے ورنہ یہ اسکے ساتھ مستطیع نہیں ہوگا جیسا کہ عدم تصادم کی صورت میں اس پر اجارے کو قبول کرنا واجب نہیں ہے _
مسئلہ 36_ جو شخص مالی استطاعت نہ رکھتا ہو اور نیابتی حج کیلئے اجیر بنے پھر اجارے کے بعد مال اجارہ کے علاوہ کسی اور مال کے ساتھ مستطیع ہو جائے تو اس پر واجب ہے کہ اس سال اپنے لئے حجة الاسلام بجالائے اور اجارہ اگر اسی سال کیلئے ہو تو باطل ہے ورنہ اجارے والا حج آئندہ سال بجالائے _
مسئلہ 37_ اگر مستطیع شخص غفلت کی وجہ سے یا جان بوجھ کر مستحب حج کی نیت کرلے اگر چہ اعمال حج کی تمرین کے قصد سے تا کہ آئندہ سال اسے بہتر طریقے سے انجام دے سکے یا اس لئے کہ وہ اپنے آپ کو غیر مستطیع سمجھتا ہے پھر اس کیلئے ظاہر ہو جائے کہ وہ مستطیع تھا تو اسکے اس حج

کے حجة الاسلام سے کافی ہونے میں اشکال ہے پس احوط کی بنا پر اس پر آئندہ سال حج کو بجالانا واجب ہے_مگر یہ کہ اس نے شارع مقدس کے اس حکم کی اطاعت کا قصدکیا ہو جو اس وقت ہے اس وہم کے ساتھ کہ وہ حکم، حکم استحبابی ہے تو پھر اس کا حج حجة الاسلام سے کافی ہے _

ب_ جسمانی استطاعت:
اس سے مراد یہ ہے کہ جسمانی لحاظ سے حج کو انجام دینے کی قدرت رکھتا ہو پس اس مریض اور بوڑھے پر حج واجب نہیں ہے جو حج پر جانہیں سکتے یا جن کیلئے جانے میں حرج اورمشقت ہے _
مسئلہ 38_ جسمانی استطاعت کا باقی رہنا شرط ہے پس اگر راستے کے درمیان میں احرام سے پہلے بیمار ہو جائے تو اگر اس کا حج پر جانا استطاعت والے سال میں ہو اور بیماری اس سے سفر کو جاری رکھنے کی قدرت کو سلب کرلے تو اس سے منکشف ہو گا کہ اس میں جسمانی استطاعت نہیں تھی اور

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

----

30

ایسے شخص پر حج کیلئے کسی کو نائب بنانا واجب نہیں ہے لیکن اگر یہ حج کے اس پر مستقر ہونے کے بعد حج پر جا رہا ہو اور بیماری کی وجہ سے سفر کو جاری رکھنے سے عاجز ہو جائے اور آئندہ سالوں میں بھی اسے بغیر مشقت کے حج پر قادر ہونے کی امید نہ ہو تو اس پر واجب ہے کہ کسی اور کو نائب بنائے اور اگر اسے امید ہو تو اس سے خود حج کو بجالانے کا وجوب ساقط نہیں ہوگا_اور اگر احرام کے بعد بیمار ہو تو اسکے اپنے خاص احکام ہیں _

ج_ سربی استطاعت:

اس سے مراد یہ ہے کہ حج پر جانے کا راستہ کھلا اور باامن ہو پس اس شخص پر حج واجب نہیں ہے کہ جس کیلئے راستہ بند ہو اس طرح کہ اس کیلئے میقات یا اعمال حج کی تکمیل تك پہنچنا ممکن نہ ہو اسی طرح اس شخص پر بھی حج واجب نہیں ہے کہ جس کیلئے راستہ کھلا لیکن نا امن ہو چنانچہ اس راستے میں اسے اپنی جان ، بدن ، عزت یا مال کا خطرہ ہو _

31

مسئلہ 39_ جس شخص کے پاس حج کے اخراجات ہوں اور وہ حج پرجانے کیلئے تیارہوجائے جیسا کہ حج کیلئے اپنا نام لکھو ادے لیکن چونکہ اسکے نام قرعہ نہیں نکلا اسلئے اس سال حج پر نہ جا سکا تو یہ شخص مستطیع نہیں ہے اور اس پر حج واجب نہیں ہے لیکن اگر آئندہ سالوں میں حج کرنا اس سال اپنا نام لکھوانے اور مال دینے پر موقوف ہو تو احوط وجوبی یہ ہے کہ اس کام کو انجام دے _

د_ زمانی استطاعت:

اس سے مراد یہ ہے کہ ایسے وقت میں استطاعت حاصل ہو جس میں حج کو درك کرنا ممکن ہو پس اس بندے پر حج واجب نہیں ہے کہ جس پر اس طرح وقت تنگ ہو جائے کہ وہ حج کو درك نہ کر سکتا ہو یا سخت مشقت اور سخت حرج کے ساتھ درك کر سکتا ہو _

32

دوسری فصل :نیابتی حج

نائب و منوب عنہ کی شرائط کو بیان کرنے سے پہلے حج کی وصیت اور اس کیلئے نائب بنانے کے بعض موارد اور ان کے احکام کو ذکر کرتے ہیں _

مسئلہ 40_ جس پر حج مستقر ہو جائے پھر وہ بڑھا پے یا بیماری کی وجہ سے حج پر جانے سے عاجر ہو یا اس کیلئے حج پر جانے میں عسر و حرج ہو اور بغیر حرج کے قادر ہونے سے مایوس ہو حتی کہ آئندہ سالوں میں بھی تو اس پر نائب بنانا واجب ہے لیکن جس پر حج مستقر نہ ہوا تواس پر نائب بنانا واجب نہیں ہے _

مسئلہ 41_ نائب جب حج کو انجام دے دے تو منوب عنہ کہ جو حج کو

33

انجام دینے سے معذور تھا اس سے حج کا وجوب ساقط ہو جائیگا اور اس پر دوبارہ حج بجا لانا واجب نہیں ہے اگر چہ نائب کے انجام دینے کے بعد اس کا عذر ختم بھی ہو جائے _ہاں اگر نائب کے عمل کے دوران میناس کا عذر ختم ہو جائے تو پھر منوب عنہ پر حج کا اعادہ کرنا واجب ہے اور ایسی حالت میں اس کیلئے نائب کا حج کافی نہیں ہے _

مسئلہ 42_ جس شخص پر حج مستقر ہے اگر وہ راستے میں فوت ہو جائے تو اگر وہ احرام اور حرم میں داخل ہونے کے بعدفوت ہو تو یہ حجة الاسلام سے کافی ہے اور اگر احرام سے پہلے فوت ہو جائے تو اس کیلئے یہ کافی نہیں ہے اور اگر احرام کے بعد لیکن حرم میں داخل ہونے سے پہلے فوت ہو تو احوط وجوبی کی بناپریہ کافی نہیں ہے _

مسئلہ 43_ جو شخص فوت ہو جائے اور اسکے ذمے میں حج مستقر ہو چکا ہو تو اگر اس کا اتنا ترکہ ہو جو حج کیلئے کافی ہو اگر چہ میقات سے ، تو اس کی طرف سے اصل ترکہ سے حج کیلئے نائب بنانا واجب ہے مگر یہ کہ اس نے

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

----

34

ترکہ کے تیسرے حصے سے مخارج حج نکالنے کی وصیت کی ہو تو یہ اسی تیسرے حصے سے نکالے جائیں گے اور یہ مستحب وصیت پر مقدم ہوں گے اور اگر یہ تیسرا حصہ کافی نہ ہو تو باقی کو اصل ترکہ سے لیا جائیگا_

مسئلہ 44_ جن موارد میں نائب بنانا مشروع ہے ان میں یہ کام فوراً واجب ہے چاہے یہ نیابت زندہ کی طرف سے ہو یا مردہ کی طرف سے _

مسئلہ 45_ زندہ شخص پر شہر سے نائب بنانا واجب نہیں ہے بلکہ میقات سے نائب بنا دینا کافی ہے اگر میقات سے نائب بنانا ممکن ہو ورنہ اپنے وطن یا کسی دوسرے شہر سے اپنے حج کیلئے نائب بنائے اسی طرح وہ میت کہ جسکے ذمے میں حج مستقر ہو چکا ہے تو اسکی طرف سے میقات سے حج کافی ہے اور اگر نائب بنانا ممکن نہ ہو مگر میت کے وطن سے یا کسی دوسرے شہر سے تو یہ واجب ہے اور حج کے مخارج اصل ترکہ سے نکالے جائیں گے ہاں اگر اس نے اپنے شہر سے حج کرانے کی وصیت کی ہو تو وصیت کو نافذ کرنا واجب ہے اور میقات کی اجرت سے زائد کو ترکہ کے تیسرے حصے

35

سے نکالا جائیگا _

مسئلہ 46_ اگر وصیت کرے کہ اسکی طرف سے استحباباً حج انجام دیا جائے تو اسکے اخراجات ترکہ کے تیسرے حصے سے نکالے جائیں گے _

مسئلہ 47_ جب ورثاء یا وصی کو میت پر حج کے مستقر ہونے کا علم ہو جائے اور اسکے ادا کرنے میں شك ہو تو میت کی طرف سے نائب بنانا واجب ہے لیکن اگر استقرار کا علم نہ ہو اور اس نے اسکی وصیت بھی نہ کی ہو تو ان پر کوئي شے واجب نہیں ہے _

نائب کی شرائط :

1_ بلوغ ، احوط کی بناپر ،پس نابالغ کا حج اپنے غیر کی طرف سے حجة الاسلام کے طور پر کافی نہیں ہے بلکہ کسی بھی واجب حج کے طور پر _

2_ عقل ، پس مجنون کا حج کافی نہیں ہے چاہے وہ دائمی ہو یا اسے جنون کے دورے پڑتے ہوں البتہ اگر جنون کے دورے کی حالت میں حج انجام

36

دے _

3_ ایمان ، احوط کی بناپر ،پس مؤمن کی طرف سے غیر مؤمن کا حج کافی نہیں ہے _

4_ اس کا حج کے اعمال اور احکام سے اس طرح واقف ہونا کہ اعمال حج کو صحیح طور پر انجام دینے پر قادر ہو اگر چہ اس طرح کہ ہر عمل کے وقت معلم کی راہنمائي کے ساتھ اسے انجام دے_

5_ اس سال میں خود اس کا ذمہ واجب حج کے ساتھ مشغول نہ ہو ہاں اگر اسے اپنے اوپر حج کے وجوب کا علم نہ ہو تو اسکے نیابتی حج کے صحیح ہونے کا قائل ہونا بعید نہیں ہے _

6_ حج کے بعض اعمال کے ترك کرنے میں معذور نہ ہو _ اس شرط اور اس پر مترتب ہونے والے احکام کی وضاحت اعمال حج میں آجائیگی_

مسئلہ 48_نائب بنانے کے کافی ہونے میں شرط ہے کہ نائب کے منوب عنہ کی طرف سے حج کے بجا لانے کا وثوق ہو لیکن یہ جان لینے کے

37

بعد کہ اس نے حج انجام دے دیا ہے اس بات کا وثوق شرط نہیں ہے کہ اس نے حج کو صحیح طور پر انجام دیا ہے

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

بلکہ اس میں اصالۃ الصحۃ کافی ہے (یعنی اس کا عمل صحیح ہے)_

منوب عنہ کی شرائط :
منوب عنہ میں چند چیزیں شرط ہیں_
اول : اسلام ، پس کافر کی طرف سے حج کافی نہیں ہے _
دوم : یہ کہ منوب عنہ فوت ہو چکا ہو یا بیماری یا بڑھاپے کی وجہ سے خود حج بجالانے پر قادر نہ ہو یا خود حج بجالانے میں اسکے لئے حرج ہو اور آئندہ سالوں میں بھی بغیر حرج کے حج پر قادر ہونے کی امید نہ رکھتا ہو البتہ اگر نیابت واجب حج میں ہو _ لیکن مستحب حج میں غیر کی طرف سے نائب بننا مطلقا صحیح ہے _

چند مسائل :
مسئلہ 49_ نائب اور منوب عنہ کے درمیان ہم جنس ہونا شرط نہیں ہے پس عورت مرد کی طرف سے نائب بن سکتی ہے اور مرد عورت کی طرف سے نائب بن سکتا ہے _
مسئلہ 50_ صرورہ (جس نے حج نہ کیا ہو) صرورہ اور غیر صرورہ کی طرف سے نائب بن سکتا ہے چاہے نائب یا منوب عنہ مرد ہو یاعورت _
مسئلہ 51_ منوب عنہ میں نہ بلوغ شرط ہے نہ عقل_
مسئلہ 52_ نیابتی حج کی صحت میں نیابت کا قصد اور منوب عنہ کو معین کرنا شرط ہے اگر چہ اجمالی طور پر لیکن نا م کا ذکر کرنا شرط نہیں ہے_
مسئلہ 53_ اس بندے کو اجیر بنانا صحیح نہیں ہے کہ جسکے پاس، حج تمتع کے اعمال کو مکمل کرنے کا وقت نہ ہو اور اس وجہ سے اس کافریضہ حج افراد کی طرف عدول کرنا ہو ہاں اگر اجیر بنائے اور اتفاق سے وقت تنگ ہو جائے تو اس پر عدول کر نا واجب ہے اور یہ حج تمتع سے کافی ہے اور اجرت کا بھی

مستحق ہو گا _
مسئلہ 54_ اگر اجیر احرام اور حرم میں داخل ہونے کے بعد فوت ہو جائے تو پوری اجرت کا مستحق ہو گا البتہ اگر اجارہ منوب عنہ کے ذمہ کو بری کرنے کیلئے ہو جیسا کہ اگر اجارہ مطلق ہو اور اعمال کو انجام دینے کے ساتھ مقید نہ ہو تو ظاہر حال یہی ہوتا ہے _
مسئلہ 55_ اگر معین اجرت کے ساتھ حج کیلئے اجیر بنایا جائے اور وہ اجرت حج کے اخراجات سے کم پڑ جائے تو اجیر پر حج کے اعمال کو مکمل کرنا واجب نہیں ہے جیسے کہ اگر وہ حج کے اخراجات سے زیادہ ہو تو اس کا واپس لینا جائز نہیں ہے_
مسئلہ 56_ نائب پر واجب ہے کہ جن موارد میں اسکے حج کے منوب عنہ سے کافی نہ ہونے کا حکم لگایا جائے _ نائب بنانے والے کو اجرت واپس کردے البتہ اگر اجارہ اسی سال کے ساتھ مشروط ہو ورنہ اس پر واجب ہے کہ بعد میں منوب عنہ کی طرف سے حج بجالائے _

مسئلہ 57_ جو شخص حج کے بعض اعمال انجام دینے سے معذور ہے اسے نائب بنانا جائز نہیں ہے اور معذور وہ شخص ہے جو مختار شخص کے فریضے کو انجام نہ دے سکتا ہو مثلاً تلبیہ یا نماز طواف کو صحیح طور پر انجام نہ دے سکتا ہو یا طواف اور سعی میں خود چلنے کی قدرت نہ رکھتا ہو یا رمی جمرات پر قادر نہ ہو ، اس طرح کہ اس سے حج کے بعض اعمال میں نقص پیدا ہوتا ہو ، پس اگر عذر اس نقص تك نہ پہنچائے جیسے صرف بعض تروك احرام کے ارتکاب میں معذور ہو تو اسکی نیابت صحیح ہے _
مسئلہ 58_ اگر نیابتی حج کے دوران میں عذر کا طاری ہونا نائب کے اعمال میں نقص کا سبب بنے تو اجارے کا باطل

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

ہو جانا بعید نہیں ہے اور اس صورت میں احوط وجوبی یہ ہے کہ اجرت اور منوب عنہ کی طرف سے دوبارہ حج بجالانے پر مصالحت کریں_
مسئلہ 59_ جو لوگ مشعر الحرام میں اختیاری وقوف سے معذور ہیں انہیں نائب بنانا صحیح نہیں ہے پس اگر انہیں اس طرح نائب بنایا جائے تو وہ

اس پر اجرت کے مستحق نہیں ہوں گے جیسے کار وانوں کے خدام کہ جو کمزور لوگوں کے ہمراہ رہنے اور کاروان کے بعض کاموں کو انجام دینے پر مجبور ہوتے ہیں چنانچہ طلوع فجر سے پہلے ہی مشعر سے منی کی طرف نکل جاتے ہیں پس اگر ایسے لوگوں کو نیابتی حج کیلئے اجیر بنایا جائے تو ان پر اختیار ی وقوف کو درك کرنا اور حج کو بجالانا واجب ہے _
مسئلہ 60_معذور نائب کے حج کے کافی نہ ہونے میں فرق نہیں ہے کہ وہ اجیر ہو یا مفت میں حج کوانجام دے رہا ہو اور کافی نہ ہونے میں کوئي فرق نہیں ہے کہ خود نائب اپنے معذور ہونے سے جاہل ہو یا منوب عنہ اس سے جاہل ہو اور اسی طرح ہے اگر ان میں سے کوئي ایك اس بات سے جاہل ہو کہ یہ ایسا عذر ہے کہ جسکے ساتھ نائب بنانا جائز نہیں ہوتا جیسا کہ اس بات سے جاہل ہو کہ مشعر الحرام میں وقوف اضطراری پر اکتفا کرنا صحیح نہیں ہے _
مسئلہ 61_ نائب پر واجب ہے کہ وہ تقلید یاا جتہاد کے لحاظ سے اپنے

فریضے پر عمل کرے _
مسئلہ 62_ اگر نائب احرام اور حرم میں داخل ہونے کے بعد فوت ہو جائے تو یہ منوب عنہ سے کافی ہے اور اگر احرام کے بعد لیکن حرم میں داخل ہونے سے پہلے فوت ہو تو احوط وجوبی کی بناپرکافی نہیں ہے اور اس حکم کے لحاظ سے کوئي فرق نہیں ہے کہ نائب اجیر ہو یا مفت میں کام انجام دے رہا ہو یا اسکی نیابت حجة الاسلام میں ہو یا کسی اور حج میں _
مسئلہ 63_ جس شخص نے اپنی طرف سے حجة الاسلام انجام نہیں دیا اسکے لئے احوط استحبابی یہ ہے کہ نیابتی حج کے اعمال مکمل کرنے کے بعد جب تك مکہ میں ہے اپنے لئے عمرہ مفردہ بجالائے اگر یہ کر سکتا ہو _
مسئلہ 64_ نیابتی حج کے اعمال سے فارغ ہونے کے بعد نائب کیلئے اپنی طرف سے اور غیر کی طرف سے طواف کرنا جائز ہے اسی طرح اس کیلئے عمرہ مفردہ بجا لانا بھی جائز ہے _
مسئلہ 65_ جیسا کہ حج کیلئے نائب میں احوط کی بنا پر ایمان شرط ہے اسی

طرح اعمال حج میں سے ہر اس کام میں بھی شرط ہے کہ جس میں نیابت صحیح ہے جیسے طواف ، رمی ،قربانی_
مسئلہ 66_ نائب پر واجب ہے کہ وہ اعمال حج میں منوب عنہ کی طرف سے نیابت کا قصد کرے اور اس پر واجب ہے کہ منوب عنہ کی طرف سے طواف النساء کو انجام دے _

مناسك حج

باب دوم :
حج و عمرہ کے اعمال کے بارے میں

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

47

حج و عمرہ کی اقسام

گز ر چکا ہے کہ حج کی تین اقسام ہیں حج تمتع اور یہ اس شخص کا فریضہ ہے کہ جسکے اہل مکہ سے اڑتالیس میل تقریبا نوے کیلومیٹر دور ہوں اور حج قران و افراد ،اور یہ دونوں اس شخص کا فریضہ ہیں جسکے اہل مکہ میں ہوں یا مذکورہ مسافت سے کَم فاصلے پر ہوں_ حج تمتع ، قران و افراد سے اس بات میں مختلف ہے کہ یہ ایك عبادت ہے جو عمرہ اور حج سے مرکب ہے اور اس میں عمرہ حج سے پہلے ہوتا ہے اور عمرہ اور حج کے درمیان کچھ مدت کا فاصلہ ہوتا ہے کہ جس میںانسان عمرہ کے احرام سے باہر آجاتا ہے اور جو کچھ مُحرم کیلئے حرام ہوتا ہے حج کا احرام باندھنے سے پہلے اس کیلئے حلال ہو جاتا

48

ہے اس لئے اسے حج تمتع کا نام دینا مناسب ہے پس عمرہ حج تمتع کی ایك جز ہے اور اس کا نام عمرہ تمتع ہے اور حج دوسرا جز ہے اور ان دونوں کو ایك سال میں انجام دینا ضروری ہے _ جبکہ حج افراد اور قران میں سے ہر ایك ایك عبادت ہے جو فقط حج سے عبارت ہے اور عمرہ ان دونوں سے ایك ، دوسری مستقل عبادت ہے کہ جسے عمرہ مفردہ کہا جاتا ہے اسی لئے بعض اوقات عمرہ مفردہ ایك سال میں انجام پاتا ہے اور حج افراد و قران دوسرے سال میں اور عمرہ ، مفردہ ہو یا تمتع اس کے مشترکہ احکام ہیں کہ جنہیں ہم حج و عمرہ تمتع اور حج قران و افراد ،انکے عمرہ اور ان کے درمیان فروق کو بیان کرنے سے پہلے ذکر کرتے ہیں _

چند مسائل:

مسئلہ 67_عمرہ ،حج کی طرح کبھی واجب ہوتا ہے اور کبھی مستحب _

49

مسئلہ 68_عمرہ بھی حج کی طرح اصل شریعت میں اور عمر بھر میں ایك دفعہ اس پر واجب ہوتا ہے کہ جس میں حج والی استطاعت ہو اور یہ بھی حج کی طرح فوراً واجب ہوتا ہے _ اور اس کے وجوب میں حج کی استطاعت شرط نہیں ہے بلکہ صرف عمرے کی استطاعت کافی ہے اگر چہ حج کیلئے استطاعت نہ بھی ہو جیسا کہ اس کا عکس بھی اسی طرح ہے پس جو شخص صرف حج کیلئے استطاعت رکھتاہو اس پر حج واجب ہے نہ عمرہ یہ اس شخص کیلئے ہے کہ جس کے اہل مکہ میںہوں یا مکہ سے اڑتالیس میل سے کم فاصلہ پر ہوں اور رہے وہ لوگ جو مکہ سے دور ہیں کہ جن کا فریضہ حج تمتع ہے توان میں حج کی استطاعت سے ہٹ کر صرف عمرہ کی استطاعت متصور نہیں ہے اور اسی طرح اس کا عکس کیونکہ حج تمتع ان دونوں سے مرکب ہے اور ان دونوں کا ایك ہی سال میں اکٹھا واقع ہونا ضروری ہے _

مسئلہ 69_ مکلف کیلئے مکہ مکرمہ میں بغیر احرام کے داخل ہونا جائز نہیں ہے پس جو شخص حج کے مہینوں کے علاوہ داخل ہونا چاہے اس پر عمرہ مفردہ کا

50

احرام باندھنا واجب ہے اور اس حکم سے دو مورد مستثنی ہیں _

الف : جس کا کام ایسا ہو کہ اس کا مکہ میں آنا جانا زیادہ ہے _

ب : جو شخص حج تمتع یاعمرہ مفردہ کے اعمال مکمل کرنے کے بعد مکہ سے خارج ہوجائے تو اس کیلئے سابقہ عمرہ کے اعمال بجالانے سے ایك ماہ تك بغیر احرام کے مکہ میں دوبارہ داخل ہونا جائز ہے _

مسئلہ 70_ حج کی طرح عمرہ کو بھی مکرر کرنا مستحب ہے اور دو عمروں کے درمیان کوئي معین فاصلہ کرنا شرط نہیں ہے اگر چہ احوط یہ ہے کہ اگر اپنے لئے دو عمرے بجالائے تو ان کے درمیان ایك ماہ کا فاصلہ کرے اور اگر دو شخصوں کی طرف سے ہوں یا ایك اپنی طرف سے اور دوسرا کسی اور کی طرف سے ہو تو مذکورہ فاصلہ معتبر نہیں ہے بنابراین اگر دوسرا عمرہ نیابت کے ساتھ ہو تو نائب کیلئے اس پر اجرت لینا جائز ہے اور یہ منوب عنہ کے واجب عمرہ مفردہ سے کافی ہے اگر اس پر واجب ہو _

51

حج تمتع اور عمرہ تمتع کی صورت
حج تمتع دو کاموں سے مرکب ہے ایك عمرہ اور یہ حج سے پہلے ہوتا ہے اور دوسرا حج اور ہر ایك کے مخصوص اعمال ہیں_
عمرہ تمتع کے اعمال مندرجہ ذیل ہیں _
1_ کسی میقات سے احرام باندھنا
2_ طواف کعبہ
3_ نماز طواف
4_ صفا و مرہ کے درمیان سعي
5_ تقصیر
حج تمتع کے اعمال مندرجہ ذیل ہیں:
1_ مکہ مکرمہ سے احرام باندھنا
2_ نو ذی الحج کے ظہر سے غروب تك عرفات میں وقوف کرنا
3 _ دس ذی الحج کی رات سورج کے طلوع ہونے تك مشعر الحرام

52
میں وقوف کرنا
4_ عید والے دن (دس ذی الحج) جمرۃ عقبہ کو کنکریاں مارنا
5_ قرباني
6_ حلق یا تقصیر
7_ گیارہویں کی رات منی میں گزارنا
8_گیارہویں کے دن تینوں جمرات کو کنکریاں مارنا
9_ بارہ ذی الحج کی رات منی میں گزارنا
10_ بارہویں کے دن تینوں جمرات کو کنکریاں مارنا
11_ طواف حج
12_ نماز طواف
13_ سعي
14_ طواف النسائ
15_ نماز طواف

53

حج افراد اور عمرہ مفردہ
صورت کے لحاظ سے حج افراد حج تمتع سے مختلف نہیں ہے مگر یہ کہ قربانی حج تمتع میں واجب ہے اور حج افراد میں مستحب ہے _عمرہ مفردہ تو یہ عمرہ تمتع کی طرح ہے مگر بعض امور میں کہ جنہیں ہم مندرجہ ذیل مسائل کے ضمن میں بیان کرتے ہیں_
مسئلہ 71_ عمرہ تمتع میں تقصیر بھی ضروری ہے جبکہ عمرہ مفردہ میں تقصیر اور حلق کے درمیان اختیار ہے البتہ یہ مردوں کیلئے ہے ، لیکن عورتوں کیلئے ہر صورت میں تقصیر ہی ضروری ہے _
مسئلہ 72_ عمرہ تمتع میں طواف النساء اور اسکی نماز واجب نہیں ہیں اگرچہ احوط یہ ہے کہ طواف النساء اور اسکی نماز کو رجاء کی نیت سے انجام دے لیکن یہ دونوں عمرہ مفردہ میں واجب ہیں _

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

مسئلہ 73_ عمرہ تمتع صرف حج کے مہینوں میں واقع ہو سکتا ہے اور وہ "شوال ، ذیقعد اور ذی الحج" ہیں جبکہ عمرہ مفردہ تمام مہینوں میں ہو سکتا

ہے_
مسئلہ 74_ عمرہ تمتع میں ضروری ہے کہ احرام ان مواقیت میں سے ایك سے باندھا جائے کہ جن کا ذکر آنے والا ہے لیکن عمرہ مفردہ کا میقات ادنی الحل ہے اس کیلئے جو مکہ کے اندر ہے اگر چہ اس کیلئے ان مواقیت میں سے ایك سے احرام باندھنا بھی جائز ہے لیکن جو شخص مکہ سے باہر ہے اور عمرہ مفردہ بجا لانا چاہتا ہے وہ انہیں مواقیت میں سے ایك سے احرام باندھے گا_

حج قران
صورت کے لحاظ سے حج قران حج افراد کی طرح ہے مگر حج قران میں واجب ہے کہ احرام کے وقت قربانی اپنے ہمراہ رکھے پس اس لئے اس پر اپنی قربانی کو ذبح کرنا واجب ہے_جیسے کہ حج قران میں احرام تلبیہ کے ساتھ بھی ہو جاتا ہے اور اشعار یا تقلید کے ساتھ بھی جبکہ حج افراد میں احرام

فقط تلبیہ کے ساتھ ہو سکتا ہے _

حج تمتع کے عمومی احکام :
حج تمتع میں چند چیزیں شرط ہیں:

پہلی شرط : نیت اور وہ یہ ہے کہ عمرہ کے احرام کے شروع سے ہی حج تمتع کا قصد کرے ورنہ صحیح نہیں ہے _
دوسری شرط : یہ کہ حج اور عمرہ دونوں حج کے مہینوں مینہوں
تیسری شرط : یہ کہ حج اور عمرہ دونوں ایك سال میں ہوں
چوتھی شرط : یہ کہ عمرہ اور حج دونوں کو ایك شخص اور ایك شخص کی طرف سے انجام دے پس اگر ایك میت کی طرف سے حج تمتع کیلئے دو شخصوں کو اجیر بنایا جائے ایك کو حج کیلئے اور دوسرے کو عمرے کیلئے تو یہ میت کیلئے کافی نہیں ہے_

مسئلہ 75_ جس شخص کا فریضہ حج تمتع ہے اس کیلئے اختیا ر ی صورت مینافراد یا قران کی طرف عدول کرنا جائز نہیں ہے_
مسئلہ 76_ جس شخص کا فریضہ حج تمتع ہے اور اسے علم ہے کہ وقت اتنا تنگ ہے کہ عمرہ کو مکمل کرکے حج کو درك نہیں کر سکتا چاہے عمرے میں داخل ہونے سے پہلے یہ علم رکھتا ہو یا اسکے بعد اسے اس کا علم ہو تو اس پر واجب ہے کہ حج تمتع سے حج افراد کی طرف عدول کرے اور اعمال حج کو مکمل کرنے کے بعد عمرہ مفردہ بجا لائے _
مسئلہ 77_ جو عورت حج تمتع بجالانا چاہتی ہے اگر میقات سے احرام باندھتے وقت حیض کی حالت میں ہو تو اگر اسے یہ احتمال ہو کہ وہ ایسے وقت میں پاك ہو جائیگی کہ جس میں غسل ، طواف ، نماز طواف ، سعی اور تقصیر پھر حج کیلئے احرام اور عرفہ والے دن کو زوال سے درك کرنے کی وسعت موجود ہو تو عمرہ تمتع کا احرام باندھے پس اگر ایسے وقت میں پاك ہو جائے جو عمرہ کو مکمل کرنے اور حج کو درك کرنے کی وسعت رکھتا ہو تو ٹھیك ورنہ

اپنے عمرہ کو حج افراد کی طرف پلٹا لے اور اسکے بعد عمرہ مفردہ بجالائے اور یہی اس کیلئے حج تمتع سے کافی ہے لیکن اگر میقات سے احرام باندھتے وقت پاك ہو پھر راستے میں یا مکہ میں داخل ہونے کے بعد عمرہ کو بجالانے سے پہلے اسے حیض آجائے اور ایسے وقت میں پاك نہ ہو کہ جس میں عمرہ کو مکمل کرکے حج کو درك کرسکے تو اسے اختیار

ہے کہ اپنے عمرہ کو حج افراد کی طرف پلٹا دے اور اسکے بعد عمرہ مفردہ بجا لائے اور یہی اس کیلئے حج تمتع سے کافی ہے یا یہ کہ منی سے پلٹنے تك طواف اور نماز طواف کو بجا نہ لائے اور سعی و تقصیر کو بجالائے اور اسکے ذریعے عمرہ کے احرام سے خارج ہو جائے پھر حج تمتع کا احرام باندھ کر عرفہ اور مشعر کو درك کرے اور منی کے اعمال سے فارغ ہونے کے بعد اعمال حج کو مکمل کرنے کیلئے مکہ آئے اور طواف عمرہ اور اسکی نماز کی قضا کرے طواف حج ، اسکی نماز اور سعی کو انجام دینے سے پہلے یا اسکے بعد _اور یہ اس کیلئے حج تمتع سے کافی ہے اوراس پر کوئي اور شے واجب نہیں ہے _

مناسك حج

59

پہلاحصہ :
اعمال عمرہ کے بارے میں

61

پہلی فصل :مواقیت
اور یہ وہ مقامات ہیں کہ جنہیں احرام کیلئے معین کیا گیا ہے اور یہ مندرجہ ذیل ہیں :
اول : مسجد شجرہ اور یہ مدینہ منورہ کے قریب ذو الحلیفہ کے علاقہ میں واقع ہے اور یہ اہل مدینہ اور ان لوگوں کا میقات ہے جو مدینہ کے راستہ حج کرنا چاہتے ہیں_
مسئلہ8 7_ احرام کو مسجد شجرہ سے جحفہ تك موخر کرنا جائز نہیں ہے مگر ضرورت کی خاطر مثلا اگر بیماری ، کمزوری و غیرہ جیسا کوئي عذر ہو _
مسئلہ 79_ مسجد شجرہ کے باہر سے احرام باندھنا کافی نہیں ہے ہاں ان

62
تمام جگہوں سے کافی ہے جنہیں مسجد کا حصہ شمار کیا جاتا ہے حتی کہ وہ حصہ جو نیا بنایا گیا ہے _
مسئلہ 80_ عذر رکھنے والی عورت پر واجب ہے کہ مسجد سے عبور کی حالت میں احرام باندھے البتہ اگر مسجد میں ٹھہرنا لازم نہ آئے لیکن اگر مسجد میں ٹھہرنا لازم آئے اگر چہ بھیڑو غیرہ کی وجہ سے اور احرام کو عذر کے دور ہونے تك مؤخر نہ کر سکتی ہو تو اس کیلئے ضروری ہے کہ وہ جحفہ یااسکے بالمقابل مقام سے احرام باندھے _ البتہ اس کیلئے میقات سے پہلے کسی بھی معین جگہ سے نذر کے ذریعے احرام باندھنا بھی جائز ہے _
مسئلہ81_ اگر شوہر بیوی کے پاس حاضر نہ ہو تو بیوی کا میقات سے پہلے احرام باندھنے کی نذر کا صحیح ہونا شوہر کی اجازت کے ساتھ مشروط نہیں ہے لیکن اگر شوہر حاضر ہو تو احوط وجوبی یہ ہے کہ اس سے اجازت حاصل کرے پس اگر اس صورت میں نذر کرے تو اسکی نذر منعقد نہیں ہوگی _
دوم: وادی عقیق _ یہ اہل عراق و نجد اور جو لوگ عمرہ کیلئے اس سے

63
گزرتے ہیں ان کا میقات ہے اور اسکے تین حصے ہیں "مسلخ" اور یہ اسکے شروع کے حصے کا نام ہے "غمرہ" اور یہ اسکے درمیان والے حصے کا نام ہے "ذات عرق" اور یہ اسکے آخر والے حصے کا نام ہے اور ان سب مقامات سے احرام کافی ہے _
سوم : جحفہ : اور یہ اہل شام ، مصر ، شمالی افریقہ اور ان لوگوں کا میقات ہے جو عمرہ کیلئے اس سے گزرتے ہیں _ اور

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

اس میں موجود مسجد و غیرہ سب مقامات سے احرام باندھنا کافی ہے _
چہارم :یلملم : اور یہ اہل یمن اور ان لوگوں کا میقات ہے جو اس سے گزرتے ہیں اور یہ ایك پہاڑ کا نام ہے اور اسکے سب حصوں سے احرام باندھنا کافی ہے _
پنجم : قرن المنازل اور یہ اہل طائف اور ان لوگوں کا میقات ہے جو عمرہ کیلئے اس سے گزرتے ہیں اور اس میں مسجد و غیر مسجدسے احرام باندھنا کافی ہے _

مذکورہ مواقیت کے بالمقابل مقام
جو شخص مذکورہ مواقیت میں سے کسی سے نہ گزرے اور ایسی جگہ پر پہنچ جائے جو ان میں سے کسی کے بالمقابل ہو تو وہیں سے احرام باندھے اور بالمقابل سے مراد یہ ہے کہ مکہ مکرمہ کے راستے میں ایسی جگہ پر پہنچ جائے کہ میقات اسکے دائیں یا بائیں ہو کہ اگر یہ اس جگہ سے آگے بڑھے تو میقات اسکے پیچھے قرار پاجائے_
مذکورہ مواقیت وہ ہیں کہ جن سے عمرہ تمتع کرنے والے کیلئے احرام باندھنا ضروری ہے _
حج تمتع و قران و افراد کے مواقیت مندرجہ ذیل ہیں:
اول : مکہ معظمہ اور یہ حج تمتع کامیقات ہے _
دوم : مکلف کی رہائشے گا ہ _ اور یہ اس شخص کا میقات ہے کہ جسکی رہائشے گاہ میقات اور مکہ کے درمیان ہے بلکہ یہ اہل مکہ کا بھی میقات ہے اور ان پر واجب نہیں ہے کہ مذکورہ مواقیت میں سے کسی ایك پر آئیں _

چند مسائل :
مسئلہ 82 _ اگر ان مواقیت اور انکی بالمقابل جگہ کا علم نہ ہو تو یہ بینہ شرعیہ کے ساتھ ثابت ہو جاتے ہیں یعنی دو عادل گواہ اسکی گواہی دے دیں یا اس شیاع کے ساتھ بھی ثابت ہو جاتے ہیں جو موجب اطمینان ہو اور جستجو کرکے علم حاصل کرنا واجب نہیں ہے اور اگر نہ علم ہو نہ گواہ اور نہ شیاع تو ان مقامات کوجاننے والے شخص کی بات سے حاصل ہونے والا ظن و گمان کافی ہے _
مسئلہ 83 _ میقات سے پہلے احرام باندھنا صحیح نہیں ہے مگر یہ کہ میقات سے پہلے کسی معین جگہ سے احرام باندھنے کی نذر کرلے جیسے کہ مدینہ یا اپنے شہر سے احرام باندھنے کی نذر کرے تو اس کا احرام صحیح ہے _
مسئلہ 84 _ اگر جان بوجھ کر یا غفلت یا لا علمی کی وجہ سے بغیر احرام کے میقات سے گزر جائے تو اس پر واجب ہے کہ احرام کیلئے میقات کی طرف پلٹے _

مسئلہ 85_ اگر غفلت ، نسیان یا مسئلہ کا علم نہ ہونے کی وجہ سے میقات سے آگے گزر جائے اور وقت کی تنگی یا کسی اور عذر کی وجہ سے میقات تك پلٹ بھی نہ سکتا ہو لیکن ابھی تك حرم میں داخل نہ ہوا ہو تو احوط وجوبی یہ ہے کہ جس قدر ممکن ہو میقات کی سمت کی طرف پلٹے اور وہاں سے احرام باندھے اور اگر حرم میں داخل ہو چکا ہو تواگر اس سے باہر نکلنا ممکن ہو تو اس پر یہ واجب ہے اور حرم کے باہر سے احرام باندھے گا اور اگر حرم سے باہرنکلنا ممکن نہ ہو تو حرم میں جس جگہ ہے وہیں سے احرام باندھے _
مسئلہ 86_ اپنے اختیار کے ساتھ احرام کو میقات سے مؤخر کرنا جائز نہیں ہے چاہے اس سے آگے دوسرا میقات ہو یا نہ _
مسئلہ 87 _ جس شخص کو مذکورہ مواقیت میں سے کسی ایك سے احرام باندھنے سے منع کردیا جائے تو اس کیلئے دوسرے میقات سے احرام باندھنا جائز ہے _
مسئلہ 88_ جدہ مواقیت میں سے نہیں ہے اور نہ یہ مواقیت کے

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

بالمقابل ہے لذا اختيار ی صورت ميں جده سے احرام باندھنا صحيح نہيں ہے بلكہ احرام باندھنے كيلئے كسی ميقات كی طرف جانا ضروری ہے مگر ي 4ه كہ اس پر قدرت نہ ركھتا ہو تو پھر جده سے نذر كركے احرام باندھے_
مسئلہ 89_ اگر ميقات سے آگے گزر جانے كے بعد مُحرم متوجہ ہو كہ اس نے صحيح احرام نہيں باندھا پس اگر ميقات تك پلٹ سكتا ہو تو يہ واجب ہے اور اگر نہ پلٹ سكتا ہو مگر مكہ مكرمہ كے راستے سے تو " ادنى الحل" سے عمره مفرده كا احرام باندھ كر مكہ ميں داخل ہو اور اعمال بجا لانے كے بعد عمره تمتع كے احرام كيلئے ، كسی ميقات پر جائے _
مسئلہ 90_ ظاہر يہ ہے كہ اگر حج كے فوت نہ ہونے كا اطمينان ہو تو عمره تمتع كے احرام سے خارج ہونے كے بعد اور حج بجا لانے سے پہلے مكہ مكرمہ سے نكلنا جائز ہے اگر چہ احوط استحبابى يہ ہے كہ ضرورت و حاجت كے بغير نہ نكلے جيسے كہ اس صورت ميں احوط يہ ہے كہ نكلنے سے پہلے مكہ ميں حج كا احرام باندھ لے مگر يہ كہ اس كام ميں اس كيلئے حرج ہو تو پھر اپنى

احتياج كيلئے بغير احرام كے باہر جا سكتا ہے اور جو شخص اس احتياط پر عمل كرنا چاہے اور ايك يا چند مرتبہ مكہ سے نكلنے پر مجبور ہو جيسے كاروانوں كے خدام وغيره تو وه مكہ مكرمہ ميں داخل ہونے كيلئے پہلے عمره مفرده كا احرام باندھ ليں اور عمره تمتع كو اس وقت تك مؤخر كرديں كہ جس ميں اعمال حج سے پہلے عمره تمتع كو انجام دينا ممكن ہو پھر ميقات سے عمره تمتع كيلئے احرام باندھيں پس جب عمره سے فارغ ہو جائيں تو مكہ سے حج كيلئے احرام باندھيں _
مسلئہ 91_ عمره تمتع اور حج كے درميان مكہ سے خارج ہونے كا معيار موجوده شہر مكہ سے خارج ہونا ہے پس ايسى جگہ جاناكہ جو اس وقت مكہ مكرمہ كا حصہ شمار ہوتی ہے اگر چہ ماضی ميں وه مكہ سے باہر تھی مكہ سے خارج ہونا شمار نہيں ہو گا _
مسئلہ 92_ اگر عمره تمتع كو انجام دينے كے بعد مكہ سے بغير احرام كے باہر چلا جائے تو اگر اسی مہينے ميں واپس پلٹ آئے كہ جس ميں اس نے عمره كو انجام ديا ہے تو بغير احرام كے واپس پلٹے ليكن اگر عمره كرنے والے مہينے كے

غير ميں پلٹے جيسے كہ ذيقعد ميں عمره بجالاكر باہر چلا جائے پھر ذی الحج ميں واپس پلٹے تو اس پر واجب ہے كہ مكہ ميں داخل ہونے كيلئے عمره كا احرام باندھے اور حج كے ساتھ متصل عمره تمتع ، دوسرا عمره ہو گا _
مسئلہ 93_ احوط وجوبى يہ ہے كہ عمره تمتع اور حج كے درميان عمره مفرده كو انجام نہ دے ليكن اگر بجا لائے تو اس سے اسكے سابقہ عمره كو كوئي نقصان نہيں ہوگا اور اس كے حج ميں بھی كوئي اشكال نہيں ہے _

دوسری فصل :احرام
مسئلہ 94_ احرام كے مسائل كی چار اقسام ہيں:
1_ وه اعمال جو احرام كی حالت ميں يا احرام كيلئے واجب ہيں_
2_ وه اعمال جواحرام كی حالت ميں مستحب ہيں_
3_ وه اعمال جو احرام كی حالت ميں حرام ہيں _
4_ وه اعمال جو احرام كی حالت ميں مكروه ہيں_

1_ احرام كے واجبات
اول : نيت

اور اس ميں چند امور معتبر ہيں :

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

الف : قصد،یعنی حج یا عمرہ کے اعمال کے بجالانے کا قصد کرنا پس جو شخص مثلاً عمرہ تمتع کا احرام باندھنا چاہے وہ احرام کے وقت عمرہ تمتع کو انجام دینے کا قصد کرے _

مسئلہ 95_ قصد میں اعمال کی تفصیلی صورت کو دل سے گزارنا معتبر نہیں ہے بلکہ اجمالی صورت کافی ہے پس اس کیلئے جائز ہے کہ اجمالی طور پر واجب اعمال کو انجام دینے کا قصد کرے پھر ان میں سے ایك ایك کو ترتیب کے ساتھ بجالائے _

مسئلہ 96_ احرام کی صحت میں محرمات احرام کو ترک کرنے کا قصد کرنا معتبر نہیں ہے بلکہ بعض محرمات کے ارتکاب کا عزم بھی اسکی صحت کو نقصان نہیں پہنچاتا ہاں ان محرمات کے انجام دینے کا قصد کرنا کہ جن سے حج یا عمرہ باطل ہو جاتا ہے جیسے جماع _ بعض موارد میں _تو وہ اعمال کے انجام دینے کے قصد کے ساتھ جمع نہیں ہو سکتا بلکہ یہ احرام کے قصد کے منافی ہے_

ب : قربت اور اللہ تعالی کیلئے اخلاص ،کیونکہ عمرہ ، حج اور ان کا ہر ہر عمل عبادت ہے پس ہر ایك کو صحیح طور پر انجام دینے کیلئے "قربةً الی اللہ "کا قصد کرنا ضروری ہے _

ج _ اس بات کی تعیین کہ احرام عمرہ کیلئے ہے یا حج کیلئے اور پھر یہ کہ حج ، حج تمتع ہے یا قران یا افراد اور یہ کہ اس کا اپنا ہے یا کسی اور کی طرف سے اور یہ کہ یہ حجة الاسلام ہے یا نذر کا حج یا مستحبی حج _

مسئلہ 97_ اگر مسئلہ سے لاعلمی یا غفلت کی وجہ سے عمرہ کے بدلے میں حج کی نیت کرلے تو اس کا احرام صحیح ہے مثلاً اگر عمرہ تمتع کیلئے احرام باندھتے وقت کہے " حج تمتع کیلئے احرام باندھ رہا ہو ں "قربةً الی اللہ " لیکن اسی عمل کا قصد رکھتا ہو جسے لوگ انجام دے رہے ہیں یہ سمجھتے ہوئے کہ اس عمل کا نام حج ہے تو اس کا احرام صحیح ہے _

مسئلہ 98_ نیت میں زبان سے بولنا یا دل میں گزارنا شرط نہیں ہے بلکہ صرف فعل کے عزم سے نیت ہو جاتی ہے_

مسئلہ 99_ نیت کا احرام کے ہمراہ ہونا شرط ہے پس سابقہ نیت کافی نہیں ہے مگر یہ کہ احرام کے وقت تك مستمر رہے _

دوم : تلبیہ

مسئلہ 100_ احرام کی حالت میں تلبیہ ایسے ہی ہے جیسے نماز میں تکبیرة الاحرام پس جب حاجی تلبیہ کہہ دے تو مُحرم ہو جائیگا اور عمرہ تمتع کے اعمال شروع ہو جائیں گے اور یہ تلبیہ در حقیقت خدائے رحیم کی طرف سے مکلفین کو حج کی دعوت ، کا قبول کرنا ہے اسی لئے اسے پورے خشوع و خضوع کے ساتھ بجالانا چاہیے اور تلبیہ کی صورت علی الاصح یوں ہے _ "لَبَّیكَ اَللّہُمَّ لَبَّیكَ لَبَّیكَ لَا شَریكَ لَكَ لَبَّیكَ "

اگر اس مقدار پر اکتفا کرے تو اس کا احرام صحیح ہے اور احوط استحبابی یہ ہے کہ مذکورہ چا رتلبیوں کے بعدیوں کہے :

"انَّ الْحَمْدَ وَ النّعْمَةَ لَكَ وَ الْمُلْكَ لَا شَریكَ لَكَ لَبَّیكَ"

اور اگر مزید احتیاط کرنا چاہے تو یہ بھی کہے :

"لَبَّیْكَ اللّہُمَّ لَبَّیْكَ انَّ الْحَمْدَ وَ النّعْمَةَ لَكَ وَ الْمُلْكَ لَا شَریكَ لَكَ لَبَّیكَ

اور مستحب ہے کہ اسکے ساتھ ان جملات کا بھی اضافہ کرے جو معتبر روایت میں وارد ہوئے ہیں :

لَبَّیْكَ ذَا الْمَعارج لَبَّیْك لَبَّیْكَ داعیاً الی دار السَّلام لَبَّیْكَ، لَبَّیْكَ غَفَّارَ الذُنُوب لَبَّیْكَ لَبَّیكَ اَہْلَ التَّلْبیَة لَبَّیْكَ، لَبَّیْكَ ذَا الْجَلال وَالإكْرام لَبَّیْكَ، لَبَّیْكَ تُبْدیُ ، وَالْمَعادُ إلَیْكَ لَبَّیْكَ لَبَّیْكَ تَسْتَغْنی وَ یُفْتَقَرُ إلَیْكَ لَبَّیْك، لَبَّیْكَ مَرْہُوباً وَ مَرْغُوباً إلَیْكَ لَبَّیْكَ، لَبَّیْكَ إلہَ الْحَقّ لَبَّیْكَ ، لَبَّیْكَ ذَا النَّعْمَاءَ وَالْفَضْل: الْحَسَن الْجَمیل لَبَّیْكَ ، لَبَّیْكَ كَشّافَ الْكُرَب الْعظام لَبَّیْكَ ، لَبَّیْكَ عَبْدُكَ وَ ابْنُ عَبْدَیْكَ لَبَّیْكَ، لَبَّیْكَ یا كَریمُ لَبَّیْكَ)

مسئلہ 101_ ایك مرتبہ تلبیہ کہنا واجب ہے لیکن جتنا ممکن ہو اس کا تکر ار کرنا مستحب ہے _

مسئلہ 102_ تلبیہ کی واجب مقدار کو عربی قواعد کے مطابق صحیح طور پر ادا کرنا واجب ہے پس صحیح طورپر قادر ہو

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

تے ہوئے اگر چہ سیکھ کر یا کسی دوسرے کے دہروانے سے _غلط کافی نہیں ہے پس اگر وقت کی تنگی کی وجہ سے سیکھنے پر قادر نہ ہو اور کسی دوسرے کے دہروانے کے ساتھ بھی صحیح طریقے سے پڑھنے پر قدرت نہ رکھتا ہو تو جس طریقے سے ممکن ہو ادا کرے اور احوط یہ ہے کہ اسکے ساتھ ساتھ نائب بھی بنائے_

مسئلہ 103_ جو شخص جان بوجھ کر تلبیہ کو ترک کردے تو اس کا حکم اس شخص والا حکم ہے جو جان بوجھ کر میقات سے احرام کو ترک کردے جو کہ گزرچکا ہے _

مسئلہ 104_ جو شخص تلبیہ کو صحیح طور پر انجام نہ دے اور عذر بھی نہ رکھتا ہو تو اس کا حکم وہی ہے جو جان بوجھ کر تلبیہ کو ترک کرنے کا حکم ہے _

مسئلہ 105_ مکہ مکرمہ کے گھروں کو دیکھتے ہی _ اگر چہ ان نئے گھروں کو جو اس وقت مکہ کا حصہ شمار ہوتے ہیں _ تلبیہ کو ترک کردینا واجب ہے علی الاحوط

اور اسی طرح روز عرفہ کے زوال کے وقت تلبیہ کو روك دینا واجب ہے _

مسئلہ 106_ حج تمتع ، عمرہ تمتع ، حج افراد اور عمرہ مفردہ کیلئے احرام منعقد نہیں ہو سکتا مگر تلبیہ کے ساتھ لیکن حج قران کیلئے احرام تلبیہ کے ساتھ بھی ہو سکتا ہے اور اشعار یا تقلید کے ساتھ بھی اور اشعار صرف قربانی کے اونٹ کے ساتھ مختص ہے لیکن تقلید اونٹ کو بھی شامل ہے اور قربانی کے دیگر جانوروں کو بھی _

مسئلہ 107_ اشعار ہے اونٹ کی کہان کے اگلے حصے میں نیزہ مار کر اسے خون کے ساتھ لتھیڑنا تا کہ پتا چلے کہ یہ قربانی ہے اور تقلید یہ ہے کہ قربانی کی گردن میں دھاگہ یا جوتا لٹکا دیاجائے تا کہ پتا چلے کہ یہ قربانی ہے_

سوم : دو کپڑوں کا پہننا

اور یہ تہبند اور چادر ہیں پس محرم پر جس لباس کا پہننا حرام ہے اسے اتار کر انہیں پہن لے گا پہلے تہبند باندھ کر دوسرے کپڑے کو شانے پر ڈال

لے گا _

مسئلہ 108_ احوط وجوبی یہ ہے کہ دونوں کپڑوں کو احرام اور تلبیہ کی نیت سے پہلے پہن لے _

مسئلہ 109_ تہبند میں شرط نہیں ہے کہ وہ ناف اور گھٹنوں کو چھپانے والا ہو بلکہ اس کا متعارف صورت میں ہونا کافی ہے _

مسئلہ 110_ تہبند کا گردن پر باندھنا جائز نہیں ہے لیکن اسکے بکسوا (پن) اورسنگ و غیرہ کے ساتھ باندھنے سے کوئي مانع نہیں ہے اسی طرح اسے دھاگے کے ساتھ باندھنے سے بھی کوئي مانع نہیں ہے _ (اگر چادر کے اگلے حصے کو باندھنا متعارف ہو) اسی طرح اسے سوئي اور پن کے ساتھ باندھنے سے بھی کوئي مانع نہیں ہے _

مسئلہ 111_ احوط وجوبی یہ ہے کہ دونوں کپڑوں کو قربةًالی اللہ کے قصد سے پہنے _

مسئلہ 112_ ان دو کپڑوں میں وہ سب شرائط معتبر ہیں جو نمازی کے

لباس میں معتبر ہیں پس خالص ریشم، حرام گوشت جانور سے بنا یا گیا ، غصبی اور اس نجاست کے ساتھ نجس شدہ لباس کافی نہیں ہے کہ جو نماز میں معاف نہیں ہے _

مسئلہ 113_ تہبند میں شرط ہے کہ اس سے جلد نظر نہ آئے لیکن چادر میں یہ شرط نہیں ہے جبتك چادر کے نام سے خارج نہ ہو _

مسئلہ 114_ دو کپڑوں کے پہننے کا وجوب مرد کے ساتھ مختص ہے اور عورت کیلئے اپنے کپڑوں میں احرام باندھنا جائز ہے چاہے وہ سلے ہوئے ہوں یا نہ ،البتہ نمازی کے لباس کے گذشتہ شرائط کی رعایت کرنے کے ساتھ _

مسئلہ 115_ شرط ہے کہ عورت کے احرام کا لباس خالص ریشم کا نہ ہو _

مسئلہ 116_ دونوں کپڑوں میں یہ شرط نہیں ہے کہ وہ بُنے ہوئے ہوں_ اور نہ بُنے ہوئے میں یہ شرط ہے کہ وہ کاٹن یا

اُون و غیرہ کا ہو بلکہ چمڑے ، نائلون یا پلاسٹك کے لباس میں بھی احرام باندھنا کافی ہے البتہ اگر ان پر

79
کپڑا ہونا صادق آئے اور ان کا پہننا متعارف ہو اسی طرح نمدے و غیرہ میں احرام باندھنے سے بھی کوئي مانع نہیں ہے _
مسئلہ 117_ اگرا حرام باندھنے کے ارادے کے وقت جان بوجھ کرسلا ہوا لباس نہ اتارے تو اسکے احرام کا صحیح ہونا اشکال سے خالی نہیں ہے پس احوط وجوبی یہ ہے کہ اسے اتارنے کے بعد دوبارہ نیت کرے اور تلبیہ کہے_
مسئلہ 118_ اگر سردی و غیرہ کی وجہ سے سلا ہوا لباس پہننے پر مجبور ہو تو قمیص و غیرہ جیسے رائج لباس سے استفادہ کرنا جائز ہے لیکن اس کا پہننا جائز نہیں ہے بلکہ اسکے اگلے اور پچھلے حصے یا اوپری اور نچلے حصے کو الٹا کرکے اپنے اوپر اوڑھ لے _
مسئلہ 119_ محرم کیلئے حمام میں جانے ، تبدیل کرنے یا دھونے و غیرہ کیلئے احرام کے کپڑوں کا اتارنا جائز ہے _
مسئلہ 120_ محرم کیلئے سردی و غیرہ سے بچنے کیلئے دوسے زیادہ کپڑوں کا

80
اوڑھنا جائز ہے پس دو یا زیادہ کپڑوں کو اپنے شانوں کے اوپر یا کمرکے ارد گرد اوڑھ لے _
مسئلہ 121_ اگر احرام کا لباس نجس ہوجائے تو احوط وجوبی یہ ہے کہ اسے پاك کرے یا تبدیل کرے _
مسئلہ 122_ احرام کی حالت میں حدث اصغر یا اکبر سے پاك ہونا شرط نہیں ہے پس جنابت یا حیض کی حالت میں احرام باندھنا جائز ہے ہاں احرام سے پہلے غسل کرنا مستحب مؤکد ہے اور اس مستحب غسل کو غسل احرام کہاجاتا ہے اور احوط یہ ہے کہ اسے تر ك نہ کرے_

2_ احرام کے مستحبات
مسئلہ 123_ مستحب ہے احرام سے پہلے بدن کا پاك ہونا ،اضافی بالوں کا صاف کرنا ،ناخن کاٹنا _ نیز مستحب ہے مسواك کرنا اور مستحب ہے احرام سے پہلے غسل کرنا ، میقات میں یا میقات تك پہنچنے سے پہلے_ مثلاً مدینہ

81
میں _ اور ایك قول کے مطابق احوط یہ ہے کہ اس غسل کو ترك نہ کیا جائے اور مستحب ہے کہ نماز ظہر یا کسی اور فریضہ نماز یا دورکعت نافلہ نماز کے بعد احرام باندھے بعض احادیث میں چھ رکعت مستحب نماز وارد ہوئي ہے اور اسکی زیادہ فضیلت ہے اور ذیقعد کی پہلی تاریخ سے اپنے سر اورداڑھی کے بالوں کو بڑھانا بھی مستحب ہے _

3_ احرام کے مکروہات
مسئلہ 124_ سیاہ ،میلے کچیلے اور دھاری دار کپڑے میں احرام باندھنا مکروہ ہے اور بہتر یہ ہے کہ احرام کے لباس کا رنگ سفید ہو اور زرد بستر یا تکیے پر سونا مکروہ ہے اسی طرح احرام سے پہلے مہندی لگانا مکروہ ہے البتہ اگر اس کا رنگ احرام کی حالت میں بھی باقی رہے _اگر اسے کوئي پکارے تو "لبیك" کے ساتھ جواب دینا مکروہ ہے اور حمام میں داخل ہونا اور بدن کو تھیلی و غیرہ کے ساتھ دھونا بھی مکروہ ہے _

82

4_ احرام کے محرمات
مسئلہ 125_ احرام کے شروع سے لے کر جبتك احرام میں ہے محرم کیلئے چند چیزوں سے اجتناب کرنا واجب ہے _ ان چیزوں کو " محرمات احرام " کہا جاتا ہے _
مسئلہ 126_ محرمات احرام بائیس چیزیں ہیں _ان میں سے بعض صرف مرد پر حرام ہیں _ پہلے ہم انہیں اجمالی طور پر ذکر کرتے ہیں پھر ان میں سے ہر ایك کو تفصیل کے ساتھ بیان کریں گے اور ان میں سے ہر ایك پر مترتب ہونے والے احکام کو بیان کریں گے_

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

احرام کے محرمات مندرجہ ذیل ہیں:
1_ سلے ہوئے لباس کا پہننا
2_ ایسی چیز کا پہننا جو پاؤں کے اوپر والے سارے حصے کو چھپالے
3_ مرد کا اپنے سر کو اور عورت کا اپنے چہرے کو ڈھانپنا
4_ سر پر سایہ کرنا

83
5_ خوشبو کا استعمال کرنا
6_ آئینے میں دیکھنا
7_ مہندی کا استعمال کرنا
8_ بدن کو تیل لگانا
9_ بدن کے بالوں کو زائل کرنا
10_ سرمہ ڈالنا
11_ ناخن کاٹنا
12_ انگوٹھی پہننا
13_ بدن سے خون نکالنا
14_ فسوق (یعنی جھوٹ بولنا ، گالی دینا ، فخر کرنا)
15_جدال جیسے "لا واللہ _ بلی واللہ "کہنا
16_ حشرات بدن کومارنا
17_ حرم کے درختوں اور پودوں کواکھیڑنا
18_ اسلحہ اٹھانا

84
19_ خشکی کا شکار کرنا
20_ جماع کرنا اور شہوت کو بھڑ کانے والا ہر کام جیسے شہوت کے ساتھ
دیکھنا بوسہ لینا اور چھونا
21_نکاح کرنا
22_استمنا کرنا
مسئلہ 127_ ان میں سے بعض محرمات ویسے بھی حرام ہیں اگر چہ محرم نہ ہو لیکن احرام کی حالت میں ان کاگناہ زیادہ ہے_

محرمات احرام کے احکام :
1_ سلے ہوئے لباس کا پہننا

مسئلہ 128_ احرام کی حالت میں مردپر سلے ہوئے کپڑوں کا پہننا حرام ہے اور اس سے مراد ہر وہ لباس ہے کہ جس میں گردن ، ہاتھ یا پاؤں داخل

85
ہو جائیں جیسے قمیص، شلوار ، کوٹ ، جیکٹ،نیچے کا لباس ، عبا اور قبا و غیرہ اور اسی طرح بٹن لگے ہوئے کپڑے_
مسئلہ 129_ سابقہ مسئلہ کے موضوع کے بارے میں فرق نہیں ہے کہ وہ لباس سلا ہواہو یابُنا ہوا یا انکی مثل _
مسئلہ 130_ کمربند ،و ہ تھیلی کہ جس میں پیسے رکھے جاتے ہیں اور گھڑی کے پٹے و غیرہ کے پہننے مینکوئي اشکال

نہیں ہے کہ جنہیں لباس شمار نہیں کیاجاتا اگر چہ یہ سلے ہوئے ہوں_
مسئلہ 131: سلے ہوئے بستر یا اس لباس پر بیٹھنے اور سونے سے کوئي مانع نہیں ہے کہ جس کا پہننا حرام ہے جیسے کہ انکا بستر بنانے سے بھی کوئي مانع نہیں ہے_
مسئلہ132_ لحاف اور استرو غیرہ کوشانے پر رکھنے میں کوئي اشکال نہیں ہے اگر چہ اس کے اطراف سلے ہوئے ہوں جیسے کہ احرام کے کپڑوں کے اطراف کے سلے ہوئے ہونے سے بھی کوئي مانع نہیں ہے _

86
مسئلہ 133_ اگر جان بوجھ کر سلا ہوا لباس پہنے تو ايك بكرے كا كفارہ دينا واجب ہے اور اگر سلے ہوئے متعد د کپڑے پہنے جیسے پینٹ اور کوٹ پہنے یا قمیص اور اندرونی لباس پہنے تو اس پر ہر ايك كيلئے الگ كفارہ ہو گا _
مسئلہ 134_ اگر سردی و غیرہ کی وجہ سے ان کپڑوں کو پہننے پر مجبور ہوجائے کہ جنہیں پہننا حرام ہے تو گناہ نہیں ہے لیکن احوط یہ ہے کہ ايك بكرا كفارے میں دے _
مسئلہ 135_ عورتوں کیلئے ہر قسم کاسلا ہوالباس پہننا جائز ہے اور اس میں کفارہ نہیں ہے ہاںان کیلئے دستانے پہننا جائز نہیں ہے_

2_ اس چیز کا پہننا جو پاؤں کے اوپر والے پورے حصے کو چھپالے_
مسئلہ 136_ مرد پر احرام کی حالت میں موزوں اور جوراب کا پہننا حرام ہے اور احوط وجوبی ہر اس چیز کے پہننے سے اجتناب کرنا ہے جو پاؤں

87
کے اوپر والے پورے حصے کو چھپالے جیسے جو تا اور موزہ و غیرہ _
مسئلہ 137_ اس چوڑی پٹی والے جوتے کے پہننے میں کوئي اشکال نہیں ہے کہ جو پاؤں کے پورے اوپر والے حصے کو نہیں ڈھانپتا _
مسئلہ138_ بیٹھنے یا سونے کی حالت میں پاؤنپر لحاف و غیرہ کے رکھنے میں کوئي اشکال نہیں ہے اسی طرح اگر احرام کا لباس پاؤں پر آپڑے تو بھی اشکال نہیں ہے _
مسئلہ139_ اگر محرم ایسے جوتے و غیرہ کو پہننے پر مجبور ہو کہ جو پاؤں کے پورے اوپر والے حصے کو ڈھانپ لیتا ہے تو اس کیلئے یہ جائز ہے لیکن اس حالت میں احوط وجوبی یہ ہے کہ اسکے اوپر والے حصے کو چیردے_
مسئلہ 140_ اگر گذشتہ مسئلہ میں مذکور موزہ اور جوراب و غیرہ پہنے تو کفارہ نہیں ہے اگر چہ جوراب کے سلسلے میں احوط استحبابی ايك بكرے كا كفارہ دیناہے _
مسئلہ 141_مذکورہ حکم (موزے اور جوراب و غیرہ کے پہننے کی حرمت)

88
مردوں کے ساتھ مختص ہے لیکن عورتوں کیلئے بھی احوط استحبابی اسکی رعایت کرنا ہے _

3_ مرد کا اپنے سر اور عورت کا اپنے چہرے کو ڈھا نپنا
مسئلہ 142_ مرد کیلئے ٹوپی ، عمامے ، رومال اور تولیے وغیرہ کے ساتھ اپنے سر کو ڈھانپنا جائز نہیں ہے_
مسئلہ 143_ احوط وجوبی یہ ہے کہ مرد اپنے سر کے اوپر کوئي ایسی چیز نہ رکھے اور نہ لگائے جو اسکے سر کو ڈھانپ لے جیسے مہندی ،صابون کی جھاگ یا اپنے سر کے اوپر سامان اٹھانا و غیرہ _
مسئلہ 144_ کان ،سر کا حصہ ہیں پس مرد کیلئے احرام کی حالت میں انہیں ڈھانپنا جائز نہیں ہے _
مسئلہ 145_سرکے بعض حصے کو اس طرح ڈھانپنا کہ اسے عرف میں سر کا ڈھانپنا کہا جائے جائز نہیں ہے جیسے ايك چھوٹی سی ٹوپی اپنے سرکے

89

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

درمیان میں رکھے ورنہ کوئي اشکال نہیں ہے جیسے قرآن و غیرہ کو اپنے سرکے اوپر رکھے یا اپنے سرکے بعض حصے کو بالتدریج تو لیے کے ساتھ خشك کرے اگر چہ احوط اس سے بھی اجتناب کرنا ہے _
مسئلہ 146_ مُحرم کیلئے اپنے سر کو پانی میں ڈبونا جائز نہیں ہے اور ظاہر یہ ہے کہ اس مسئلہ میں مرد اور عورت کے درمیان فرق نہیں ہے لیکن اگر ڈبوئے تو کفارہ نہیں ہے _
مسئلہ 147_ احوط وجوبی کی بناپر سر کو ڈھانپنے کا کفارہ ایك بکری ہے _
مسئلہ 148_ اگر غفلت، بھول کر یا لا علمی کی وجہ سے سر کو ڈھانپے تو کفارہ نہیں ہے _
مسئلہ 149_عورتوں کیلئے احرام کی حالت میں اس طرح چہرے کو ڈھانپنا جائز نہیں ہے کہ جیسے وہ حجاب یا چہرے کو چھپانے کیلئے کرتی ہیں _ اس بناپر چہرے کے بعض حصے کو ڈھانپنا کہ جس پر چہرے کا ڈھانپناصدق کرے جیسے پردے یا چھپانے کیلئے رخساروں کو ناك ، منہ اور ٹھوڑی

سمیت ڈھانپنا تو یہ پورے چہرے کو ڈھانپنے کی طرح ہے پس یہ بھی جائز نہیں ہے _
مسئلہ 150_ احرام کی حالت میں عورتوں کیلئے ماسك کا استعمال جائز ہے _
مسئلہ 151_ چہرے کے اوپر ، نیچے یا دونوں اطراف کو اتنی مقدار ڈھانپنا کہ جتنا رائج گھونگھٹ کے ذریعے ہوتا ہے اور جس طرح عورتیں نماز کے وقت سر کوڈھانپنے کیلئے کرتی ہیں کہ جس پر چہرے کا ڈھانپنا صادق نہیں آتا اشکال نہیں رکھتا چاہے یہ نماز میں ہو یا غیر نماز میں _
مسئلہ 152_ چہرے کو پنکھے و غیرہ (جیسے رسالہ ، کاغذ) کے ساتھ ڈھانپنا حرام ہے ہاں چہرے پر ہاتھ رکھنے میں کوئي اشکال نہیں ہے _
مسئلہ 153_ محرم عورت کیلے اپنی چادر کو اپنے چہرے پر اس طرح ڈالنا جائز ہے کہ وہ اسکے ناك کے اوپر والے کنارے کے بالمقابل تك اسکے چہرے کے بعض حصے اور اسکی پیشانی کو ڈھانپ لے لیکن احوط اس سے

اجتناب کرنا ہے اگر اجنبی کے دیکھنے کی جگہ میں نہ ہو _
مسئلہ 154_ سابقہ مسئلہ میں احوط یہ ہے کہ مذکورہ پردے کو اس طرح نہ چھوڑدے کہ وہ اسکے چہرے کو چھورہا ہو _
مسئلہ 155_ چہرے کو ڈھانپنے میں کفارہ نہیں ہوتا اگر چہ یہ احوط ہے_

4_ مردوں کیلئے سایہ کرنا _
مسئلہ 156 _ مرد کیلئے احرام کی حالت میں چلتے ہوئے اور منزلیں طے کرتے ہوئے (جیسے میقات اور مکہ کے درمیان چلنا اور مکہ و عرفات کے درمیان چلنا و غیرہ) سایہ کرنا جائز نہیں ہے ہاں اگر راستے میں کہیں رك جائے یا منزل مقصود تك پہنچ جائے جیسے گھر یا ریسٹورینٹ میں داخل ہوجائے تو سایہ کرنے میں کوئي اشکال نہیں ہے پس سفر کے دوران چھت والی گاڑی میں سوار ہونا جائز نہیں ہے _
مسئلہ 157_ احوط و جوبی یہ ہے کہ محرم مکہ پہنچنے کے بعد اور اعمال عمرہ کو

بجالانے سے پہلے متحرك سائے سے اجتناب کرے جیسے چھت والی گاڑی میں سوار ہونا یا چھتری کا استعمال کرنا اور اسی طرح حج کا احرام باندھنے کے بعد عرفات اور مزدلفہ کی طرف جاتے ہوئے البتہ اگر دن کے وقت سفر کرے اور مزدلفہ سے منی کی طرف جاتے ہوئے اور اسی طرح عرفات اور منی کے اندر چلتے ہوئے _
مسئلہ 158_ سابقہ دومسئلوں میں مذکور حکم دن میں سایہ کرنے کے ساتھ مختص ہے بنابراین رات کے وقت چھت والی گاڑی میں سوار ہونے سے کوئي مانع نہیں ہے اگر چہ احتیاط یہ ہے کہ سایہ سے استفادہ نہ کرے_
مسئلہ 159: بارانی اور ٹھنڈی راتوں میں احوط یہ ہے کہ چھت والی گاڑی و غیرہ میں سوار ہوکر اپنے اوپرسایہ نہ کرے_
مسئلہ 160_ دیوار، درخت اور ان جیسے سایہ سے استفادہ کرنے میں کوئي اشکال نہیں ہے حتی کہ دن کے دوران بھی اسی طرح ثابت سایہ جیسے سرنگ اور پُل کے نیچے سے عبور کرنا _

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

-----

93

مسئلہ 161_ محرم پر سایہ سے استفادہ کرنے کی حرمت مردوں کے ساتھ مختص ہے پس عورتوں کیلئے یہ ہر صورت میں جائز ہے _

مسئلہ 162_ سایہ کرنے کا کفارہ ایك بکری ہے _

مسئلہ 163_ اگر بیماری یا کسی اور عذر کی وجہ سے سایہ کرنے پر مجبور ہو تو ایسا کرنا جائز ہے لیکن ایك بکری کفارہ میں دینا واجب ہے _

مسئلہ 164_ احرام مینسایہ کرنے کا کفار ہ ایك مرتبہ واجب ہے اگر چہ باربار سایہ کرے پس اگر عمرہ کے کفارہ میں ایك سے زیادہ مرتبہ سایہ کرے تو اس پر ایك سے زیادہ کفارہ واجب نہیں ہے اور اسی طرح حج کے احرام میں_

5_ خوشبو کا استعمال:

مسئلہ 165_ احرام کی حالت میں ہر قسم کی خوشبو کا استعمال کرنا حرام ہے جیسے کستوري،اگر کی لکڑي، گلاب کا پانی اور رائج خوشبو ئیں_

94

مسئلہ 166_ اس لباس کا پہننا جائز نہیں ہے کہ جسے پہلے سے معطر کیا گیا ہے جب اس سے عطر کی خوشبو اٹھ رہی ہو _

مسئلہ 167_ احوط کی بناپر خوشبودار صابون کا استعمال کرنا جائز نہیں ہے اور اسی طرح خوشبو دار شیمپو_

مسئلہ 168_ احوط وجوبی خوشبودار چیز کے سونگھنے سے اجتناب کرنا ہے اگر چہ اس پر خوشبو کا عنوان صدق نہ کرتا ہو جیسے گلاب کے پھول یا خوشبودار سبزیوں اور پھلوں کو سونگھنا_

مسئلہ 169_ محرم کیلئے ایسا کھانا کھانا جائز نہیں ہے کہ جس میں زعفران ڈالا گیا ہو _

مسئلہ 170_ سیب اور مالٹے جیسے خوشبودار پھلوں کے کھانے میں کوئي اشکال نہیں ہے لیکن احوط وجوبی یہ ہے کہ انہیں سونگھے نہ_

مسئلہ 171_ اگر خوشبو کو جان بوجھ کر استعمال کرے تو احوط وجوبی یہ ہے کہ کفارے میں ایك بکری دے اگر چہ وہ کھانے میں ہو جیسے زعفران

95

یاکھانے میں نہ ہو_

مسئلہ 172_ محرم کیلئے بدبو سے اپنے ناك کو روکنا جائز نہیں ہے ہاں بدبو والی جگہ سے نکل جانے میں کوئي اشکال نہیں ہے اور اسی طرح اس سے عبور کرنا _

6_ آئینے میں دیکھنا:

مسئلہ 173: احرام کی حالت میں زینت کی غرض سے آئینے میں دیکھنا حرام ہے لیکن اگر کسی اور غرض سے دیکھے جیسے گاڑی کا ڈرائیور گاڑی چلاتے وقت اسکے آئینے میں دیکھتا ہے تو کوئي اشکال نہیں ہے_

مسئلہ 174_ صاف و شفاف پانی یا دیگران صیقل کی ہوئي چیزوں میں دیکھنا کہ جن میں شے کی تصویر نظر آتی ہے آئینے میں دیکھنے کا حکم رکھتا ہے پس اگر زینت کی غرض سے ہو تو جائز نہیں ہے_

مسئلہ 175_ اگر ایسے کمرے میں رہتا ہو کہ جس میں آئینہ ہے اور اسے علم ہو کہ بھول کر اسکی آنکھ آئینے پر پڑجائیگی تو آئینے کو اپنی جگہ برقرار رکھنے

96

میں کوئي اشکال نہیں ہے لیکن بہتر یہ ہے کہ آئینے کو کمرے سے نکال دے یا اسے ڈھانپ دے_

مسئلہ176_ عینك پہننے میں کوئي اشکال نہیں ہے اگر یہ زینت کیلئے نہ ہو_

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

مسئلہ 177_ احرام کی حالت میں تصویر اتارنے میں کوئي اشکال نہیں ہے_
مسئلہ 178_ آئینے میں دیکھنے کا کفارہ نہیں ہے لیکن احوط وجوبی یہ ہے کہ اس میں دیکھنے کے بعد تلبیہ کہے_

7_ انگوٹھی پہننا:
مسئلہ 179: احوط وجوبی یہ ہے کہ محرم انگوٹھی کے پہننے سے اجتناب کرے البتہ اگر اسے زینت شمار کیا جائے_
مسئلہ 180_ اگر انگوٹھی زینت کیلئے نہ ہو بلکہ استحباب کے قصد سے انگوٹھی پہنے یا کسی دوسری غرض سے تو اسکے پہننے میں کوئي اشکال نہیں ہے _
مسئلہ 181_ احرام کی حالت میں انگوٹھی پہننے کا کفارہ نہیں ہے _

97

8_ مہندی اور رنگ کا استعمال کرنا :
مسئلہ 182_ احوط وجوبی یہ ہے کہ اگر زینت شمار ہو تو محرم مہندی کے استعمال اور بالوں کو رنگنے سے اجتناب کرے بلکہ ہر اس شے سے جسے زینت شمار کیا جاتا ہے _
مسئلہ 183_ اگر احرام سے پہلے اپنے ہاتھوں ، پیروں اور ناخنوں پر مہندی لگائے یا اپنے بالوں کو رنگ کرے اور احرام کے وقت تك ان کا اثر باقی رہے تو اس میں کوئي اشکال نہیں ہے _
مسئلہ 184_ مہندی اور رنگ کے استعمال کرنے میں کفارہ نہیں ہے _

9_ بدن پر تیل لگانا :
مسئلہ 185_ محرم کیلئے اپنے بدن اور بالوں پر تیل لگانا جائز نہیں ہے چاہے وہ تیل خوبصورتی کیلئے استعمال کیا جاتا ہو یا نہ اور چاہے خوشبودار ہو یا نہ _

98

مسئلہ 186_ اگر خوشبودارتیل کی خوشبو احرام کے وقت تك باقی رہے تو احرام سے پہلے بھی ایسا تیل لگانا حرام ہے _
مسئلہ 187_ تیل(گھي) کے کھانے میں کوئي اشکال نہیں ہے البتہ اگر اس میں خوشبو نہ ہو _
مسئلہ 188_ اگر تیل لگانے پر مجبور ہو جیسے یہ علاج کی غرض سے ہو یا دھوپ کے نقصان سے بچنے کیلئے یا اس پسینے سے بچنے کیلئے کہ جو بدن کے جلنے کا موجب بنتا ہے تو کوئي اشکال نہیں ہے _
مسئلہ 189_ خوشبو والا تیل لگانے کا کفارہ احوط کی بناپر ایك بکری ہے اور اگر خوشبو والا نہ ہو تو ایك فقیر کوکھانا کھلانا اگر چہ ان سب موارد میں کفارے کا واجب نہ ہونا بعید نہیں ہے _

10_ بدن کے بالوں کو زائل کرنا:
مسئلہ 190_ محرم کیلئے سر اور بدن کے بالوں کو زائل کرنا حرام ہے اور

99

اس میں کم اور زیادہ بالوں کے درمیان کوئي فرق نہیں ہے حتی کہ ایك بال بھی _اسی طرح فرق نہیں ہے کہ کاٹ کر زائل کرے یا نو چ کر نیز کوئي فرق نہیں ہے کہ اپنے سر اور بدن کے بال زائل کرے یا کسی اور کے سر اور بدن کے بال زائل کرے_
مسئلہ 191_ وضو، غسل یا تیمم کی حالت میں بالوں کے گرنے کی وجہ سے اس پر کوئي شے نہیں ہے البتہ اگر زائل کرنے کے قصد سے نہ ہو _
مسئلہ 192_ اگر بالوں کے زائل کرنے پر مجبور ہو جیسے آنکھ کے بال جب اسکی اذیت کا باعث ہوں یا سر کے بال جب درد کا سبب ہوں تو کوئي اشکال نہیں ہے _
مسئلہ 193_ اگر محرم جان بوجھ کر بغیر ضرورت کے اپنا سر مونڈے تو اس پر ایك بکری کا کفارہ ہے لیکن اگر غفلت ،

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

بھولنے یا مسئلہ سے لاعلمی کی وجہ سے ہو تو کوئي کفارہ نہیں ہے _
مسئلہ 194_ اگر اپنا سر مونڈنے پر مجبور ہو تو اس کا کفارہ بارہ مد طعام ہے

جو چھ مساکین کو دیا جائیگا یا تین دن کے روزے یا ایک بکری ہے _
مسئلہ 195_ اگر محرم قینچی یامشین کے ساتھ اپنے سر کے بال کاٹے تو احوط وجوبی ایک بکری کا کفارہ دینا ہے _
مسئلہ 196_ اگر اپنے چہرے پر ہاتھ لگائے پس ایک یا زیادہ بال گرجائیں تو احوط استحبابی یہ ہے کہ مٹھی بھر گندم ، آٹا اور ان جیسی کسی چیز کا فقیر کو صدقہ دے _

11_ سرمہ ڈالنا:
مسئلہ 197: اگر زینت شمار کیا جائے تو محرم کیلئے سرمہ ڈالنا جائز نہیں ہے اسی طرح پلکوں پر مسکارا (MASCARA)لگانا جیسا کہ عورتیں زینت کیلئے کرتی ہیں اور اس میں سیاہ اور غیر سیاہ رنگ کے درمیان کوئي فرق نہیں ہے_

12_ ناخن تراشنا:
مسئلہ 198_ محرم کیلئے ناخن کاٹنا حرام ہے اور اس میں ہاتھوں اور

پاؤنکے ناخنوں کے درمیان کوئي فرق نہیں ہے اور نہ پورے یا بعض ناخنوں کے کاٹنے میں اور نہ انکے کاٹنے ، تراشنے اور اکھیڑنے کے درمیان چاہے یہ قینچی کے ساتھ ہو یا چھری کے ساتھ یاکسی اور ذریعے سے _
مسئلہ 199_ اگر ناخن کاٹنے پر مجبور ہوجائے تو اس میں کوئي اشکال نہیں ہے جیسے اگر ناخن کا کچھ حصہ ٹوٹ جائے اور باقی حصہ تکلیف کا باعث ہو _
مسئلہ 200_ کسی دوسرے کے ناخن کاٹنے میں کوئي اشکال نہیں ہے_
مسئلہ 201_ احرام کی حالت میںناخن کاٹنے کا کفارہ مندرجہ ذیل ہے_
_ اگر اپنے ہاتھ پاؤں کا ایک یا زیادہ ناخن کاٹے تو ہر ایک کے بدلے ایک مد طعام کفارہ دینا ہوگا _
_ اگر ہاتھ یا پاؤں کے سب ناخن کاٹے تو ایک بکری کفارہ دینا ہوگی _
_ اگر ایک ہی نشست میں ہاتھ اور پاؤں کے پورے ناخن کاٹے تو ایک بکری کفارہ میں دینا ہوگی اور اگر ہاتھ کے ناخن ایک نشست میں اور

پاؤں کے دوسری نشست میں کاٹے تو دو بکریاں کفارے میں دینا ہونگي_

13_ بدن سے خون نکالنا
مسئلہ 202_ احوط وجوبی یہ ہے کہ محرم ایسا کام نہ کرے جس سے اسکے بدن سے خون نکل آئے _
مسئلہ 203_ احرام کی حالت میں ٹیکا لگانے سے کوئي مانع نہیں ہے لیکن اگر اسکی وجہ سے بدن سے خون نکل آتا ہوتو احوط وجوبی یہ ہے کہ اس سے اجتناب کیا جائے مگر ضرورت کے موارد میں_
مسئلہ 204_ احوط وجوبی یہ ہے کہ داڑھ نکالنے سے اجتناب کیا جائے البتہ اگر یہ خون نکلنے کا موجب بنے مگر ضرورت اور احتیاج کی صورت میں_
مسئلہ 205_ بدن سے خون نکالنے کی صورت مینکفارہ نہیں ہے اگر چہ

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

ایك بکری کفارے میندینا مستحب ہے_

14_ فسوق:
مسئلہ 206_ فسوق کا معنی ہے جھوٹ بولنا، گالیاں دینا اور دوسروں کے مقابل فخر کرنااس بناپر پس احرام کی حالت میں جھوٹ بولنے اور گالی دینے کی حرمت غیر احرام کی حالت سے زیادہ ہے _
لیکن دوسروں کے مقابل فخر کرنا تو یہ احرام کی حالت کے بغیر حرام نہیں ہے لیکن احرام کے دوران میں جائز نہیں ہے _
مسئلہ 207_ فسوق میں کفارہ واجب نہیں ہوتا لیکن استغفار کرنا واجب ہے _

15_ جدال
مسئلہ 208_ دوسروں کے ساتھ جدال کرنا اگر لفظ " اللہ " کے ساتھ قسم اٹھانے پر مشتمل ہو تو محرم پر حرام ہے جیسے دوسروں کے ساتھ نزاع کرتے

104
ہوئے " لا واللہ " یا " بلی واللہ " کہنا_
مسئلہ 209_ احوط وجوبی یہ ہے کہ اس لفظ کے ساتھ قسم اٹھانے سے اجتناب کیا جائے کہ جسے دیگر زبانوں میں لفظ " اللہ" کاترجمہ شمار کیا جاتا ہے جیسے فارسی میں لفظ " خدا" ہے اور اسی طرح احوط وجوبی یہ ہے کہ جھگڑتے وقت اللہ تعالی کے دیگر ناموں کے ساتھ قسم اٹھانے سے اجتناب کیا جائے جیسے " رحمن، رحیم ، قادر ، متعال و غیرہ" _
مسئلہ210_ اللہ تعالی کے علاوہ دیگر مقدس چیزوں کی قسم اٹھانا احرام کے محرمات میں سے نہیں ہے _
مسئلہ 211_ اگر سچی قسم اٹھائے تو پہلی اور دوسری مرتبہ میں استغفار واجب ہے اور اس پر کفارہ نہیں ہے لیکن اگر دومرتبہ سے زیادہ کرے تو کفارے میں ایك بکری دینا واجب ہے _
مسئلہ 212_ اگر جھوٹی قسم اٹھائے تو پہلی اور دوسری مرتبہ میں ایك بکری کفارہ میں دینا واجب ہے لیکن احوط یہ ہے کہ دوسری مرتبہ میں دو بکریاں

105
دے اور اگر دومرتبہ سے زیادہ کرے توکفارہ میں ایك گائے دینا واجب ہے_

16_ حشرات بدن کو مارنا:
مسئلہ 213_ احوط کی بناپر احرام کی حالت میں جوؤں کو مارنا جائز نہیں ہے _ اوراسی طرح کے دیگر حشرات جیسے پسُّو

17_ حرم کے پودوں اور درختوں کو کاٹنا:
مسئلہ 214_ حرم میں اگنے والے درختوں اور گھاس کو قطع کرنا ، کاٹنا اور توڑنا حرام ہے اور اس میں محرم اور غیر محرم کے درمیان کوئي فرق نہیں ہے _
مسئلہ 215_ مذکورہ حکم سے وہ مستثنی ہے کہ جو چلنے کی وجہ سے ٹوٹ جائے یا جانوروں کو چارہ ڈالنے کیلئے کاٹا جائے _
مسئلہ 216_ حرم سے گھاس کاٹنے پر کفارہ نہیں ہے بلکہ صرف استغفار واجب ہے لیکن اگر اس درخت کو کاٹے کہ جس کاکاٹنا حرام ہے تو احوط وجوبی یہ ہے کہ ایك گائے کفارے میں دے _

106

18_ اسلحہ اٹھانا:
مسئلہ 217_ محرم کیلئے اسلحہ اٹھانا جائز نہیں ہے _

مسئلہ 218_ اگر اپنی جان و مال یا کسی دوسرے کی جان کی حفاظت کیلئے اسلحہ اٹھانے کی ضرورت ہو تو یہ جائز ہے_

19_ خشکی کا شکار کرنا:
مسئلہ 219_ احرام کی حالت میں خشکی کا شکار کرنا حرام ہے مگر جب اسکی طرف سے تکلیف پہنچانے کاخوف ہو اسی طرح پرندوں اور ٹڈی کا شکار کرنا بھی حرام ہے _
مسئلہ 220_ محرم کیلئے شکار کا گوشت کھانا حرام ہے چاہے اس نے خود اسے شکار کیا ہو یا کسی اور نے اور چاہے شکار کرنے والا محرم ہو یا مُحل _
مسئلہ 221_ دريائي جانوروں کے شکار کرنے ميں کوئي اشکال نہيں ہے جيسے مچھلی کا شکار کرنے اور انکے کھانے ميں بھی کوئي اشکال نہيں ہے_

107
مسئلہ 222_ پالتو جانوروں کے ذبح کرنے اور کھانے ميں کوئي اشکال نہيں ہے جيسے بکري، مرغی و غيره _
مسئلہ 223_ حرم کے دائرے کے اندر جانور کا شکار کرنا جائز نہيں ہے چاہے محرم ہو يا مُحل_
احرام کی حالت ميں شکار کرنے اور اسکے کفارات کے احکام بہت زيادہ ہيں اور چونکہ موجوده دور ميں يہ پيش نہيں آتے اسلئے ہم ان سے صرف نظر کرتے ہيں _

20_ جماع
مسئلہ 224_ احرام کی حالت ميں جماع اور بيوی سے ہر قسم کی لذت حاصل کرنا حرام ہے جيسے اسکے بدن کو چھونا ، اسکی طرف شہوت کے ساتھ ديکھنا اور اسے بوسہ دينا_
مسئلہ 225_ مياں بيوی ميں سے ہر ايك کا دوسرے کی طرف ديکھنا اور

108
اسکے ہاتھ کو چھونا جائز ہے اگر شہوت اور لذت سے نہ ہو_
مسئلہ 226_ انسان کے محارم جسے باپ، ماں ، بھائي ، بہن اور چچا، پھوپھی و غيره احرام کی حالت ميں بھی مَحْرَمْ ہی رہتے ہيں_
مسئلہ 227_ بيوی کے ساتھ جماع کرنے کا کفاره ايك اونٹ ہے اور بعض موارد ميں اس سے حج باطل ہوجاتا ہے اور اسکی تفصيل فقہ کی مفصل کتابوں ميں مذکور ہے_
مسئلہ 228_ ديگر لذات مينسے ہر ايك کيلئے ايك کفاره ہے کہ جنکی تفصيل فقہی کتابوں ميں مذکور ہے_

21_ عقد نکاح:
مسئلہ 229_ احرام کی حالت ميں اپنے لئے يا کسی اور کيلئے عقد کرنا حرام ہے حتی اگر وه غير ،مُحل ہو اور ايسا عقد باطل ہے_
مسئلہ 230_ عقد کی حرمت اور اسکے باطل ہونے ميں عقد دائم

109
اورموقت کے درميان کوئي فرق نہيں ہے _

22_ استمنائ
مسئلہ 231_ احرام کی حالت ميں استمناء کرنا حرام ہے اور اس کا حکم جماع والا حکم ہے_
اور اس سے مراد يہ ہے کہ انسان اپنے ساتھ ايسا کام کرے کہ جس سے اسکی شہوت برانگيختہ ہوجائے يہاں تك کہ منی نکل آئے _

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

محرمات احرام کے کفارات کے احکام
مسئلہ 232_ اگر غفلت کی وجہ سے یا بھول کر احرام کے محرمات میں سے کسی کا ارتکاب کرے تو کفارہ واجب نہیں ہے مگر شکار کیونکہ اس میں ہر حال میں کفارہ واجب ہے _
مسئلہ 233_ عمرہ میں شکار کے کفارے کے ذبح کرنے کا مقام مکہ

110
مکرمہ ہے اور حج میں منی ہے اور احوط یہ ہے کہ دیگر کفارات میں بھی اسی ترتیب کے مطابق عمل کیا جائے لیکن اگر مکہ یا منی میں کفارہ کو ذبح نہ کرے تو کسی دوسری جگہ ذبح کردینا کافی ہے حتی کہ حج سے لوٹنے کے بعد اپنے شہر میں _
مسئلہ 234_ جس پر کفارہ واجب ہو اس کیلئے اسکے گوشت سے کچھ کھانا جائز نہیں ہے لیکن حج کی واجب یا مستحب یا نذر کی قربانی سے کھانے میں کوئي اشکال نہیں ہے _
مسئلہ 235_ محرمات احرام کا کفارہ فقیر کو دینا واجب ہے_

مکہ مکرمہ کی طرف جانا
مسئلہ 236_ میقات سے احرام باندھ کر حجاج عمرہ کے باقی اعمال کی انجام دہی کیلئے مکہ مکرمہ کی طرف جاتے ہیں اور مکہ پہنچنے سے پہلے حرم کا

111
علاقہ شروع ہوجاتا ہے اور حرم کے علاقے میں داخل ہونے کیلئے اسی طرح مکہ مکرمہ اور مسجدالحرام میں داخل ہونے کیلئے بہت ساری دعائیں اور آداب وارد ہوئے ہیں ہم ان میں سے بعض کو ذکر کرتے ہیں جو شخص ان سب آداب اور مستحبات پر عمل کرناچاہتا ہے وہ مفصل کتابوں کی طرف رجوع کرے_

حرم میں داخل ہونے کی دعا
مسئلہ 237_حرم میں داخل ہوتے وقت یہ دعا مستحب ہے_
اللّٰهُمَّ انَّكَ قُلْتَ فی كتَابكَ الْمُنْزَل وقَوْلُكَ الْحَقُّ (وَ اَذّنْ فی النَّاس بالْحَجّ يَا تُوكَ رجالاً وَ عَلى كُلّ ضامر: يَا تينَ منْ كُلّ فَجّ: عَميق:)
اللّٰهُمَّ وَ انّی اَرْجُو اَنْ اَكُونَ ممَّنْ اَجَابَ دَعْوَتَكَ وَ قَدْ جئْتُ منْ شُقَّة: بَعيدَة: وَ منْ فَجّ: عَميق: سَامعاً لندَائكَ وَ مُسْتَجيباً

112
لَكَ مُطيعاً ل-اَمْركَ وَ كُلُّ ذَلكَ بفَضْلكَ عَلَيَّ وَ احْسَانكَ الَيَّ فَلَكَ الْحَمْدُ عَلى مَا وَفَّقْتَنی لَہُ اَبْتَغی بذلكَ الزُّلْفَة عنْدَكَ وَالقُرْبَةَ الَيْكَ وَالمَنْزلَةَ لَدَيْكَ وَالمَغْفرَةَ لذُنُوبی وَالتَّوْبَةَ عَلَيَّ منْہا بمَنّكَ اللّٰهُمَّ صَلّ عَلى مُحَمَّد: وَ آل مُحَمَّد: وَحَرّمْ بَدَنی عَلى النَّار وَآمنّی منْ عَذَابكَ وَ عقَابكَ برَحْمَتكَ يَا ا رْحَمَ الرَّاحمينَ_

مسجد الحرام میں داخل ہونے کے مستحبات
مسئلہ 238_ مسجدالحرام میں داخل ہوتے وقت مندرجہ ذیل اعمال مستحب ہیں _
1_ مکلف کیلئے مستحب ہے کہ مسجدالحرام میں داخل ہونے کیلئے غسل کرے_

113
2_ مستحب ہے کہ مسجدالحرام میں داخل ہوتے وقت وہ دعائیں پڑھے جو احادیث میں وارد ہوئي ہیں_

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

114

تیسری فصل : طواف اور نماز طواف کے بارے میں

طواف:

یہ عمرہ کا دوسرا واجب عمل ہے پس عمرہ کا احرام باندھ کر عمرہ کے باقی اعمال بجالانے کیلئے مکہ معظمہ کی طر ف جائے اور پہلا عمل جو انجام دے گا وہ خانہ کعبہ کے اردگرد سات چکر لگاکر اس کا طواف ہے _

طواف کے بارے میں بحث ایك تو اسکی شرائط کے بارے میں ہے اور دوسری اسکے واجبات کے بارے میں _

115

طواف کی شرائط

طواف میں چند چیزیں شرط ہیں_

اول : نیت

دوم: حدث سے پاك ہونا

سوم : خبث سے پاك ہونا

چہارم : مردوں کیلئے ختنہ

پنجم: شرمگاہ کو چھپانا

ششم: موالات

پہلی شرط نیت

یعنی عمرہ یا حج کے طواف کو قربةً الی اللہ بجالانے کا قصد کرے پس اس قصد کے بغیر _اگر چہ بعض چکروں میں _طواف کافی نہیں ہے_

116

مسئلہ 239_ نیت میں قربت اور اللہ تعالی کیلئے اخلاص شرط ہے پس عمل کو بجالائے گا اللہ تعالی کے حکم کی اطاعت کرنے کیلئے لذا اگر ریاء کیلئے انجام دے تو نافرمانی کا مرتکب ہوگا اور اس کا عمل باطل ہے_

مسئلہ 240_ نیت میں اس بات کی تعیین کرنا شرط ہے کہ یہ عمرہ مفردہ کا طواف ہے یا عمرہ تمتع کا یاحج کا ،پھر آیا حجة الاسلام کا طواف ہے یا حج استحبابی کا یا نذر والے حج کا ، اور اگر حج میں نائب ہو تو اس کا بھی قصد کرے_

مسئلہ 241_ نیت کو بولنا یا اسے دل سے گزارنا واجب نہیں ہے بلکہ عمرہ کے طواف کو اللہ تعالی اور اسکے حکم کی اطاعت کرنے کیلئے بجالانا کافی ہے اور طواف کی حالت میں ذکر ، خشوع، حضور قلب اور اس سلسلے میں وارد ہونے والی دعاؤں کو پڑھنے کی تسلسل کے ساتھ پابندی کرنی چاہیے_

117

دوسری شرط : حدث اکبر اور اصغر سے پاك ہونا

مسئلہ 242_ واجب طواف کی حالت میں جنابت، حیض اور نفاس سے پاك ہونا واجب ہے اور طواف کیلئے وضو بھی واجب ہے_

وضاحت : واجب طواف وہ طواف ہے جو عمرہ اور حج کے اعمال کا جز ہوتا ہے اسی لئے مستحب حج و عمرہ میں بھی طواف کو واجب شمار کیا جاتا ہے _

مسئلہ 243_ اگر حدث اکبر یا اصغر والا شخص طواف کرے تو اس کا طواف صحیح نہیں ہے اگر چہ وہ جاہل ہو یا اس نے

بھول کر ایسا کیا ہو بلکہ اس پر طواف اور اسکی نماز کا تدارك کرنا واجب ہے حتی کہ اگر طہارت کے نہ ہونے کی طرف التفات عمرہ یا حج کے اعمال سے فارغ ہونے کے بعد ہو _

مسئلہ 244_ مستحب طواف میں وضو شرط نہیں ہے لیکن احوط کی بناپر جنابت، حیض یا نفاس کی حالت میں طواف حکم وضعی کے اعتبار سے صحیح نہیں ہے اور اسکے ساتھ ساتھ حکم تکلیفی کے اعتبار سے جنب، حیض یا نفاس کی حالت میں مسجدالحرام میں داخل ہونا حرام ہے _

وضاحت: طواف مستحب وہ طواف ہوتا ہے کہ جو عمرہ اور حج کے اعمال سے مستقل اور علیحدہ ہوتا ہے چاہے اپنی طرف سے طواف کرے یا کسی کی نیابت میں _ اور یہ کام ان کامونمیں سے ایك ہے جو مکہ میں مستحب ہیں پس انسان کیلئے جس قدر طواف کرنا ممکن ہو اچھا ہے اور اجر و ثواب کا موجب ہے _

مسئلہ 245_ اگر محرم اپنے طواف کے دوران میں حدث اصغر میں مبتلا ہوجائے تو اسکی چند صورتیں ہیں

1_ یہ کہ حدث چوتھے چکر کے نصف تك پہنچنے سے پہلے عارض ہو (یعنی خانہ کعبہ کے تیسرے رکن کے بالمقابل پہنچنے سے پہلے) تو اس طواف کو منقطع کردے اور طہارت کے بعد طواف کااعادہ کرے

2_ یہ کہ حدث چوتھے چکر کے نصف کے بعد لیکن اسے مکمل کرنے سے پہلے عارض ہو تو طواف کو منقطع کرے اور طہارت کے بعد طواف کو وہیں سے جاری رکھے البتہ اگر اس سے موالات عرفی میں خلل وارد نہ ہوتا

ہو ورنہ تمام و اتمام کے قصد کے ساتھ اس کااعادہ کرے (یعنی اس نیت کے ساتھ سات چکر لگائے کہ اگر پچھلے چکر صحیح ہیں تو اس کے باقی چکر کی کمی ان میں سے پوری ہوجائے گی اور اگر وہ باطل ہیں تو یہ سات چکر ایك نیا طواف ہے) اور اس کیلئے یہ بھی جائز ہے کہ اسے بالکل کالعدم کر کے نئے سرے سے طواف کرے_

3_ یہ کہ حدث چوتھا چکر مکمل کرنے کے بعد عارض ہو تو طواف کو منقطع کر کے طہارت کرے اور پھر وہیں سے طواف کو جاری رکھے لیکن اگر اس سے موالات عرفیہ کو نقصان نہ پہنچا ہو ورنہ احوط یہ ہے کہ اسے مکمل کرے اور پھر اس کا اعادہ بھی کرے اور اس کیلئے جائز ہے کہ اس طواف کو بالکل ختم کر کے نئے سرے سے طواف بجالائے جیسے کہ اس کیلئے جائز ہے کہ تمام و اتمام کے قصد کے ساتھ سات چکر بجالائے_

مسئلہ 246_ اگر طواف کے دوران میں حدث اکبر عارض ہوجائے تو اس پر واجب ہے کہ فوراً مسجد الحرام سے نکل جائے پھر اگر یہ چوتھے چکر کے نصف تك پہنچنے سے پہلے ہو تو طواف باطل ہے اور غسل کے بعد اس کا

اعادہ کرنا واجب ہے اور اگر نصف تك پہنچنے کے بعد اور چوتھا چکر مکمل کرنے سے پہلے ہو تو اگر موالات عرفیہ میں خلل وارد نہ ہوا ہو تو وہیں سے طواف کو جاری رکھے ورنہ احوط یہ ہے کہ اسے مکمل کرے اور پھر اعادہ بھی کرے اور اس کیلئے جائز ہے کہ تمام واتمام کے قصدکے ساتھ پورا طواف بجالائے جیسا کہ اسکے لئے یہ بھی جائز ہے کہ سابقہ چکروں کو بالکل کالعدم کرکے غسل کے بعد نیا طواف بجالائے اور اگر چوتھا چکر مکمل کرنے کے بعد عا رض ہو تو اس کا حکم وہی ہے جو طواف کے دوران میں چوتھا چکر مکمل کرنے کے بعد حدث اصغر کے عارض ہونے کا ہے جو کہ ابھی ابھی گزرا ہے _

مسئلہ 247_ جو شخص وضو یا غسل کے ترك کرنے میں معذور ہو اس پر ان دونوں کے بدلے میں تیمم کرنا واجب ہے_

مسئلہ 248_ اگر کسی عذر کی وجہ سے وضو یا غسل نہ کرسکتا ہو تو اگر اسے آخری وقت تك اس عذر کے دور ہونے کا علم ہے جیسے کہ وہ مریض جو جانتا ہے کہ آخری وقت تك شفا یاب ہوجائیگا تو اس پر واجب ہے کہ اپنا عذر دور ہونے تك صبر کرے پس وضو یا غسل کے ساتھ طواف بجالائے بلکہ اگر

اسے اپنے عذر کے مرتفع ہونے کی امید ہو تو بھی احوط وجوبی ہے کہ صبر کرے یہاں تك کہ وقت تنگ ہوجائے یا اپنے عذرکے مرتفع ہونے سے مایوس ہوجائے اور اسکے بعد تیمم کرکے طواف بجالائے _

مسئلہ 249_ جس شخص کا فریضہ تیمم یا جبیرہ والا وضو ہے اگر حکم سے لاعلمی کی وجہ سے مذکورہ طہارت کے بغیر طواف یا اسکی نماز کو بجالائے تو اس پر واجب ہے کہ اگر ممکن ہو خود ان کا اعادہ کرے ورنہ نائب بنائے _

مسئلہ 250_ اگر عمرہ مفردہ کے احرام کے بعد عورت کو حیض آجائے اور پاك ہونے کا انتظار نہ کر سکتی ہو تا کہ غسل کر کے اسکے اعمال کو انجام دے تو اس پر واجب ہے کہ طواف اور نماز طواف کیلئے نائب بنائے لیکن سعی اور تقصیر کو خود بجالائے اور ان سب کے ساتھ احرام سے خارج ہو جائے اور یہی حکم ہے کہ ا گر حیض کی حالت میں احرام باندھے لیکن اگر حیض کی حالت میں عمرہ تمتع کا احرام باندھے یا عمرہ تمتع کا احرام باندھنے کے بعد اسے حیض آجائے اور پاك ہونے کا انتظار نہ کرسکتی ہو تا کہ غسل کر کے عمرہ کا

طواف اور اسکی نماز بجالائے تو اس کا حکم اور ہے کہ جس کا ذکر گزرچکا ہے_

مسئلہ 251_ عمرہ کے اعمال میں سے صرف طواف اور نماز طواف میں حدث سے پاك ہونا واجب ہے لیکن عمرہ کے باقی اعمال میں حدث سے طہارت شرط نہیں ہے اگر چہ افضل یہ ہے کہ انسان ہر حال میں با طہارت ہو _

مسئلہ 252_ اگر طہارت میں شك ہو تو اسکی ذمہ داری درج ذیل ہے_

1_ اگر طواف کو شروع کرنے سے پہلے وضو میں شك ہو تو وضو کرے_

2_ اگر اس پر غسل واجب ہو اور طواف کو شروع کرنے سے پہلے اسکے بجالانے میں شك کرے تو اس پر واجب ہے کہ غسل کو بجالائے_

3_ اگر با وضو ہو اور شك کرے کہ اس کا وضو باطل ہوا ہے یا نہیں تو وضو واجب نہیں ہے _

4_ اگر با طہارت ہو اور شك کرے کہ جنب ہوا ہے یا نہیں یا عورت شك کرے کہ اسے حیض آیا ہے یا نہیں تو ان پر غسل واجب نہیں ہے _

5_ اگر طواف سے فارغ ہونے کے بعد طہارت میں شك کرے تو اس کا طواف صحیح ہے لیکن اس پر واجب ہے کہ نماز طواف کیلئے طہارت حاصل کرے_

6_ اگر طہارت کی حالت میں طواف کو شروع کرے اور اثناء میں حدث کے طاری ہونے اور نہ ہونے میں شك کرے جیسے کہ شك کرے کہ اس کا وضو باطل ہوا ہے یا نہیں تو اپنے شك کی پروا نہ کرے اور طہارت پر بنا رکھے_

7_ اگر طواف کے اثناء میں شك کرے کہ اس نے وضو کی حالت میں طواف کو شروع کیا تھا یا نہیں تو یہاں پر اسکی سابقہ حالت اگر وضو ہو تو اس پر بنارکھے اور اپنے شك کی پر وا نہ کرے اور اس کا طواف صحیح ہے لیکن اگر اسکی سابقہ حالت وضو نہ ہو یا اس میں بھی شك کرے کہ سابق میں وضو رکھتا تھا یانہیں تو اس پرواجب ہے کہ وضو کر کے نئے سرے سے طواف بجالائے_

8_ اگر اس پر غسل واجب ہو اور طواف کے اثنا میں شك کرے کہ غسل

کو بجالایا تھا یا نہیں تو اس پر واجب ہے کہ فوراً مسجد سے نکل جائے اور غسل کر کے نئے سرے سے طواف بجالائے_

تیسری شرط: بدن اور لباس کا خبث سے پاك ہونا

مسئلہ 253_واجب ہے کہ طوا ف کی حالت میں بدن اور لباس خون سے پاك ہوں اور احوط وجوبی یہ ہے کہ یہ دونوں باقی نجاسات سے بھی پاك ہوں ہاں جوراب، رومال اور انگوٹھی کا پاك ہونا شرط نہیں ہے_

مسئلہ 254:درہم سے کم خون اور اسی طرح پھوڑے پھنسی کا خون جس طرح نماز کے بطلان کا سبب نہیں بنتا اسی طرح طواف کو بھی باطل نہیں کرتا_

مسئلہ 255_ اگر بدن نجس ہو اور طواف کو مؤخر کرنا ممکن ہو یہاں تك کہ اسے نجاست سے پاك کرلے تو طواف کو مؤخر کرنا واجب ہے جبتك اس کا وقت تنگ نہ ہوجائے _

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

125

مسئلہ 256_ اگر بدن یا لباس کی طہارت میں شك کرے تو اس کیلئے انہیں کے ساتھ طواف کرنا جائز ہے اور اس کا طواف صحیح ہے لیکن اگر جانتا ہو کہ پہلے نجس تھا اور شك کرے کہ اس نے اسے پاك کیا ہے یا نہیں تو اس کیلئے اس کے ساتھ طواف کرنا جائز نہیں ہے _

مسئلہ 257_ اگر طواف سے فارغ ہونے کے بعد اپنے بدن یا لباس کی نجاست کی طرف متوجہ ہو تو اس کا طواف صحیح ہے _

مسئلہ 258_ اگر طواف کے دوران میں اس کا بدن یا لباس نجس ہوجائے جیسے کہ لوگوں کی بھیڑ کے نتیجے میں اس کا پاؤں زخمی ہوجائے اور طواف کو منقطع کئے بغیر اسے پاك بھی نہ کرسکتا ہو تو اس پرواجب ہے کہ طواف کو منقطع کر کے اپنے بدن یا لباس کو پاك کرے پھر فوراً پلٹ آئے اور جہاں سے طواف کو چھوڑا تھا وہیں سے اسے جاری رکھے اور یہ صحیح ہے _

مسئلہ 259_ اگر طواف کے دوران میں اپنے بدن یا لباس میں نجاست دیکھے اور نہ جانتا ہو کہ کیا یہ نجاست طواف کو شروع کرنے سے پہلے تھی یا

126

طواف کے دوران میںعارض ہوئي ہے تو سابقہ مسئلہ کا حکم یہاں بھی لاگو ہوگا_

مسئلہ 260_ اگر طواف کے دوران میں اپنے بدن یا لباس کی نجاست کی طرف متوجہ ہو اور اسے یقین ہو کہ یہ نجاست طواف کو شروع کرنے سے پہلے تھی تو اس کا حکم سابقہ مسئلہ والا ہے_

مسئلہ 261_ اگر اپنے بدن یا لباس کی نجاست کو بھول کر اسی حالت میں طواف کرلے اور طواف کے دوران میں اسے یاد آئے تو اس کا حکم گذشتہ تین مسائل والا ہے _

مسئہ 262_ اگر اپنے بدن یا لباس کی نجاست کو بھول کر اسی حالت میں طواف کرلے اور طواف سے فارغ ہونے کے بعد یاد آئے تو طواف صحیح ہے لیکن اگر نماز طواف کو نجس بدن یا لباس کے ساتھ بجالائے تو اس پر واجب ہے کہ طہارت کے بعد اسے نئے سرے سے پڑھے_

127

اور اس مسئلہ میں احوط یہ ہے کہ طہارت کے بعد طواف کا بھی نئے سرے سے اعادہ کرے_

چوتھی شرط : ختنہ

یہ صرف مرد کے طواف کی صحت میں شرط ہے نہ عورت کے _پس ختنہ نہ کئے ہوئے شخص کا طواف باطل ہے چاہے وہ بالغ ہو یا نہ _

پانچویں شرط: شرم گاہ کو چھپانا

مسئلہ 263_ احوط وجوبی کی بناپر طواف کی صحت میں شرمگاہ کو چھپانا شرط ہے_

مسئلہ 264_ اگر طواف کے دوران میں عورت اپنے سر کے تمام بالوں کو نہ چھپائے یا اپنے بدن کے بعض حصوں کو ظاہر کرے تو اس کا طواف صحیح ہے اگر چہ اس نے حرام کام کیا ہے _

128

چھٹی شرط: طواف کی حالت میں لباس کاغصبی نہ ہو نا

مسئلہ 265_ طواف کی صحت میں شرط ہے کہ لباس غصبی نہ ہو پس اگر غصبی لباس میں طواف بجالائے تو احوط وجوبی کی بناپر اس کا طواف باطل ہے_

ساتویں شرط: موالات

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

مسئلہ 266_ احوط وجوبی کی بناپر طواف کے اجزا کے درمیان موالات عرفیہ شرط ہے یعنی طواف کے چکروں کے درمیان اتنا فاصلہ نہ کرے کہ جس سے ایك طواف بر قرار نہ رہے _ اور وہ صورت اس مستثنے ہے کہ جب نصف طواف یعنی ساڑھے تین چکروں سے گزرنے کے بعد نماز وغیرہ کیلئے طواف کو منقطع کرے_

مسئلہ 267_ جو شخص نماز فریضہ کی خاطر اپنے واجب طواف کو منقطع کرے تو اگر نصف کے بعد منقطع کرے توجہاں سے اسے منقطع کیا تھا وہیں سے مکمل کرے اور اگر اس سے پہلے منقطع کیا ہو تو اگر زیادہ فاصلہ ہوجائے تو احوط یہ ہے کہ طواف کا اعادہ کرے ورنہ اس احتیاط کا واجب نہ ہونا بعید نہیںہے اگر چہ ہر حالت میںاحتیاط اچھا ہے اور اس میں فرق نہیں ہے کہ نماز فرادی ہو یا جماعت کے ساتھ اور نہ اس میں کہ وقت تنگ ہو یا وسیع _

مسئلہ 268_ مستحب بلکہ واجب طواف کو بھی منقطع کرنا جائز ہے اگر چہ احوط یہ ہے کہ واجب طواف کو اس طرح منقطع نہ کرے کہ جس سے موالات عرفیہ فوت ہوجائے _

طواف کے واجبات

طواف میں سات چیزیں شرط ہیں :

اول: حجر اسود سے شروع کرنا یعنی اسکے بالمقابل جگہ سے شروع

کرے _یہ شرط نہیں ہے کہ طواف حجر اسود کے شروع سے ہو کہ اپنے پورے بدن کے ساتھ جحر اسود کے سب اجزا کے سامنے سے گزرے بلکہ عرفاً ابتدا صدق کرنا کافی ہے اسی لئے حجر اسود کے کسی بھی نقطہ سے آغاز کرنا صحیح ہے ہاں واجب ہے کہ اسی جگہ پر ختم کرے جہاں سے شروع کرے پس اگر درمیان سے شروع کرے تو وہیں پر ختم کرے _

دوم: ہر چکر کو حجر اسود پر ختم کرنا :

مسئلہ 269_ واجب نہیں ہے کہ ہر چکر میں ٹھہر کر دوبارہ شروع کرے بلکہ کافی ہے کہ بغیر ٹھہرے اس طرح سات چکر لگائے کہ ساتویں چکر کو اس جگہ ختم کرے جہاں سے پہلا چکر شروع کیا تھا ہاں احتیاطاً کچھ مقدار زیادہ کرنے سے کوئي مانع نہیں ہے تا کہ یقین ہوجائے کہ اس نے اسی نقطے پر ختم کیا ہے جہاں سے آغاز کیاتھا پس زائد کو احتیاط کی نیت سے بجالائے_

مسئلہ 270_ واجب ہے کہ طواف اسی طرح کرے جیسے سب مسلمان

کرتے ہیں پس حجر اسود کے بالمقابل سے آغاز کرے اور اسی پر ختم کردے_ وسوسہ کرنے والوں کی دقت کے بغیر اور ہر چکر میں حجر اسود کے مقابل میں ٹھہر نا واجب نہیں ہے_

سوم: طواف بائیں جانب ہوگا اس طرح کے طواف کے دوران خانہ کعبہ حاجی کی بائیں طرف ہو اور اس سے مقصود طواف کی سمت کو معین کرنا ہے _

مسئلہ 271_ خانہ کعبہ کے بائیں جانب ہونے کا معیار صدق عرفی ہے نہ دقت عقلی پس حجر اسماعیل علیہ السلام اور چار ارکان کے پاس پہنچتے وقت تھوڑاسا مڑنا طواف کی صحت کو نقصان نہیں پہنچاتا پس ان کے پاس پہنچتے وقت اپنے کندھے کو موڑنے کی ضرورت نہیں ہے _

مسئلہ 272_ اگر کچھ مقدار طواف رائج صورت سے ہٹ کر بجالائے جیسے کہ طواف کے دوران میں کعبہ کو چومنے کیلئے اسکی طرف رخ موڑلے یا بھیڑ اس کا رخ یا پشت کعبہ کی طرف کردے یا کعبہ کو اسکی دائیں جانب

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

کردے تو اس کا طواف صحیح نہیں ہے بلکہ اس مقدار کا تدارک کرنا واجب ہے _

چہارم: حجر اسماعیل علیہ السلام کو اپنے طواف کے اندر داخل کرنا اور اسکے باہر سے طواف کرنا _
مسئلہ 273_ اگر اپنا طواف حجر اسماعیل علیہ السلام کے اندر سے یا اسکی دیوار کے اوپر سے بجالائے تو اس کا طواف باطل ہے اور اس کا اعادہ کرنا واجب ہے اور اگر کسی چکر میں حجر کے اندر سے طواف کرے تو صرف وہی چکر باطل ہوگا _
مسئلہ 274_ اگر جان بوجھ کر حجر کے اندر سے طواف بجالائے تو اس کا حکم جان بوجھ کر طواف کو ترک کرنے والا حکم ہے اور اگر بھول کر ایسا کرے تو اس کا حکم بھول کر طواف کو ترک کر نے والاحکم ہے اور ان دونوں کا بیان آجائیگا _

پنجم : طواف کے دوران میں خانہ کعبہ اور اسکی دیوار کی نچلی جانب کی

133
بنیاد جسے "شاذروان" کہاجاتاہے،سے باہر رہنا_
مسئلہ 275_ حجر اسماعیل علیہ السلام کی دیوار پر ہاتھ رکھنے میں کوئي حرج نہیں ہے جیسے کہ کعبہ کی دیوار پر ہاتھ رکھنا بھی ایسا ہی ہے _
ششم: مشہور قول کے مطابق شر ط ہے کہ طواف خانہ کعبہ اور مقام ابراہیم علیہ السلام کے درمیان ہو اور دیگر جوانب سے ان دو کے درمیان کے فاصلے کی حدود میں ہو لیکن اقوی یہ ہے کہ یہ شرط نہیں ہے پس اسے مسجدالحرام میں اس مقدار سے پیچھے انجام دینا جائز ہے بالخصوص جب شدید بھیڑ مانع ہوہاں اولی یہ ہے کہ اگر مانع نہ ہو تو طواف مذکورہ مطاف کے اندر ہو _
مسئلہ 276_ بعید نہیںہے کہ زمین اور کعبہ کی چھت کے بالمقابل والی فضا میں طواف کافی ہو لیکن یہ احتیاط کے خلاف ہے _
اگر صرف اوپر والی چھت(دوسری منزل) میں طواف کرنے پر قادر ہو تو احوط وجوبی یہ ہے کہ خود "اوپر والی منزل" پر طواف بجالائے اور کسی

134
کونائب بنادے جو اسکی طرف سے مسجدالحرام کے صحن میں طواف بجالائے _

ہفتم : طواف کے سات چکر ہیں _

طواف کے ترک کرنے، اس میں کمی کرنے یا اس میں شك کرنے کے بارے میں چند مسائل_
مسئلہ 277_ طواف ایك رکن ہے کہ جسے اسکے فوت ہونے کے وقت تك جان بوجھ کر ترك کرنے سے عمرہ باطل ہو جاتا ہے اور اس میں فرق نہیں ہے کہ اس حکم کو جانتا ہو یا نہ _
مسئلہ 278_ مکہ میں داخل ہونے کے بعد فوراً طواف کرنا واجب نہیں ہے بلکہ اس وقت تك مؤخر کرسکتا ہے کہ جس سے عرفات کے اختیاری وقوف کا وقت تنگ نہ ہو (عرفات میں اختیاری وقوف نوذی الحج کی ظہر سے لیکر غروب تك ہوتا ہے) اس طرح کہ اس کیلئے طواف اور اس پر مترتب ہونے والے اعمال کو انجام دینے کے بعد مذکورہ وقوف کو درك کرنا

135
ممکن ہو _
مسئلہ 279_ اگر اپنے طواف کو باطل کردے _ جیسے کہ گذشتہ حالت میں یا دیگر حالات میں کہ جنہیں ہم بیان کرینگے _ تو احوط یہ ہے کہ عمرہ کو حج افراد میں تبدیل کردے اور اس کے بعد عمرہ مفردہ کو بجالائے پھر اگر اس پر حج واجب

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

تھا تو آئندہ سال عمرہ اور حج بجالائے _
مسئلہ 280_ اگر بھول کر طواف کو ترك کردے اور طواف کا وقت گزرنے سے پہلے یاد آجائے تو طواف اور نماز طواف کو بجالائے اور ان کے بعد سعی کا اعادہ کرے _
مسئلہ 281_ اگر بھول کر طواف کوترك کردے اور اس کا وقت گزرنے کے بعد یاد آئے تو جس وقت اس کیلئے ممکن ہو طواف اور نماز طواف کی قضا کرنا واجب ہے لیکن اگر اپنے وطن واپس پلٹنے کے بعد یاد آئے تو اگر اسکے لئے بغیر مشقت اور حرج کے لوٹنا ممکن ہو تو ٹھیك ورنہ نائب بنائے اور طواف اور نماز طواف کی قضا کے بعد اس پر سعی کا اعادہ کرنا واجب نہیں

ہے_
مسئلہ 282_ طواف کو ترك کرنے والے کیلئے وہ چیزیں حلال نہیں ہیں کہ جنکی حلیت طواف پر موقوف ہے چاہے جان بوجھ کر ترك کرے یا بھول کر جبتك خود یا اپنے نائب کے ذریعے طواف کو بجانہ لائے اور اسی طرح وہ شخص جو اپنے طواف کو بھول کر کم کردے_
مسئلہ 283_ جو شخص بیماری یا شکستگی و غیرہ کی وجہ سے طواف کا وقت گزرنے سے پہلے خود طواف کرنے سے عاجز ہو حتی کہ کسی اور کی مدد سے بھی تو واجب ہے کہ اسے اٹھا کر طواف کرایا جائے البتہ اگر یہ ممکن ہو ورنہ اس پر واجب ہے کہ نائب بنائے _
مسئلہ 284_ اگر طواف اور انصراف یعنی مطاف سے خارج ہونے کے بعد چکروں کے کم یازیادہ ہونے میں شك کرے تو اپنے شك کی پروا نہ کرے اور صحت پر بنا رکھے _

نماز طواف :
یہ عمرہ کے واجبات میں سے تیسرا و اجب ہے_
مسئلہ 285_ طواف کے بعد دو رکعت نماز طواف واجب ہے اور اس میں جہر و اخفات کے درمیان اختیار ہے اور نیت میناسی طرح معین کرنا واجب ہے جیسے کہ طواف کی نیت میں گزر چکا ہے اور اسی طرح قربت اور اخلاص_
مسئلہ 286_ واجب ہے کہ طواف اور نماز طواف کے درمیان فاصلہ نہ کرے اور فاصلے کے صدق کرنے اور نہ کرنے کا معیار عرف ہے _
مسئلہ 287_ نماز طواف ، نماز صبح کی طرح ہے اور حمد کے بعد ہر سورت پڑھنا جائز ہے سوائے چار سور عزائم کے _اور مستحب ہے کہ پہلی رکعت میں حمد کے بعد سورہ توحید پڑھے اور دوسری رکعت میں حمد کے بعد سورہ جحد (قل یا ایہا الکافرون) پڑھے_
مسئلہ 288_ واجب ہے کہ نماز مقام ابراہیم علیہ السلام کے پیچھے اور

اسکے قریب ہو البتہ اس شرط کے ساتھ کہ اس میں دوسروں کیلئے مزاحمت نہ ہو اور اگر اس پر قادر نہ ہو تو مسجدالحرام میں مقام ابراہیم کے پیچھے نماز پڑھے اگر چہ اس سے دور ہو بلکہ بعید نہیں ہے کہ مسجد الحرام کی کسی بھی جگہ میں نماز بجالانا کافی ہو _
مسئلہ 289_ اگر جان بوجھ کر نمازطواف کو ترك کرے تو اس کا حج باطل ہے لیکن اگر بھول کر ترك کرے تو اگر مکہ مکرمہ سے خارج ہونے سے پہلے یاد آجائے اور نماز کو اسکی جگہ پر انجام دینے کیلئے وہاں جانا اس کیلئے شاق نہ ہوتو مسجد الحرام کی طرف پلٹے اور نماز کو اسکی جگہ پر انجام دے لیکن اگر مکہ مکرمہ سے خارج ہونے کے بعد یاد آئے تو جہاں یاد آئے وہیں پر نماز پڑھ لے_
مسئلہ 290_ سابقہ مسئلہ میں جاہل قاصر یا مقصر کا حکم وہی ہے جو بھولنے والے کا ہے _
مسئلہ 291_اگر سعی کے اثناء میں یاد آئے کہ اس نے نماز طواف نہیں

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

------
139
پڑھی تو سعی کو منقطع کر کے نماز کی جگہ پر نماز بجالائے پھر پلٹے اور جہاں سے سعی کو منقطع کیا تھا اسے وہیں سے جاری رکھے _
مسئلہ 292_ اگر مرد کی نماز طواف عورت کی نماز کے بالمقابل ہوتو اگر مرد عورت سے تھوڑی سی مقدار بھی آگے ہو تو ان دونوں کی نماز کی صحت میں کوئي اشکال نہیں ہے اور اسی طرح ہے کہ ان کے درمیان فاصلہ ہو اگرچہ ایك بالشت کا _
مسئلہ 293_ نماز طواف میں جماعت کا مشروع ہونا معلوم نہیں ہے _
مسئلہ 294_ ہر مکلف پر واجب ہے کہ وہ صحیح نماز کو سیکھے تا کہ اپنی ذمہ داری کو صحیح طرح سے انجام دے سکے بالخصوص جو شخص حج کرنا چاہتا ہے_

140

چوتھی فصل :سعي
یہ عمرہ کے واجبات میں سے چوتھا واجب ہے _
مسئلہ 295_ طواف کی دورکعتونکے بعد صفا و مروہ کے درمیان سعی واجب ہے سعی سے مراد ان کے درمیان اس طرح چلنا ہے کہ صفا سے شروع کرے اور پہلا چکر مروہ پر ختم کردے پھر دوسرا چکر مروہ سے شروع کر کے صفا پر ختم کرے اور اسی طرح سات چکر لگائے اور ساتواں چکر مروہ پر ختم کردے اور مروہ سے شروع کر کے صفا پر ختم کرنا صحیح نہیں ہے _
مسئلہ 296_ سعی میںنیت شرط ہے اور نیت میں قربت ، اخلاص اور تعیین سب معتبر ہے جو احرام کی نیت میں گزرچکا ہے _

141
مسئلہ 297_ سعی میں حدث اور خبث سے پاك ہونا شرط نہیں ہے_
مسئلہ 298_ سعی کو طواف اور نماز طواف کے بعد انجام دیا جاتا ہے پس اسے ان دو پر مقدم کرنا صحیح نہینہے _
مسئلہ 299_ سعی کو اپنے اختیار کے ساتھ طواف اور نماز طواف سے بعد والے دن تك مؤخر کرنا جائز نہیں ہے البتہ رات تك مؤخر کرنے سے کوئي مانع نہینہے _
مسئلہ 300_ ہر چکر میں صفا اور مروہ کے درمیان پوری مسافت طے کرناواجب ہے البتہ ان کے اوپر چڑھنا واجب نہیں ہے _
مسئلہ 301_ سعی کے دوران مروہ کی طرف جاتے ہوئے مروہ کی طرف رخ کرنا واجب ہے اور اسی طرح صفا کی طرف رخ کرنا پس اگر سعی کے دوران پشت کرے یعنی الٹا چلے تو اسکی سعی صحیح نہیں ہے ہاں اپنے چہرے کو دائیں ، بائیں یا پیچھے کی طرف موڑنا مضر نہیں ہے _
مسئلہ 302_ واجب ہے کہ سعی عام راستے میں ہو _

142
مسئلہ 303_ اوپر والی منزل میں سعی کرنا صحیح نہیں ہے جبتك یہ محرز نہ ہوجائے کہ یہ دو پہاڑوں کے درمیان ہے نہ ان سے اوپر اور جو شخص صرف اوپر والی منزل میں سعی کرنے پر قادر ہو تو یہ کافی نہیں ہے بلکہ ضروری ہے کہ کسی کو نائب بنائے جو اسکی طرف سے پہلی منزل پر سعی بجالائے _
مسئلہ 304_ سعی کے دوران استراحت کی خاطر صفا و مروہ کے اوپر یا ان کے درمیان بیٹھنا اور ان پر سونا جائز ہے بلکہ یہ بغیر عذر کے بھی جائز ہے _
مسئلہ 305_ قدرت رکھنے کی صورت میں واجب ہے کہ خود سعی بجالائے اور پیدل چلتے ہوئے اور سوار ہوکر سعی کرنا بھی جائز ہے اور پیدل چلنا افضل ہے _ پس اگر خود سعی کرنا ممکن نہ ہو تو کسی سے مدد لے جو اسے سعی کرائے
Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

یا اسے اٹھا کرسعی کرائي جائے اور اگر یہ بھی ممکن نہ ہو تو نائب بنائے _

143

سعی کے ترك کرنے اور اس میں کمی بیشی کرنے کے بارے میں چند مسائل

مسئلہ 306_ سعی طواف کی طرح رکن ہے اور اسے جان بوجھ کر یا بھول کر ترك کرنے کا حکم وہی ہے جو طواف کوترك کرنے کا ہے اور اس کا ذکر گزرچکا ہے _

مسئلہ 307_ جو شخص بھول کر سعی کو ترك کر کے اپنے عمرہ سے مُحل ہوجائے اوراپنی بیوی کے ساتھ جماع کرلے تو احوط وجوبی کی بناپر سعی کے بجالانے کے ساتھ ساتھ ایك گائے کا کفارہ دینا بھی واجب ہے _

مسئلہ 308_ اگر بھول کر سعی میں ایك یا زیادہ چکر کا اضافہ کردے تو اسکی سعی صحیح ہے اور اس پر کوئي شے نہیں ہے اور حکم سے جاہل حکم کو بھولنے والے کی طرح ہے _

مسئلہ 309_ جو شخص سعی کی نیت سے اپنی سعی میں سات چکروں کا

144

اضافہ کردے_ اس طرح کہ وہ سمجھتا تھا آنا جانا ایك چکر ہے _ تو اس پر اعادہ واجب نہیں ہے اور اسکی سعی صحیح ہے اور یہی حکم ہے اگر سعی کے دوران اسکی طرف متوجہ ہوجائے تو جہاں سے یاد آئے زائد کو منقطع کردے _

مسئلہ 310 _ جو شخص بھول کر سعی میں کمی کردے تو اس پر واجب ہے کہ جب یادآئے اسے مکمل کرے پس اگر اپنے شہر پلٹنے کے بعد یاد آئے تو اس پر واجب ہے کہ سعی کو مکمل کرنے کیلئے دوبارہ وہاں جائے مگر یہ کہ اس کام میں اس کیلئے مشقت اور حرج ہو تو کسی دوسرے کو نائب بنائے _

145

پانچویں فصل: تقصیر

یہ عمرہ کے واجبات میں سے پانچواں ہے _

مسئلہ 311_ سعی کو مکمل کرنے کے بعد تقصیر واجب ہے اور اس سے مراد ہے سر، داڑھی یا مونچھوں کے کچھ بالوں کا کاٹنا یا ہاتھ یا پاؤں کے کچھ ناخن اتارنا _

مسئلہ 312_ تقصیر ایك عبادت ہے کہ جس میں انہیں شرائط کے ساتھ نیت واجب ہے جو احرام کی نیت میں ذکر ہوچکی ہیں_

مسئلہ 313_ عمرہ تمتع سے مُحل ہونے کیلئے سر کا منڈانا تقصیر سے کافی نہیںہے بلکہ اس سے محل ہونے کیلئے تقصیر ہی ضروری ہے پس اگر تقصیر سے

146

پہلے سرمنڈا لے تو اگر اس نے جان بوجھ کر ایسا کیا ہو تو نہ فقط یہ کافی نہیں ہے بلکہ سرمنڈانے کی وجہ سے اس پر ایك بکری کا کفارہ دینا بھی واجب ہے لیکن اگر اس نے عمرہ مفردہ کیلئے احرام باندھا ہو تو حلق اور تقصیر کے درمیان اسے اختیار ہے _

مسئلہ 314_ عمرہ تمتع کے احرام سے مُحل ہونے کیلئے بالوں کو نوچنا تقصیر سے کافی نہیں ہے بلکہ اس سے محل ہونے کیلئے تقصیر ہی ضروری ہے جیسے کے گزرچکا ہے پس اگر تقصیر کی بجائے اپنے بالوں کو نوچے تو اگر اسے جان بوجھ کر انجام دے تو نہ فقط یہ کافی نہیں ہے بلکہ اس پر بال نوچنے کا کفارہ بھی ہوگا _

مسئلہ 315_ اگر حکم سے لاعلمی کی وجہ سے تقصیر کی بجائے بالوں کو نوچے اور حج کو بجالائے تو اس کا عمرہ باطل ہے اور جو حج بجالایا ہے وہ حج افراد واقع ہوگا اور اس وقت اگر اس پر حج واجب ہو تو احوط وجوبی یہ ہے کہ اعمال حج ادا کرنے کے بعد عمرہ مفردہ بجالائے پھر آئندہ سال عمرہ تمتع اور حج

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

147

بجالائے اور یہی حکم ہے اس بندے کا جو حکم سے لاعلمی کی وجہ سے تقصیر کے بدلے اپنے بال مونڈ دے اور حج بجالائے _

مسئلہ 316_ سعی کے بعد تقصیر کی انجام دہی میں جلدی کرنا واجب نہیں ہے _

مسئلہ 317_ اگر جان بوجھ کر یا لاعلمی کی وجہ سے تقصیر کو ترك کر کے حج کا احرام باندھ لے تو اقوی یہ ہے کہ اس کا عمرہ باطل ہے اور اس کا حج حج افراد ہوجائیگا اور احوط وجوبی یہ ہے کہ حج کے بعد عمرہ مفردہ کو بجالائے اور اگر اس پر حج واجب ہو تو آئندہ سال عمرہ اور حج کا اعادہ کرے _

مسئلہ 318_ اگر بھول کر تقصیر کو ترك کردے اور حج کیلئے احرام باندھ لے تو اس کا احرام ، عمرہ اور حج صحیح ہے اور اس پر کوئي شے نہیں ہے اگر چہ اسکے لئے ایك بکری کا کفارہ دینا مستحب ہے بلکہ احوط اس کا ترك نہ کرنا ہے _

مسئلہ 319_ عمرہ تمتع کی تقصیر کے بعد اس کیلئے وہ سب حلال ہوجائیگا جو

148

حرام تھا حتی کہ عورتیں بھی _

مسئلہ 320_ عمرہ تمتع میں طواف النساء واجب نہیں ہے اگر چہ احوط یہ ہے کہ رجاء کی نیت سے طواف النساء اور اسکی نماز کو بجالائے لیکن اگر اس نے عمرہ مفردہ کیلئے احرام باندھا ہو تو اس کیلئے عورتیں حلال نہینہونگی مگر تقصیر یا حلق کے بعد طواف النساء اور نماز طواف کو بجالانے کے بعد اور اس کا طریقہ اور احکام طواف عمرہ سے مختلف نہیں ہیں کہ جو گزرچکا ہے _

مسئلہ 321_ ظاہر کی بناپر ہر عمرہ مفردہ اور ہر حج کیلئے الگ طور پر طواف النساء واجب ہے مثلا اگر دو عمرہ مفردہ بجالائے یا ایك حج اور عمرہ مفردہ بجالائے تو اگر چہ اس کیلئے عورتوں کے حلال ہونے میں ایك طواف النساء کا کافی ہونا بعید نہیں ہے مگر ان میں سے ہر ایك کیلئے الگ طواف النساء واجب ہے _

مناسك حج

149

دوسرا حصہ:

اعمال حج کے بارے میں

151

پہلی فصل :احرام

یہ حج کے واجبات میں سے پہلا واجب ہے _ شرائط ، کیفیت ، محرمات، احکام اور کفار ات کے لحاظ سے حج کا احرام عمرہ کے احرام سے مختلف نہینہے مگر نیت میں پس اسکے ساتھ اعمال حج کو انجام دینے کی نیت کریگا اور جو کچھ عمرہ کے احرام کی نیت میں معتبر ہے وہ سب حج کے احرام کی نیت میں بھی معتبر ہے اور یہ احرام نیت اور تلبیہ کے ساتھ منعقد ہوجاتا ہے پس جب حج کی نیت کرے اور تلبیہ کہے تو اس کا احرام منعقد ہوجائیگا _ ہاں احرام حج بعض امور کے ساتھ مختص ہے جنہیں مندرجہ ذیل مسائل کے ضمن میں بیان کرتے ہیں :

152

مسئلہ 322_ حج تمتع کے احرام کا میقات مکہ معظمہ ہے اور افضل یہ ہے کہ حج تمتع کا احرام مسجدالحرام سے باندھے اور مکہ معظمہ کے ہر حصے سے احرام کافی ہے حتی کہ وہ حصہ جو نیا بنایا گیا ہے _ لیکن احوط یہ ہے کہ قدیمی

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

مقامات سے احرام باندھے ہاں اگر شك كرے كہ يہ مكہ كا حصہ ہے يا نہيں تو اس سے احرام باندھنا صحيح نہيں ہے _
مسئلہ 323_ واجب ہے كہ نوذى الحج كو زوال سے پہلے احرام باندھے اس طرح كہ عرفات ميں وقوف اختيارى كو پاسكے اور اسكے اوقات ميں سے افضل ترويہ كے دن(آٹھ ذى الحج) زوال كا وقت ہے _ اور اس سے پہلے احرام باندھنا جائز ہے بالخصوص بوڑھے اور بيمار كيلئے جب انہيں بھيڑ كى شدت كا خوف ہو _ نيز گزرچكا ہے كہ جو شخص عمرہ بجالانے كے بعد كسى ضرورت كى وجہ سے مكہ سے خارج ہونا چاہے تو اس كيلئے احرام حج كو مقدم كرنا جائز ہے _
مسئلہ 324_ جو شخص احرام كو بھول كر عرفات كى طرف چلاجائے تو اس

153

پر واجب ہے كہ مكہ معظمہ كى طرف پلٹے اور وہاں سے احرام باندھے اور اگر وقت كى تنگى يا كسى اور عذر كى وجہ سے يہ نہ كرسكتا ہو تو اپنى جگہ سے ہى احرام باندھ لے اور اس كا حج صحيح ہے اور ظاہر يہ ہے كہ جاہل بھى بھولنے والے كے ساتھ ملحق ہے _
مسئلہ 325_ جو شخص احرام كو بھول جائے يہاں تك كہ حج كے اعمال مكمل كرلے تو اس كا حج صحيح ہے _ اور حكم سے جاہل بھى بھولنے والے كے ساتھ ملحق ہے اور احوط استحبابى يہ ہے كہ لاعلمى اور بھولنے كى صورت ميں آئندہ سال حج كا اعادہ كرے _
مسئلہ 326: جو شخص جان بوجھ كر احرام كو ترك كردے يہاں تك كہ وقوفبالعرفات اور وقوف بالمشعر كى فرصت ختم ہوجائے تو اس كا حج باطل ہے _
مسئلہ 327_ جس شخص كيلئے اعمال مكہ كو وقوفين پر مقدم كرنا جائز ہو اس پر واجب ہے كہ انہيں احرام كى حالت ميں بجالائے پس اگر انہيں بغير احرام كے بجالائے تو احرام كے ساتھ ان كا اعادہ كرنا ہوگا _

154

دوسرى فصل :عرفات ميں وقوف كرنا
يہ حج كے واجبات ميں سے دوسرا واجب ہے اور عرفات ايك مشہور پہاڑ ہے كہ جسكى حد عرنہ ، ثويہ اور نمرہ كے وسطسے ليكر ذى المجاز تك اور ما زمين سے وقوف كى جگہ كے آخر تك اور خود يہ حدود اس سے خارج ہيں_
مسئلہ 328_ وقوف بالعرفات عبادت ہے كہ جس ميں انہيں شرائط كے ساتھ نيت واجب ہے كہ جو احرام كى نيت ميں گزرچكى ہيں_
مسئلہ 329_ وقوف سے مراد اس جگہ ميں صرف حاضر ہونا ہے چاہے سوار ہو يا پيدل يا ٹھہرا ہوا_
مسئلہ 330_ احوط يہ ہے كہ نوذى الحج كے زوال سے غروب شرعى

155

(نماز مغرب كا وقت) تك ٹھہرے اور بعيد نہيں ہے كہ اسے زوال كے اول سے اتنى مقدار مؤخر كرنا جائز ہو كہ جس ميں نماز ظہر ين كو انكے مقدمات سميت اكٹھا ادا كيا جاسكے_
مسئلہ 331_ مذكورہ وقوف واجب ہے ليكن اس مينسے ركن صرف وہ ہے جس پر وقوف كا نام صدق كرے اور يہ ايك ياد و منٹ كے ساتھ بھى ہوجاتا ہے اگر اس مقدار كو بھى اپنے اختيار كے ساتھ ترك كردے تو حج باطل ہے اور اگر اتنى مقدار وقوف كرے اور باقى كو ترك كردے يا وقوف كو عصر تك مؤخر كردے تو اس كا حج صحيح ہے اگرچہ جان بوجھ ايسا كرنے كى صورت ميں گناہ گار ہے _
مسئلہ 332_ غروب سے پہلے عرفات سے كوچ كرنا حرام ہے پس اگر جان بوجھ كر كوچ كرے اور عرفات كى حدود سے باہر نكل جائے اور پلٹے بھى نہ تو گناہ گار ہے اورايك اونٹ كا كفارہ دينا واجب ہے ليكن اس كا حج صحيح ہے اور اگر اونٹ كا كفارہ دينے سے عاجز ہو تو اٹھارہ روزے ركھے اور احوط

156

يہ ہے كہ اونٹ كو عيد والے دن منى ميں ذبح كرے اگر چہ اسے منى ميں ذبح كرنے كا معين نہ ہونا بعيد نہيں ہے اور اگر

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

غروب سے پہلے عرفات میں پلٹ آئے تو کفارہ نہیں ہے _
مسئلہ 333_ اگر بھول کر یا حکم سے لاعلمی کی وجہ سے غروب سے پہلے عرفات سے کوچ کرے تو اگر وقت گزرنے سے پہلے متوجہ ہوجائے تو اس پر واجب ہے کہ پلٹے اور اگر نہ پلٹے تو گناہ گارہے لیکن اس پر کفارہ نہیں ہے لیکن اگر وقت گزرجانے کے بعد متوجہ ہو تو اس پر کوئي شے نہیں ہے _

157

تیسری فصل :مشعرالحرام (مزدلفہ) میں وقوف کرنا
یہ حج کے واجبات میں سے تیسرا ہے اور اس سے مراد غروب کے وقت عرفات سے مشعر الحرام کی طرف کوچ کرنے کے بعد اس مشہور جگہ میں ٹھہرنا ہے_
مسئلہ 334_ وقوف بالمشعر عبادت ہے کہ جس میں انہیں شرائط کے ساتھ نیت معتبر ہے جو احرام کی نیت میں ذکر ہوچکی ہیں_
مسئلہ 335_ واجب وقوف کا وقت دس ذی الحج کو طلوع فجر سے طلوع آفتاب تك ہے اوراحوط یہ ہے کہ عرفات سے کوچ کرنے کے بعد رات کو وہاں پہنچ کر وقوف کی نیت کے ساتھ وہاں وقوف کرے _

158
مسئلہ 336_ مشعر میں طلوع فجر سے لیکر طلوع آفتاب تك باقی رہنا واجب ہے لیکن رکن اتنی مقدار ہے جسے وقوف کہا جائے اگر چہ یہ ایك یا دو منٹ ہو _اگر اتنی مقدار وقوف کرے اور باقی کو جان بوجھ کر ترك کردے تو اس کا حج صحیح ہے اگر چہ فعل احرام کا مرتکب ہوا ہے لیکن اگر اپنے اختیار کے ساتھ اتنی مقدار وقوف کو بھی ترك کردے تو اس کا حج باطل ہے _
مسئلہ 337_ عورتوں ، بچوں، بوڑھوں ،کمزوروں اور صاحبان عذر_ جیسے خوف یا بیماري_ کیلئے اتنی مقدار وقوف کرنے کے بعد کہ جس پر وقوف صدق کرتا ہے عید کی رات مشعر سے منی کی طرف کوچ کرنا جائز ہے اسی طرح وہ لوگ جو ان کے ہمراہ کوچ کرتے ہیں اور انکی احوال پرسی کرتے ہیں جیسے خدام اور تیمار داری کرنے والے _
تنبیہ : وقوفین میں سے ایك یادونوں کو درك کرنے کے اعتبار سے اور اختیاراً یا اضطراراً جان بوجھ کر، لاعلمی سے یا بھول کر فرداً یا ترکیباً بہت ساری تقسیمات ہیں کہ جو مفصل کتابوں میں مذکور ہیں_

159

چوتھی فصل :کنکریاں مارنا
یہ حج کے واجبات میں سے چوتھا اور منی کے اعمال میں سے پہلا ہے _ دس ذی الحج کو جمرہ عقبہ (سب سے بڑا) کوکنکریاں مارناواجب ہے _

کنکریاں مارنے (رمي) کی شرائط
کنکریاں مارنے (رمي) میں چند چیزیں شرط ہیں :
اول: نیت اپنی تمام شرائط کے ساتھ جیسے کہ احرام کی نیت میں گزرچکا ہے_
دوم: یہ کہ رمی اسکے ساتھ ہو جسے کنکریاں کہا جائے پس نہ اتنے

160
چھوٹے کے ساتھ صحیح ہے کہ وہ ریت ہو اور نہ اتنے بڑے کے ساتھ کہ جو پتھر ہو _
سوم : یہ کہ رمی عیدوالے دن طلوع آفتاب اورغروب آفتاب کے درمیان ہو البتہ جس کیلئے یہ ممکن ہو _
چہارم: یہ کہ کنکریاں جمرے کو لگیں پس اگر نہ لگے یا اسے اسکے لگنے کا گمان ہو تو یہ شمار نہیں ہوگی اور اسکے بدلے دوسری کنکری مارنا واجب ہے اور اس کا لگے بغیر صرف اس دائرے تك پہنچ جانا جو جمرے کے اردگرد ہے کافی نہیں ہے_

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

پنجم: یہ کہ رمی سات کنکریوں کے ساتھ ہو
ششم: یہ کہ پے در پے کنکریاں مارے پس اگر ایك ہی دفعہ مارے تو صرف ایك شمار ہوگی چاہے سب جمرے کو لگ جائیں یا نہ _
مسئلہ 338_ جمرے کو رمی کرنا جائز ہے اس پر لگے ہوئے سیمنٹ سمیت_ اسی طرح جمرہ کے نئے بنائے گئے حصے پر رمی کرنا بھی جائز ہے

البتہ اگر عرف میں اسے جمرہ کا حصہ شمار کیا جائے_
مسئلہ 339_ اگر متعارف قدیمی جمرہ کے آگے اور پیچھے سے کئي میٹر کا اضافہ کر دیں تو اگر بغیر مشقت کے سابقہ جمرہ کو پہچان کر اسے رمی کرنا ممکن ہو تو یہ واجب ہے ورنہ موجودہ جمرہ کی جس جگہ کو چاہے رمی کرے اور یہی کافی ہے _
مسئلہ 340_ ظاہر یہ ہے کہ اوپر والی منزل سے رمی کرنا جائز ہے اگرچہ احوط اس جگہ سے رمی کرنا ہے جو پہلے سے متعارف ہے_

کنکریوں کی شرائط:
کنکریوں میں چند چیزیں شرط ہیں :
اول : یہ کہ وہ حرم کی ہوں اور اگر حرم کے باہر سے ہوں تو کافی نہیں ہیں_
دوم: یہ کہ وہ نئي ہوں کہ جنہیں پہلے صحیح طور پر نہ مارا گیا ہو اگرچہ گذشتہ سالوں میں _

سوم: یہ کہ مباح ہوں پس غصبی کنکریوں کا مارنا جائز نہیں ہے اور نہ ان کنکریوں کا مارنا جنہیں کسی دوسرے نے جمع کیا ہو اسکی اجازت کے بغیر ہاں کنکریوں کا پاك ہونا شرط نہیں ہے _
مسئلہ 341_ عورتیں اور کمزور لوگ _ کہ جنہیں مشعر الحرام میں صرف وقوف کا مسمی انجا م دینے کے بعد منی کی طرف جانے کی اجازت ہے اگر وہ دن کو رمی کرنے سے معذور ہوں تو ان کیلئے رات کے وقت رمی کرنا جائز ہے بلکہ عورتوں کیلئے ہر صورت میں رات کے وقت رمی کرنا جائز ہے البتہ اگروہ اپنے حج کیلئے رمی کر رہی ہوں یا ان کا حج نیابتی ہو لیکن اگر عورت صرف رمی کیلئے کسی کی طرف سے نائب بنی ہو تو رات کے وقت رمی کرنا صحیح نہیں ہے اگر چہ دن میں رمی کرنے سے عاجز ہو بلکہ نائب بنانے والے کیلئے ضروری ہے کہ وہ ایسے شخص کو نائب بنائے جو دن کے وقت رمی کر سکے اگر اسے ایسا شخص مل جائے _اور ان لوگوں کی ہمراہی کرنے والا اگر وہ خود معذور ہو تو اس کیلئے رات کے وقت رمی کرنا جائز ہے ورنہ اس پر واجب

ہے کے دن وقت رمی کرے _
مسئلہ 342 _ جو شخص عید والے دن رمی کرنے سے معذور ہے اس کیلئے شب عید یا عید کے بعد والی رات میں رمی کرنا جائز ہے اور اسی طرح جو شخص گیارہویں یا بارہویں کے دن رمی کرنے سے معذور ہے اسکے لئے اسکی رات یا اسکے بعد والی رات رمی کرنا جائز ہے _

پانچویں فصل :قربانی کرنا
یہ حج کے واجبات میں سے پانچواں اورمنی کے اعمال میں سے دوسرا عمل ہے
مسئلہ 343_ حج تمتع کرنے والے پر قربانی کرنا واجب ہے اور قربانی تین جانوروں میں سے ایك ہوگی اونٹ ، گائے اور بھیڑ بکری اور ان جانوروں میں مذکر اور مونث کے درمیان فرق نہیں ہے اور اونٹ افضل ہے اورمذکورہ جانوروں کے علاوہ دیگر حیوانات کافی نہیں ہیں_
مسئلہ 344_ قربانی ایك عبادت ہے کہ جس میں ان تمام شرائط کے ساتھ نیت شر ط ہے کہ جو احرام کی نیت میں گزر چکی

ہیں_

165

مسئلہ 345_ قربانی میں چند چیزیں شرط ہیں :

اول: سن: اونٹ میں معتبر ہے کہ وہ چھٹے سال میں داخل ہو اور گائے میں معتبر ہے کہ وہ تیسرے سال میں داخل ہو احوط وجوبی کی بناپر_ اور بکری گائے کی طرح ہے لیکن بھیڑ میں معتبر ہے کہ وہ دوسرے سال میں داخل ہو احوط وجوبی کی بناپر _مذکورہ حد بندی چھوٹا ہونے کی جہت سے ہے پس اس سے کمتر کافی نہیں ہے لیکن بڑا ہونے کی جہت سے تو مذکورہ حیوانات میںسے بڑی عمر والا بھی کافی ہے _

دوم : صحیح و سالم ہونا

سوم: یہ کہ بہت دبلا نہ ہو

چہارم: یہ کہ اسکے اعضا پورے ہوں پس ناقص کافی نہیں ہے جیسے خصی اور یہ وہ ہے کہ جسکے بیضے نکال دیئےائیں ہاں جسکے بیضے کوٹ دیئے جائیں وہ کافی ہے مگر یہ کہ خصی کی حد کو پہنچ جائے _ اور دم کٹا ، کانا ، لنگڑا ، کان کٹا اور جس کا اندر کا سینگ ٹوٹا ہوا ہو وہ کافی نہیںہے _ اسی طرح اگر

166

پیدائشےی طور پر ایسا ہو تو بھی کافی نہیںہے پس دہ حیوان کافی نہیں ہے کہ جس میں ایسا عضو نہ ہو جو اس صنف کے جانوروں میںعام طور پر ہوتا ہے اس طرح کے اسے اس میں نقص شمار کیا جائے _

ہاں جس کا باہر کا سینگ ٹوٹا ہوا ہو وہ کافی ہے (باہر کا سینگ اندر والے سینگ کے غلاف کے طور پر ہوتا ہے) اور جسکا کان پھٹا ہوا ہو یا اسکے کان میں سوراخ ہو اس میں کوئي حرج نہیںہے _

مسئلہ 346_ اگر ایك جانور کو صحیح و سالم سمجھتے ہوئے ذبح کرے پھر اس کے مریض یا ناقص ہونے کا انکشاف ہو تو قدرت کی صورت میں دوسری قربانی کو ذبح کرنا واجب ہے _

مسئلہ 347_ احوط یہ ہے کہ قربانی جمرہ عقبہ کو کنکریاں مارنے سے مؤخر ہو _

مسئلہ 348_ احوط وجوبی یہ ہے کہ اپنے اختیار کے ساتھ قربانی کو روز عید سے مؤخر نہ کرے پس اگر جان بوجھ کر ، بھول کر یا لاعلمی کی وجہ سے کسی

167

عذر کی خاطر یا بغیر عذر کے مؤخر کرے تو احوط وجوبی یہ ہے کہ اگر ممکن ہو اسے ایام تشریق میں ذبح کرے ورنہ ذی الحج کے دیگر دنوں میں ذبح کرے اور اس میں رات اور دن کے درمیان فرق نہیں ہے ظاہر کی بناپر _

مسئلہ 349_ ذبح کرنے کی جگہ منی ہے پس اگر منی میں ذبح کرنا ممنوع ہو تو اس وقت ذبح کرنے کیلئے جو جگہ تیار کی گئي ہے اس میں ذبح کرنا کافی ہے _

مسئلہ 350_ احوط وجوبی یہ ہے کہ ذبح کرنے والا مؤمن ہو ہاں اگر واجب کی نیت خود کرے اور نائب کو صرف رگیں کاٹنے کیلئے وکیل بنائے تو ایمان کی شرط کا نہ ہونا بعید نہیں ہے _

مسئلہ 351_ شرط ہے کہ خود ذبح کرے یا اسکی طرف سے وکیل ذبح کرے لیکن اگر کوئي اور شخص اسکی طرف سے ذبح کرے بغیر اسکے کہ اس نے پہلے سے اسے وکیل بنایا ہو تو یہ محل اشکال ہے پس احوط یہ ہے کہ یہ کافی نہیں ہے _

168

مسئلہ 352_ ذبح کرنے کے آلے میں شرط ہے کہ وہ لوہے کا ہو اور سٹیل (یہ فولاد ہوتا ہے کہ جسے ایك ایسے مادہ کے ساتھ ملایا جاتا ہے جسے زنگ نہیں لگتا) لوہے کے حکم میں ہے _

لیکن اگر شك ہو کہ یہ آلہ لوہے کا ہے یا نہیں تو جب تك معلوم نہ ہو کہ یہ لوہے کا ہے اسکے ساتھ ذبح کرنا کافی نہیں ہے _

169

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

چھٹی فصل :تقصیر یا حلق
یہ حج کے واجبات میں سے چھٹا اور منی کے اعمال میں سے تیسرا ہے _
مسئلہ 353_ ذبح کے بعد سر منڈانا یا بالوں یا ناخنوں کی تقصیر کرنا واجب ہے _عورت کیلئے تقصیر ہی ضروری ہے پس اس کیلئے حلق کافی نہیں ہے اور احوط یہ ہے کہ تقصیر میں بال بھی کاٹے اورناخن بھی _ لیکن مرد کو حلق اور تقصیر کے درمیان اختیار ہے اور اس کیلئے حلق ضروری نہیں ہے ہاں جس نے پہلے حج نہ کیا ہو اس کیلئے احوط حلق ہے _
مسئلہ 354_ حلق اور تقصیر میں سے ہر ایك عبادت ہے پس ان دونوں میں ریاء سے خالص نیت اور اللہ تعالی کی اطاعت کا قصد واجب ہے پس اگر مذکورہ نیت کے بغیر حلق یا تقصیر کرے تو اس کیلئے وہ چیزیں حلال نہیں

170

ہوں گی جو ان کے ساتھ حلال ہوتی ہیں _
مسئلہ 355_ اگر تقصیر یا حلق کیلئے کسی دوسرے سے مدد لے تو اس پر واجب ہے کہ نیت خود کرے _
مسئلہ 356_ احوط وجوبی یہ ہے کہ حلق عید کے دن ہو اور اگر اسے روز عید انجام نہ دے تو اسے گیا رہویں کی رات یا اسکے بعد انجام دے اور یہ کافی ہے _
مسئلہ 357_ جو شخص کسی وجہ سے قربانی کو روز عید سے مؤخر کردے اس پر حلق یا تقصیر کومؤخر کرنا واجب نہیں ہے بلکہ بعید نہیں ہے کہ انہیںعیدوالے دن ہی انجام دینا واجب ہو پس اس میںاحتیاط کو ترك نہ کیا جائے لیکن اس صورت میں طواف حج و غیرہ مکہ کے پانچ اعمال کو قربانی سے پہلے انجام دینا محل اشکال ہے _
مسئلہ 358_ واجب ہے کہ حلق یا تقصیر منی میں ہو پس اختیاری صورت میںغیر منی میںجائز نہیں ہے _

171

مسئلہ 359_ اگر جان بوجھ کر یا بھول کر یا لاعلمی کی وجہ سے منی سے باہر حلق یا تقصیر کرے اور باقی اعمال کو انجام دے دے تو اس پر واجب ہے کہ حلق یاتقصیر کیلئے منی کی طرف پلٹے اور پھر ان کے بعد والے اعمال کا اعادہ کرے اور یہی حکم ہے اگر تقصیر یا حلق کو ترك کر کے منی سے نکل جائے _
مسئلہ 360_ اگر عید والے دن قربانی کرسکتا ہو تو واجب ہے کہ عید والے دن پہلے جمرہ عقبہ کو رمی کرے پھر قربانی کرے اور اسکے بعد حلق یا تقصیر کرے اور اگر جان بوجھ کر اس ترتیب پر عمل نہ کرے تو گناہ گار ہے لیکن ظاہر یہ ہے کہ اس پر بالترتیب اعمال کا اعادہ کرنا واجب نہیں ہے اگرچہ تو ان رکھنے کی صورت میں اعادہ کرنا احتیاط کے موافق ہے اور لاعلمی اور بھولنے کی صورت میں بھی یہی حکم ہے اور اگر عید والے دن منی میں قربانی نہ کرسکتا ہوتو اگر اسی دن اس ذبح خانہ میں قربانی کرسکتا ہو جو اس وقت منی سے باہر قربانی کیلئے مقرر کیاگیا ہے تو بھی احوط کی بناپر واجب ہے کہ قربانی کو حلق یا تقصیر پر مقدم کرے پھر ان میں سے ایك کو بجالائے

172

اور اگر یہ بھی نہ کرسکتا ہو تو احوط وجوبی یہ ہے کہ عید والے دن حلق یا تقصیر کرنے کی طرف مبادرت کرے اور اسکے ذریعے احرام سے مُحل ہوجائے لیکن مکہ کے پانچ اعمال کو قربانی کے بعد تك مؤخر کردے _
مسئلہ 361_ حلق یا تقصیر کے بعد مُحرم کیلئے وہ سب حلال ہوجاتا ہے جو احرام حج کی وجہ سے حرام ہوا تھا سوائے عورتوں اور خوشبوکے_

173

ساتویں فصل : مکہ مکرمہ کے اعمال

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

مکہ معظمہ میں پانچ اعمال واجب ہیں طواف حج (اسے طواف زیارت کہا جاتا ہے) نماز طواف ،صفا و مروہ کے درمیان سعی ، طواف النساء اور نماز طواف

مسئلہ 362_ عید والے دن کے اعمال سے فارغ ہونے کے بعد جائز بلکہ مستحب ہے کہ حج کے باقی اعمال ، دو طواف انکی نمازیں اور سعی کو انجام دینے کیلئے اسی دن مکہ معظمہ کی طرف لوٹ جائے اور اسے ایام تشریق کے آخر تك بلکہ ماہ ذی الحج کے آخر تك مؤخر کرنا بھی جائز ہے _

مسئلہ 363_ طواف ، نماز طواف اور سعی کی کیفیت وہی ہے جو عمرہ کے طواف اسکی نماز اور سعی کی ہے بغیر کسی فرق کے مگر نیت میں پس یہاں پر ان

کے ذریعے حج کو انجام دینے کی نیت کریگا _

مسئلہ 364_ اختیاری صورت میںمذکورہ اعمال کو وقوف بالعرفات، وقوف بالمشعر اور منی کے اعمال پر مقدم کرنا جائز نہیں ہے ہاں بعض گروہوں کیلئے انکا مقدم کرنا جائز ہے _

اول: خواتین جب انہیں مکہ معظمہ کی طرف لوٹنے کے بعد حیض یا نفاس آنے کاخوف ہو اور پاك ہونے تك ٹھہرنے پر بھی قادر نہ ہوں _

دوم : وہ مرد اورعورتیں جو مکہ پلٹنے کے بعد بھیڑ کی کثرت کی وجہ سے طواف کرنے سے عاجز ہوں یا وہ جو مکہ لوٹنے سے ہی عاجز ہیں_

سوم: وہ بیمار لوگ کہ جو مکہ معظمہ لوٹنے کے بعد بھیڑ کی شدت یا بھیڑ کے خوف سے طواف کرنے سے عاجز ہوں _

مسئلہ 365_ اگر مذکورہ تین گروہوں میں سے کوئي شخص دو طواف ،انکی نماز اور سعی کو مقدم کردے پھر عذر بر طرف ہوجائے تو اس پر واجب نہیں ہے کہ ان کا اعادہ کرے اگر چہ اعادہ کرنا احوط ہے _

مسئلہ 366_ جو شخص کسی عذر کی وجہ سے مکہ کے اعمال کومقدم کرے جیسے مذکورہ تین گروہ تو اس کیلئے خوشبو اور عورتیں حلال نہیں ہوں گی بلکہ اس کیلئے سب محرمات تقصیر یا حلق کے بعد حلال ہوں گے _

مسئلہ 367_ طواف النساء اور اسکی نماز دونوں واجب ہیں لیکن رکن نہیں ہیں پس اگر انہیں جان بوجھ کر ترك کردے تو حج باطل نہیں ہوگا لیکن اس کیلئے عورتیں حلال نہیں ہوں گی _

مسئلہ 368_ طواف النساء مردوں کے ساتھ مختص نہیں ہے بلکہ خواتین اور غیر خواتین پر بھی واجب ہے پس اگر اسے مرد ترك کردے تو اسکے لئے عورتیں حلال نہیں ہوں گی اور اگر عورت ترك کردے تواس کیلئے مر د حلال نہیں ہوں گے _

مسئلہ 369_ اختیاری صورت میں سعی کو طواف حج اور اسکی نماز پر مقدم کرنا جائز نہیں ہے اور نہ طواف النساء کوان دونوں پر اور نہ سعی پر پس اگر ترتیب کی مخالفت کرے تو اعادہ کرے _

مسئلہ 370_ اگر بھول کر طواف النساء کو ترك کردے اور اپنے شہر میں پلٹ آئے تواگر بغیر مشقت کے لوٹ سکتا ہو تو یہ واجب ہے ورنہ نائب بنائے اوراس کیلئے عورتیں حلال نہیں ہونگی مگر خود اس کے یا اس کے نائب کے طواف بجالانے کے ساتھ اوراگر اسے جان بوجھ کر ترك کرے توبھی یہی حکم ہے _

مسئلہ 371_ احرام حج کے ساتھ وہ سب چیزیں حرام ہو جاتی ہیں جو عمرہ کے احرام کے محرمات میں گزرچکی ہیں اور پھر بالتدریج اور تین مرحلوں میں حلال ہوں گی _

اول: حلق یا تقصیر کے بعد ہر چیز حلال ہو جاتی ہے سوائے عورتوں اور خوشبو کے حتی کہ شکار بھی حلال ہوجاتا ہے اگر چہ یہ حرم میں ہونے کی وجہ سے حرام ہوتا ہے

دوم: سعی کے بعد خوشبو حلال ہوجاتی ہے _

سوم: طواف النساء اور اسکی نماز کے بعد عورتیں حلال ہوجاتی ہیں _

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

آٹھویں فصل: منی میں رات گزارنا

یہ حج کے واجبات میں سے بارہواں اور منی کے اعمال میں سے چوتھا ہے _

مسئلہ 372_ واجب ہے کہ گیارہویں اور بارہویں کی رات منی میں گزارے پس اگر دو طواف ، انکی نماز اور سعی کو بجالانے کیلئے عید کے دن مکہ معظمہ چلا گیا ہو تو اس پر منی میں رات گزارنے کیلئے لوٹنا واجب ہے _

مسئلہ 373_ مندرجہ ذیل گروہ مذکورہ راتوں کومنی میں بسر کرنے کے وجوب سے مستثنے ہیں _

الف: بیمار اور انکی تیمار داری کرنے والے بلکہ ہر صاحب عذر شخص کہ جس کیلئے اس عذر کے ہوتے ہوئے منی میں رات گزار نا شاق ہو _

ب: جس شخص کو مکہ میں اپنے قابل اعتنا مال کے ضائع یاچوری ہوجانے کا خوف ہو _

ج: جو شخص مکہ میں فجر تك عبادت میں مشغول رہے اور صرف ضرورت کی خاطر غیر عبادت میں مشغول ہوا ہو جیسے ضرورت کے مطابق کھنا پینایا دوبارہ وضو کرنا_

مسئلہ 374_ منی میں رات بسر کرنا عبادت ہے کہ جس میں گذشتہ تمام شرائط کے ساتھ نیت واجب ہے _

مسئلہ 375_ رات کوغروب سے آدھی رات تك رہنا کافی ہے اور جس شخص نے بغیر عذر کے رات کاپہلا آدھا حصہ منی میں نہ گزارا ہو اس کیلئے احوط وجوبی یہ ہے کہ رات کا دوسرا نصف وہاں گزارے اگر چہ بعید نہیں ہے کہ اختیاری صورت میں بھی رات کے دوسرے نصف کا وہاں گزارنا کافی ہو _

مسئلہ 376_ جو شخص مکہ مکرمہ مینعبادت میں مشغول نہ رہا ہو اورمنی

میں رات گزارنے والے واجب کام کو بھی ترك کردے تو اس پر ہر رات کے بدلے ایك بکری کفارہ میں دینا واجب ہے اور احوط کی بناپر اس میں فرق نہیں ہے کہ عذر رکھتا ہو یا نہ ، جاہل ہو یا نسیان کا شکار یا ان کا غیر _

مسئلہ 277_ جس شخص کیلئے بارہویں کے دن کوچ کرنا جائز ہو اور منی میں ہو تو اس پر واجب ہے کہ زوال کے بعد کوچ کرے اور زوال سے پہلے کوچ کرنا جائز نہیں ہے _

نویں فصل :تین جمرات کو کنکریاں مارنا

یہ حج کے واجبات میں سے تیرہواں اور منی کے اعمال میں سے پانچواں ہے اور تین جمرات کو کنکریاں مارنا کیفیت اور شرائط کے اعتبار سے عید والے دن جمرہ عقبہ کو کنکریاں مارنے سے مختلف نہیں ہے_

مسئلہ 378_ جو راتیں منی میں گزارنا واجب ہے ان کے دنوں میں تین جمرات اولی ، وسطی اور عقبہ کو کنکریاں مارنا واجب ہے_

مسئلہ 379_ کنکریاں مارنے کا وقت طلوع آفتاب سے غروب آفتاب تك ہے پس اختیاری صورت میں رات کے وقت کنکریاں مارناجائز نہیں ہے اور اس سے وہ شخص مستثنی ہے جو عذر رکھتا ہے کہ اسے اپنے مال، عزت اور جان پر خوف ہے اور چرواہا اور اسی طرح کمزور لوگ

جیسے عورتیں ، بوڑھے اور بچے کہ جنہیں اپنے آپ پر بھیڑ کی شدت کا خوف ہے تو ان سب کیلئے رات کے وقت کنکریاں مارنا جائز ہے _

مسئلہ 380_ جو شخص صرف دن کے وقت کنکریاں مارنے سے عذر رکھتا ہے نہ رات کے وقت تو اس کےلئے نائب بنانا جائز نہیں ہے بلکہ اس پر واجب ہے کہ رات کے وقت خود کنکریاں مارے، گذشتہ رات میں یا آئندہ رات میں لیکن جو

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

شخص کنکریاں مارنے سے عذر رکھتا ہے حتی رات کے وقت بھی جیسے بیمار شخص تو اس کیلئے نائب بنانا جائز ہے لیکن احوط وجوبی یہ ہے کہ اگر آئندہ رات عذر برطرف ہوجائے تو خود کنکریاں مارے _

مسئلہ 381_ جو شخص خود کنکریاں مارنے سے عذر رکھتا ہے اگر اس کیلئے کسی کونائب بنائے اور وہ نائب اس کام کو انجام دے دے لیکن اسکے بعد کنکریاں مارنے کا وقت گزرنے سے پہلے اس کا عذر مرتفع ہوجائے تو اگر نائب بناتے وقت اپنے عذر کے مرتفع ہونے سے مایوس تھا یہاں تك کہ نائب اس کا عمل انجام دے دے تو نائب کا عمل کافی ہے اور اس پر خود اس کا

182

اعادہ کرنا واجب نہیں ہے لیکن وہ شخص کہ جو عذر کے مرتفع ہونے سے مایوس نہیں ہے اس کیلئے اگر چہ عذر کے طاری ہونے کے وقت نائب بنانا جائز ہے لیکن اگر بعد میں اس کا عذر مرتفع ہوجائے تو اس پر واجب ہے کہ خود اس کا اعادہ کرے _

مسئلہ 382_ تین جمرات کو کنکریاں مارنا واجب ہے لیکن یہ رکن نہیں ہے _

مسئلہ 383_ کنکریاں مارنے میں ترتیب واجب ہے اس طرح کہ پہلے جمرہ سے شروع کرے پھر در میان والے کو کنکریاں مارے اور پھر آخری کو پس ہر جمرہ کو سات کنکریاں مارے اسی طریقے کے ساتھ جو گزر چکا ہے _

مسئلہ 384_ اگر تین جمرات کو کنکریاں مارنا بھول جائے اور منی سے کوچ کرجائے تو اگر ایام تشریق میں یاد آجائے تو اس پر واجب ہے کہ منی میں واپس آئے اور خود کنکریاں مارے البتہ اگر اس کیلئے یہ ممکن ہو ورنہ کسی

----

183 دوسرے کو نائب بنائے لیکن اگر ایام تشریق کے بعد یاد آئے یا جان بوجھ کر کنکریاں مارنے والے عمل کو ایام تشریق کے بعد تك مؤخر کردے تو احوط وجوبی یہ ہے کہ واپس پلٹے اور خود کنکریاں مارے یا اس کا نائب کنکریاں مارے پھر آئندہ سال اسکی قضا کرے اگر چہ کسی کو نائب بناکر _اور اگر تین جمرات کو کنکریانمارنا بھول جائے یہاں تك کہ مکہ معظمہ سے خارج ہوجائے تو احوط وجوبی یہ ہے کہ آئندہ سال اسکی قضا کرے اگر چہ کسی کو نائب بنا کر _

مسئلہ 385_ جمرات کو چاروں اطراف سے کنکریاں مارنا جائز ہے اور شرط نہیں ہے کہ پہلے اور درمیان والے میں قبلہ رخ ہو اور آخری میں قبلہ کی طرف پشت کرے _

184

متفرق مسائل :

س1: مسجدالحرام کا فرش قلیل پانی کے ساتھ پاك کیا جاتا ہے اس طرح کہ نجاست پر قلیل پانی ڈالا جاتا ہے کہ جس سے عام طور پر نجاست کے باقی رہنے کا علم ہوتا ہے تو کیا مسجد کے فرش پر سجدہ کرنا جائز ہے یا نہیں ؟

ج: اس سے عام طور پر مسجد کی ہر جگہ کے نجس ہونے کا علم نہیں ہوتا اور جستجو کرنا واجب نہیں ہے پس فرش پر سجدہ کرنا صحیح ہے _

س 2: کیا خانہ کعبہ کے اردگرد دائرے کی صورت میں نماز جماعت کافی ہے؟

ج: جو شخص امام کے پیچھے یا دائیں بائیں کھڑا ہو اسکی نماز صحیح ہے اور احوط استحبابی یہ ہے کہ جو شخص امام کے دائیں بائیں کھڑا ہو وہ اس فاصلے کی رعایت کرے جو امام اور

185

کعبہ کے درمیان ہے پس امام کی نسبت کعبہ کے قریب تر کھڑا نہ ہو لیکن جو شخص خانہ کعبہ کی دوسری طرف امام کے بالمقابل کھڑا ہوتا ہے اسکی نماز صحیح نہینہے _

س3: کیا مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ میں اہل سنت کے امام کے پیچھے جماعت کے ساتھ نماز پڑھنا کافی ہے ؟

ج : ان شاء اللہ کافی ہے _

س4: جس شخص نے مکہ معظمہ میں دس دن ٹھہرنے کی نیت کی ہے تو عرفات ، مشعر اور منی میناور ان کے درمیان مسافت طے کرتے ہوئے اسکی نماز کا حکم کیا ہے ؟

ج: جس شخص کی نیت یہ ہے کہ عرفات کی طرف جانے سے پہلے دس دن مکہ معظمہ میں رہیگا اور اسکے ساتھ ایك چار رکعتی صحیح نماز بھی پڑھ لے تو جبتك نیا سفر نہ کرے نماز

186

پوری پڑھے گا اور ٹھہرنے کاحکم ثابت ہونے کے بعد عرفات ، مشعرالحرام اور منی کی طرف جانا سفر نہیں ہے _

س5: کیا قصر و اتمام کے درمیان اختیار والا حکم مکہ اور مدینہ میں بھی جاری ہوگا یا یہ فقط مسجد الحرام اور مسجد نبوی کے ساتھ مختص ہے اور کیا انکی پرانی اور نئي جگہوں کے درمیان کوئي فرق ہے یا نہیں ؟

ج: قصر اور اتمام کے درمیان اختیار والا حکم ان دو شہروں کی ہر جگہ میں جاری ہوگا اور ظاہر یہ ہے کہ پرانی اور نئي جگہوں کے درمیان کوئي فرق نہیں ہے اگر چہ احوط یہ ہے کہ اس مسئلہ میں ان دوشہروں کی پرانی جگہوں پر اکتفا کرے بلکہ صرف مسجدوں پر _پس نماز قصر پڑھے مگر یہ کہ دس دن ٹھہرنے کی نیت کرے_

س 6: جو شخص مشرکین سے برائت کے پروگراممیں شرکت نہ کرے اسکے

187

حج کا حکم کیا ہے ؟

ج: اس سے اسکے حج کی صحت کو نقصان نہیں پہنچتا اگر چہ اس نے اپنے آپ کو دشمنان خدا سے اعلان برائت کے پروگرام میں شرکت کرنے کی فضیلت سے محروم کردیا ہے_

س 7: کیا حیض یا نفاس والی عورت کیلئے اس دیوار پر بیٹھنا جائز ہے جو مسجدالحرام کے برآمدے اور سعی کرنے کی جگہ کے درمیان واقع ہے یہ جانتے ہوئے کہ یہ ان کے درمیان مشترك ہے؟_

ج: اس میں کوئي اشکال نہیں ہے مگر جب ثابت ہو جائے کہ وہ مسجدالحرام کا حصہ ہے

س8: جس شخص کو چاند دیکھنے کی وجہ سے دو وقوف اور روز عید کے درك کرنے میں شك ہو اسکے حج کا کیا حکم ہے اور کیا اس پر حج کا اعادہ واجب

188

ہے یا نہیں ؟

ج: سنی قاضی کے نزدیك ذی الحج کا چاند ثابت ہونے اور اسکی طرف سے چاند ثابت ہوجانے کے فیصلے کے مطابق عمل انجام دینا کافی ہے پس اگر لوگوں کی پیروی کرتے ہوئے دو وقوف کو درك کرلے تو اس نے حج کو درك کرلیا اور یہ کافی ہے _

س9: بعض فتاوی میں آیا ہے کہ آپ مکہ مکرمہ کے ہوٹلوں میں جماعت قائم کرنے کی اجازت نہیں دیتے تو کیا آپ کی طرف سے ان رہائشے گاہوں اور گھروں میں جماعت قائم کرنے کی اجازت ہے کہ جن میں عام طور پر قافلے آتے ہیں یہ جانتے ہوئے کہ ان قافلوں کی اپنی مستقل رہائشے گاہ اور اپنی مستقل جماعت ہوتی ہے پس یہ حجاج کیلئے مسجدالحرام میں نماز ترك کرنے کا ذریعہ نہیں بنتے _

ج: ہماری طرف سے ان رہائشے گا ہوں اور گھروں میں

189

جماعت قائم کرنے کی اجازت نہیںہے اگر یہ دوسروں کی توجہ کے مبذول کرنے کا موجب بنے اور مسجد میں مسلمانوں کے ساتھ انکی نماز میں شرکت نہ کرنے کی وجہ سے تنقید کا سبب بنے_

س 10: ڈرائیور حضرات بھیڑسے بچنے کیلئے منی اور مزدلفہ تك پہنچنے والے بعض شاق راستوں اور سرنگوں سے اندرونی راستوں کے طور پر استفادہ کرتے ہیں پس ان جگہوں تك پہنچنے کیلئے مکہ کے بعض محلوں سے ہوتے ہوئے ایسے راستوں سے جاتے ہیں جو منی کے اندر سے گزرتے ہیں تو کیا اسے مکہ سے نکلنا شمار کیا جائیگا یا نہیں ؟

ج: ظاہر یہ ہے کہ نکلنے کے جائز نہ ہونے کی دلیل اس سے منصرف ہے بہرحال اس سے عمرہ اور حج کی صحت کو نقصان نہیں پہنچتا_

س 11: کاروانوں کے خدام جو عید والے دن عورتوں اور کمزور لوگوں

190
کے ہمراہ ہوتے ہیں اور ان کے ہمراہ فجر سے پہلے ہی مشعرالحرام سے کوچ کرجاتے ہیں اگر ان کیلئے طلوع فجر سے پہلے پلٹنا اور وقوف اختیاری کو درك کرنا ممکن ہو تو کیا یہ ان پر واجب ہے یا نہیں ؟ اور اگر ان کیلئے پلٹنا ممکن نہ ہو لیکن دن کے وقت جمرہ عقبہ کو کنکریاں مارنے کیلئے پلٹنا ممکن ہو تو کیا عورتوں اور کمزور لوگوں کی متابعت میں ان کیلئے بھی رات کے وقت کنکریاں مارنا کافی ہے یا ان پر واجب ہے کہ دن کے وقت کنکریاں ماریں؟اور پلٹنے اور وقوف اختیاری کو درك کرنے کی صورت میں کیا یہ انہیں نائب بنانے کے امکان کیلئے کافی ہے یا وہ محض رات کو نکل آنے سے صاحبان عذر میں سے شمار ہوں گے کہ جنہیں نائب بنانا جائز نہیں ہے_
ج1: وقوف اختیاری کو در ك كرنے کیلئے ان پر پلٹنا واجب نہیںہے_
2 _ رات میں کنکریاں مارنا ان کیلئے کافی نہیں ہے مگر یہ کہ دن میں ایسا کرنے سے عذ ر رکھتے ہوں_

191
3_ نائب کی نسبت احوط یہ ہے کہ وہ رات کے وقت مشعر الحرام سے نہ نکلے اگر چہ پلٹ کر مشعر الحرام کے اختیاری وقوف کو درك کرلے ہاں اگر فرض کریں کہ وہ عذر نہیں رکھتا اور اختیار کے برخلاف نکلے تو اگر پلٹ آئے اور اختیاری اور پورے واجب وقوف کو درك کرلے تو یہ اسکی نیابت کیلئے مضر نہیں ہے_
س 12: جو شخص شب عید اور مزد لفہ میں معمولی سا وقوف کرنے کے بعد عورتوںاور مریضوں کے ہمراہ ہوتاہے کیا اس پر واجب ہے کہ انہیں مکہ پہنچانے کے بعد فجر سے پہلے مزدلفہ کی طرف پلٹ آئے یا اس کیلئے طلوع فجر اور طلوع آفتاب کے درمیان وقوف کرلینا کافی ہے یا اس کیلئے وہی معمولی سا وقوف ہی کافی ہے جبکہ اس کے ساتھ تھکن ، مشقت اور ٹریفك کی وہ پابندیاں بھی ہوتی ہیں جو انتظامیہ نافذ کرتی ہے اور کیا نیابتی حج کرنے والے اور اسکے غیر کے درمیان کوئي فرق ہے؟

192
ج: جو شخص صاحبان عذر کی نگرانی اور تیمار داری کیلئے ان کے ہمراہ کوچ کرتاہے اس پر طلوع فجر اور طلوع شمس کے درمیان وقوف کرنا واجب نہیں ہے بلکہ اس کیلئے رات کے اضطراری وقوف پر اکتفا کرنا جائز ہے ہاں جو شخص نیابتی حج انجام دے رہا ہے اس کیلئے یہ جائز نہیں ہے اور اس پر اختیاری اعمال کو انجام دینا واجب ہے_
س 13 : کیا اختیاری صورت میں نذر کےساتھ میقات سے پہلے احرام باندھنا جائز ہے جبکہ انسان جانتاہو کہ وہ سایہ میں جانے پر مجبور ہوجائیگا جیسے اگر نذر کرکے اپنے شہر سے احرام باندھے اور پھر دن کے وقت ہوائي جہاز میں سوار ہوجائے؟
ج: نذر کرکے میقات سے پہلے احرام باندھنا جائز ہے اور دن کے وقت سایہ میں جانا حرام ہے اور ایك عنوان کاحکم دوسرے عنوان تك سرایت نہیں کرتا_

193
س 14 : ایك شخص فوج میں کام کرتاہے اور بعض اوقات جبری حکم کے ذریعے اسکی ڈیوٹی لگائي جاتی ہے جیسے کسی اہم کام کیلئے فوراً مکہ پہنچنا اور اس نے پہلے عمرہ نہیں کیا ہوتا اور تنگی وقت کی وجہ سے احرام کی حالت میں مکہ میں داخل نہیں ہوسکتا تو کیا وہ اس صورت میں گناہ گار ہوگا کیا اس پر کفارہ ہے؟
ج: سوال کے فرض میں اس کیلئے بغیر احرام کے مکہ مکرمہ میں داخل ہونا جائز ہے اور اس سلسلے میں اس پر کوئي شے نہیں ہے_
س 15: اگر ماہ ذیقعد میں مکہ میں عمرہ مفردہ بجالائے اور پھر ذی الحج میں دوبارہ مکہ میں داخل ہونا چاہے جبکہ ابھی اس عمرے کو دس دن نہ ہوئے ہوں تو کیا اس کیلئے نیا احرام باندھنا ضروری ہے یا وہ بغیر احرام کے داخل ہوسکتاہے؟

194
ج: احوط کی بناپر اس وقت اس کیلئے احرام باندھنا ضروری ہے _

س 16: ايك شخص جده ميں رہتاہے اور مكہ مكرمہ ميں كام كرتاہے يعنى وه چھٹى كے دنوں كے علاوه تسلسل كے ساتھ ہر دن مكہ جاتاہے يا آدھا ہفتہ جاتاہے يعنى تين دن مكہ جاتاہے اور چار دن نہيں جاتا اگرچھٹى كے ايام يا چار دن ختم ہوجائيں تو كيا اس كيلئے دوباره عمره كرنا واجب ہے؟
ج: سوال كى مفروضہ صورت ميں عمره كرنا واجب نہيں ہے_
س 17: اگر عمره ختم ہوجائے اور انسان مكہ ميں ہى ہو تو كيا اس پر نيا عمره كرنا واجب ہے؟ اور كہاں سے ؟ كيا حرم كى حدود سے يا مسجد تنعيم سے؟
ج: جبتك وه مكہ مكرمہ ميں ہے نياعمره بجالانا واجب نہيں ہے اور اگر نيا عمره بجالانا چاہے تو ضرورى ہے كہ اطراف

حرم سے ادنى الحل كى طرف جائے اور يا پھر مسجد تنعيم جائے_
س 18: ايك شخص ٹيكسى كا ڈرائيور ہے اور سوارى اسے مكہ جانے كا كہتى ہے يہ جانتے ہوئے كہ ڈرائيور نے پہلے عمره نہيں كر ركھا كيا اس پر واجب ہے كہ احرام كى حالت ميں داخل ہو اور اگر بغير احرام كے داخل ہو تو اس كا كيا حكم ہے ؟
ج: سوال كى مفروضہ صورت ميں اس پر واجب ہے كہ مكہ مكرمہ ميں داخل ہونے كيلئے احرام باندھے اور عمره مفرده كے اعمال بجالائے اور اگر بغير احرام كے مكہ ميں داخل ہوجائے تو فعل حرام كا مرتكب ہوا ہے ليكن اس پر كفاره نہيں ہے_
س 19: جو شخص سخت بھيڑكے وقت كئي مستحب طواف كرتاہے اس طرح كے ان

حجاج كو مزاحم ہوتاہے جو واجب طواف كرتے ہيں تو كيا اس پر كوئي اشكال ہے بالخصوص اگر اسكے پاس مستحب طواف كيلئے وسيع وقت ہو_
ج: اس پر كوئي اشكال نہيں ہے ہاں اولى بلكہ احوط يہ ہے كہ اس بھيڑ كے ہوتے ہوئے مستحب طواف نہ كرے_
س 20:جو شخص استطاعت كى وجہ سے حج افراد كو بطور واجب بجالاتاہے يا اسے بطور مستحب انجام ديتاہے اور اس سے پہلے متعدد دفعہ عمره كرچكاہو تو كيا اس پر ايك نيا عمره واجب ہے جو اس حج كے متعلق ہو؟
ج: عمره واجب نہيں ہے مگر جن موارد ميں تمتع سے افراد كى طرف عدول كرنا ہو_
س 21: جس شخص نے حج افراد كيلئے طواف باندھا ہوا ہے كيا وه طواف حج اور سعى كے بعد اپنے اختيار كےساتھ مكہ سے نكل كر جده جاسكتاہے؟ كہ پھر سيدھا عرفہ ميں حجاج كے ساتھ ملحق ہوجائے؟

ج: طواف اور سعى كے بعدجده يا كسى اور جگہ جانے سے مانع نہيں ہے ليكن اگر اس كى وجہ سے اسے دو وقوف كے فوت ہوجانے كا خوف نہ ہو_
س 22: شرعى مسافت كہ جسكے ساتھ حج افراد جائز ہوتاہے سولہ فرسخ ہے تو يہ مسافت كہاں سے شمار كى جائيگي؟
الف: كيا آپ كى رائے ميں مكہ قابل توسيع ہے اور ہر وه جگہ جسے عرف ميں مكہ كہا جاتاہے وه مكہ كا حصہ ہے؟
ب: جو مكلف مكہ سے سولہ فرسخ سے كم فاصلے پر رہتاہے كيا وه اپنے گھر سے احرام باندھے گا يا مدينہ كى كسى جگہ سے؟
ج: كيا آپ كى نظر مينمسافت كا آغاز مكلف كے شہر كے آخر سے ہوگا؟
ج: الف) مسافت مكلف كے شہر يا ديہات كے آخر سے

شہر مكہ كے شروع تك حساب كى جائيگى اور شہر مكہ قابل توسيع ہے اور مسافت كے حساب كرنے كا معيار وه جگہ ہے جسے اس وقت عرف ميں شہر مكہ كى ابتدا كہا جاتاہے_
ب: اس كيلئے اپنے شہر كى ہر جگہ سے احرام باندھنا جائز ہے اگر چہ اولى اور احوط يہ ہے كہ اپنے گھر سے احرام

باندھے_
ج: ابھی ابھی گزراہے کہ مسافت کا معیار اسکے اپنے شہر اور موجودہ شہر مکہ کے درمیان کی مسافت ہے اگر چہ احوط یہ ہے کہ اپنے گھر سے مسافت کی ابتدا کا حساب کرے_
س 23: عمرہ کرنے والا شخص جو مدینہ منورہ یا اسکے مضافات میں رہتاہے کیا اس کیلئے جائز ہے کہ وہ مکہ مکرمہ جانے کے قصد سے جدہ آئے اور پھر احرام کیلئے ادنی الحل جیسے مسجد تنعیم کا قصدکرے_

ج: اگر وہ مدینہ سے نکلتے وقت عمرہ کا قصد رکھتاہو تو اس پر لازم ہے کہ مسجد شجرہ سے احرام باندھے اور اس کیلئے بغیر احرام کے میقات سے آگے جانا جائز نہیں ہے اگر چہ مکہ مکرمہ جاتے ہوئے جدہ سے گزرنے کا ارادہ رکھتاہو اور اگر بغیر احرام کے میقات سے گزر کرجدہ پہنچ جائے پھر عمرہ کا ارادہ کرے تو اس پر واجب ہے کہ وہ احرام باندھنے کیلئے کسی میقات پر جائے اور اس کیلئے جدہ اور ادنی الحل سے احرام باندھنا صحیح نہیں ہے کیونکہ ادنی الحل صرف ان لوگوں کیلئے عمرہ مفردہ کا میقات ہے جو مکہ مکرمہ میں رہتے ہیں _
س 24: مدینہ یا اسکے مضافات سے دو راستے جدہ کی طرف جاتے ہیں ایك حجفہ کے قریب سے گزرتاہے کہ جسکے ساتھ محاذات (مقابل) بن جاتاہے اور دوسرا جو کہ تیز راستہ ہے ، جحفہ کے مقابل سے گذرتاہے لیکن

وہ جحفہ سے سو کیلومیٹر سے بھی زیادہ دور ہے اور سیدھا راستہ نہیں ہے تو کیا اسے بھی محاذات (مقابل) شمار کیا جائیگا یا نہیں؟
ج: محاذات اور مقابل سے مراد یہ ہے کہ مکہ مکرمہ کی طرف جانے والا شخص راستے میںایسے نقطے پر پہنچ جائے کہ جسکی دائیں یا بائیں جانب میقات ہو اس بناپر پس نقطہ محاذات کے اعتبار سے دو راستوں کے درمیان کوئي فرق نہیں ہے_
س 25: دوسری صورت میں اگر بالفرض وہ محاذات نہ بنتی ہو تو جو شخص اس راستے سے جارہاہے کیا اس کیلئے جائز ہے کہ وہ ادنی الحل جاکر وہاں سے عمرہ مفردہ یا حج کا احرام باندھے ؟
ج: میقات اور اسکی بالمقابل جگہ سے بغیر احرام کے گزرنا جائز نہیں ہے اور ادنی الحل سے احرام باندھنا بھی صحیح نہیں ہے جیسے کہ ابھی ابھی گزراہے _

س26: جس شخص کو میقات سے احرام باندھنے میں اپنے یا اپنے اہل و عیال پر خوف کا وہم ہو کیا اس کیلئے ادنی الحل سے احرام باندھنا جائز ہے؟
ج: اگر میقات میں احرام باندھنے سے کوئي عذر ہو جو میقات سے گزرنے کے بعد زائل ہوجائے تو اس پر واجب ہے کہ احرام باندھنے کیلئے میقات کی طرف واپس پلٹے البتہ اگر ممکن ہوورنہ اپنی جگہ سے احرام باندھے اگر اسکے آگے کوئي میقات نہ ہو اور کسی دوسرے میقات پر جانے کی قدرت بھی نہ رکھتاہو_
س 27: کیا احرام کی حالت میں رات کے وقت بارش سے بچنے کیلئے کسی چیز کے نیچے جانا جائز ہے ؟
ج: احوط مراعات کرناہے_
س 28: جو شخص مقام ابراہیم کے پیچھے قرآن کریم یا مستحب نمازیں پڑھنا

چاہتاہے یا دعاء کیلئے بیٹھنا چاہتاہے جب کہ اس کیلئے ان چیزوں کو مسجد الحرام کی دوسری جگہوں میں انجام دینا بھی ممکن ہے تو کیا بھیڑ کے باوجود اس کیلئے یہ کام جائز ہے جبکہ طواف کی واجب نماز پڑھنے والوں کیلئے مشکل کا باعث ہو_
ج: اولی بلکہ احوط یہ ہے کہ مذکورہ چیزوں کو اس جگہ بجالائے جہاں بھیڑ نہ ہو_
س 29: کیا حاجی (مرد یا عورت) کیلئے احرام کی حالت میں پانی کو زائل کرنے کیلئے اپنے چہرے کو تولیے سے پونچھنا جائز ہے ؟

ج: اس کام میں مرد کیلئے تو ہر صورت میں کوئي حرج نہیں ہے اور عورت کیلئے بھی کوئي حرج نہیں ہے اگر اس پر چہرے کو ڈھانپنا صدق نہ کرے اس طرح کہ یہ کام تولیے کو بالتدریج اپنے چہرے پر گزارنے کے ساتھ ہو ورنہ اس کیلئے یہ جائز نہیں ہے بہر حال چہرے کو ڈھانپنے میں کفارہ

نہیں ہے_

س 30: حاجی کیلئے جائز ہے کہ حج کے موقع پر منی میں رات گزارنے کی بجائے مکہ مکرمہ (حرم) میں عبادت کے ساتھ رات گزارے تو کیا کھانا کھانا، نہانا، قضائے حاجت یا مومن کے جنازہ کی تشییع کرنا ایسے کام ہیں جو عبادت کےساتھ مشغول ہونے کو باطل کردیتے ہیں؟

ج: ضرورت کے مطابق کھانے پینے مینمشغول ہونا اور کسی احتیاج کی وجہ سے باہر جانا اور وضو یا واجب غسل بجالانا عبادت کے ساتھ مشغول ہونے کو نقصان نہیں پہنچاتا_

س 31: سابقہ سوال میں مذکور مصروفیات اگر عبادت کو باطل کردیں تو کیا کفارہ بھی ہے ؟

ج: اگر ایسے کام میں مشغول ہو جو عبادت نہیں ہے اگر چہ

مکہ مکرمہ میں، اور ضروریات میں سے بھی شمار نہ کیا جاتاہوجیسے کھانا پینا اور کوئي ضرورت پوری کرنا تو اس پر کفارہ واجب ہے _

س32: کیا چند ماہ تك مال کو جمع کرنا حج کی استطاعت کو حاصل کرنے کیلئے کافی ہے ؟ بالخصوص اگر وہ جانتاہو کہ وہ اس طریقے کے علاوہ مستطیع نہیں ہوسکتا_

ج: استطاعت کا حاصل کرنا واجب نہیں ہے لیکن اگر انسان حجة الاسلام کرنا چاہتاہو تو اس سے کوئي مانع نہیں ہے کہ وہ کسی جائز طریقے سے مال حاصل کرے یا اپنی منفعت سے ذخیرہ کرتارہے یہاں تك کہ اس کے حج کا خرچ جمع ہوجائے مگر جب وہ اپنی منفعت سے ذخیرہ کرے اور اس پر خمس کا سال گزر جائے تو اس پر اس کا خمس دینا واجب ہے _

س 33: کیا والدین کو ملنا :معاشرتي، شرعی یا ذاتی ضرورت شمار ہوتی ہے اور اگر ایسا ہے تو کیا جو شخص استطاعت رکھتا ہے اس کیلئے جائز ہے کہ وہ اپنا مال والدین کو ملنے کیلئے خرچ کردے جب ملنے کیلئے سفر و غیرہ کی ضرورت ہو اور حج کو مؤخر کردے؟

ج: مستطیع پر واجب ہے کہ حج کرے اور اپنے آپ کو استطاعت سے خارج کرنا جائز نہیں ہے اور صلہ رحمی صرف ملنے میں منحصر نہیں ہے بلکہ رشتہ داروں کی احوال پرسی اور صلہ رحمی دیگر طریقوں سے بھی ممکن ہے جیسے خط لکھنا یا ٹیلیفون کرنا و غیرہ ہاں اگر والدین کہ جو دوسرے شہر میں ہیں ان سے ملنا اسکی اپنی حالت اور انکی حالت کے پیش نظر ضروری ہو اس طرح کہ اسے اسکی عرفی ضروریات میں سے شمار کیا جائے اور اسکے پاس اتنا مال بھی نہ ہو جو والدین کی ملاقات اور حج کے اخراجات دونوں کیلئے کافی ہو تو وہ اس حالت میں مستطیع ہی نہیں

ہے_

س34: اگر دودھ پلانے والی عورت مستطیع ہوجائے لیکن اسکے حج پر جانے سے شیرخوار بچے کو نقصان پہنچتاہو تو کیا وہ حج کو ترك کرسکتی ہے؟

ج: اگر نقصان اس طرح ہو کہ دودھ پلانے والی کیلئے شیر خوار کے پاس رہنا ضروری ہے یا اس سے دودھ پلانے والی عورت کیلئے حرج ہے تو اس پر حج واجب نہیں ہے _

س 35:جو عورت سونے کے کچھ زیورات کی مالك ہے اوروہ انہیںپہنتی ہے اور اسکے پاس اسکے علاوہ کوئي دوسرا مال نہیں ہے اگر وہ انہیں بیچ دے تو وہ حج کرنے پر قادر ہوجاتی ہے تو کیا عورتوں کے زیورات استطاعت سے مستثنی ہیں یا اس پر واجب ہے کہ وہ حج کے اخراجات کیلئے انہیں بیچے اور انکے ساتھ وہ مستطیع ہوگي_؟

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com

ج: اگر ان زیورات کو وہ پہنتی ہو اور وہ اسکی حیثیت سے

زیادہ نہ ہوں تو اس پرحج کیلئے انہیں بیچنا واجب نہیں ہے اور وہ مستطیع نہیں ہوگي_

س 36: ايك عورت حج کیلئے استطاعت رکھتی ہے لیکن اس کا شوہر اسے اسکی اجازت نہیں دیتا تو اسکی ذمہ داری کیا ہے _؟

ج: واجب حج میں شوہر کی اجازت معتبر نہیں ہے ہاں اگر شوہر کی اجازت کے بغیر حج پر جانے سے عورت حرج میں مبتلا ہوتی ہو تو وہ مستطیع نہیں ہے اور اس پر حج واجب نہیں ہے_

س 37: اگر شادی کے عقد کے وقت میرے شوہر نے مجھے حج کرانے کا وعدہ دیا ہو تو کیا میرے ذمے میں حج مستقر ہوجائیگا؟

ج: صرف اس سے حج ذمے میں مستقر نہیں ہوتا_

س 38: کیا حج کی استطاعت حاصل کرنے کیلئے ضروریات زندگی میں تنگی

لانا جائز ہے ؟

ج: یہ جائز ہے لیکن شرعا واجب نہیں ہے البتہ یہ تب ہے جب تنگی اپنے آپ پر کرے لیکن جن اہل و عیال کا خرچ اس پر واجب ہے ان پر معمول کی حد سے تنگی کرنا جائز نہیں ہے_

س 39:ماضی میں میری طرف سے دین کی پابندی اور اس کا اہتمام کوئي اچھا نہیں تھا اور میرے پاس اتنا مال تھاجو سفر حج کیلئے کافی تھا (یعنی میں مستطیع تھا) لیکن اپنی اس حالت کیوجہ سے میں حج پر نہیں گیا تو اس وقت میرے لئے کیا حکم ہے؟جبکہ اس وقت میرے پاس لازمی رقم نہیں ہے _ جیسا کہ اسکے دو راستے ہیں ايك ادارہ حج میں نام لکھوا کر اور ايك دوسرا راستہ کہ جس میں زحمت زیادہ ہے تو کیا حکومت کے ہاں نام لکھوا دینا کافی ہے ؟

ج: اگر آپ ماضی میں مستطیع تھے اور فریضہ حج کی ادائیگی

کیلئے سفر پر قادر تھے اسکے باوجود آپ نے حج کو مؤخر کیا تو آپ پر حج مستقر ہوچکاہے اور آپ پر ہر جائز اور ممکن طریقے سے حج پر جانا واجب ہے البتہ جبتك عسر وحرج نہ ہو اور اگر آپ سب جہات سے مستطیع نہیں تھے تو سوال کی مفروضہ صورت میں آپ پر حج واجب نہیں ہے_

س 40: جب مسجدالحرام خون یا پیشاب کے ساتھ نجس ہوجاتی ہے تو جو لوگ اسے پاك کرنے پر مامور ہیں وہ ایسے طریقے کو استعمال کرتے ہیں جو پاك نہیں کرتا تو رطوبت ہونے یا نہ ہونے کی صورت میں مسجد کی زمین پر نماز پڑھنے کا کیا حکم ہے ؟

ج: جبتك سجدے والی جگہ کے نجس ہونے کا علم نہ ہو نماز پڑھنے میں کوئي حرج نہیں ہے _

س 41: کیا مسجد نبوی میں جائے نماز پر سجدہ کرنا صحیح ہے؟ بالخصوص روضہ

شریفہ میں کہ جہاں کوئي ایسی چیز رکھنا جس پر سجدہ کرنا صحیح ہے _جیسے کاغذ یادرخت کی شاخوں سے بنی ہوئي جائے نماز _توجہ کو جذب کرتاہے اور نمازی لوگوں کی نظروں کا نشانہ بنتاہے جیسے کہ اس سے مخالفین کو مذاق اڑانے کا بھی موقع ملتاہے_

ج: کسی ایسی چیز کا رکھنا کہ جس پر سجدہ صحیح ہے اگر تقیہ کے خلاف ہو تو جائز نہیں ہے اور اس پر واجب ہے کہ ایسی جگہ کا انتخاب کرے کہ جس میں مسجد کے پتھروں پریا کسی ایسی چیز پر سجدہ کرسکے کہ جس پر سجدہ کرنا صحیح ہے البتہ اگر اس کیلئے یہ ممکن ہو ورنہ تقیۃً اسی جائے نماز پر سجدہ کرے_

س 42: اذان و اقامت کے وقت دو مسجدونسے نکلنے کا کیا حکم ہے جبکہ اہل سنت برادران انکی طرف جارہے ہوتے ہیں اور اس وقت ہمارے نکلنے کے بارے میں باتیں کررہے ہوتے ہیں ؟

ج: اگر دوسروں کی نظر میں یہ کام نماز کو اسکے اول وقت

211
میں قائم کرنے کو ہلکا سمجھنا شمار ہوتاہو تو جائز نہیں ہے بالخصوص اگر اس میں مذہب پر عیب لگتاہو_
س 43: ایك شخص اپنے شہر پلٹنے کے بعد متوجہ ہوتاہے کہ عمل کے دور ان اس کا احرام نجس تھا تو کیا وہ احرام سے خارج ہے یانہیں ؟
ج: اگر وہ موضوع یعنی عمل کی حالت میں اپنے احرام میں نجاست کے وجود سے جاہل ہو تو وہ احرام سے خارج ہے اور اس کا طواف اور حج صحیح ہے ؟
س 44: جسمکلفنے کسی کو نائب بنایا ہو کہ اسکی طرف سے قربانی کرے تو کیا نائب کے پلٹنے اور اسکے یہ خبر دینے سے پہلے کہ قربانی ہوچکی ہے اس کیلئے تقصیر یا حلق کرنا جائز ہے ؟
ج: اس پر واجب ہے کہ انتظار کرے یہاں تك کہ نائب کی طرف سے قربانی ہوجانے کا انکشاف ہوجائے لیکن

212
اگر حلق یا تقصیر میں جلدی کرے اور اتفاقاً یہ نائب کی طرف سے قربانی ہو جانے سے پہلے ہو تو اس کا عمل صحیح ہے اور اس پر اعادہ واجب نہیں ہے _
س45: جس مکلف نے اپنی طرف سے قربانی کرنے کیلئے کسی کو نائب بنایا ہوا ہے کیا اس کیلئے نائب کی طرف سے اسے ذبح کرنے کی خبر پہنچنے سے پہلے سونا جائز ہے ؟
ج: اس سے کوئي مانع نہیں ہے _
س46: موجودہ دور میں منی میں قربانی کو ذبح کرنا ممکن نہیں ہے بلکہ اس کیلئے انہوں نے منی سے باہر لیکن منی کے قریب ہی ایك جگہ معین کررکھی ہے اور دوسری جانب سے قربانی کے جانور کہ جن کیلئے بڑی رقوم خرچ کی جاتی ہیں کہاجاتاہے کہ ان کاگوشت وہیں پھینك دیاجاتاہے اور وہ گل سٹر کر ضائع ہوجاتاہے جبکہ اگر انہیں دیگر ممالك میں ذبح کیا جائے تو ان کا

213
گوشت ضرورت مند فقرا کو دیا جاسکتاہے تو کیا حاجی کیلئے جائز ہے کہ وہ اپنے ملك میں قربانی کرے اور کسی کے ساتھ طے کرلے کہ وہ اسکی طرف سے قربانی کردے یا دیگر ممالك میں اور ٹیلیفون کے ذریعے قربانی کرلے یا اسے مقررہ جگہ پر ہی ذبح کرنا واجب ہے اور کیا اس مسئلہ میں اس مرجع کی طرف رجوع کرنا جائز ہے جو اسکی اجازت دیتاہے جیسے کے بعض بزرگ فقہاء سے یہ منقول ہے ؟
ج: یہ کام جائز نہیں ہے اور قربانی صرف منی میں ہوسکتی ہے اور اگر یہ ممکن نہ ہو توجہاں اس وقت قربانی کی جاتی ہے وہیںکی جائیگی تا کہ قربانی کے شعائر کی حفاظت کی جاسکے کیونکہ قربانی شعائر اللہ میں سے ہے _
س 47: اگر حکومت منی کے اندر قربانی کرنے پر پابندی لگادے تو کیا حجاج کیلئے مکہ مکرمہ سے باہر قربانی کرنا جائز ہے اور کیا مکہ کے اندر قربانی کرنا کافی ہے ؟

214
ج: حج کی قربانی کافی نہیں ہے مگر منی میں ہاں اگر اس میں قربانی کرنے پر پابندی لگ جائے تو اس کیلئے جو جگہ تیار کی گئي ہے وہاں قربانی کرنا کافی ہے جیسے کہ اس صورت میں مکہ کے اندر قربانی کرنا بھی کافی ہے لیکن اگر قربانی کی جگہ کا منی سے فاصلہ اتنا ہی ہو جتنا اس جگہ کا ہے جو قربانی کیلئے تیار کی گئي ہے یا اس سے کم ہو_
48: ایسے خیراتی ادارے موجود ہیں جو حاجی کی نیابت میں قربانی کرتے ہیں اور پھر اسے ضرورتمند فقرا کے حوالے کردیتے ہیں اس سلسلے میں راہبر معظم کی رائے کیا ہے اور کیا جناب عالی کی نظر میں اسکی شرائط ہیں ؟
ج: قربانی کی ان شرائط کا احراز کرنا ضروری ہے کہ جو مناسك میں ذکر ہوچکی ہیں _
س 49: کیا قربانی کو ذبح کرنے کے بعد اسے ان خیراتی اداروں کو دینا

215

جائز ہے جو اسے فقرا تك پہنچاتے ہیں ؟
ج: اس میں كوئي حرج نہیں ہے _
س 50: صفا و مروہ كے درمیان سعی كرتے وقت صفا و مروہ كے پہاڑوں كے پاس لوگوں كی بڑی تعداد جمع ہوجاتی ہے جو سعی كرنے والوں كی بھیڑ كا سبب بنتی ہے تو كیا سعی كرنے والے پر واجب ہے كہ وہ ہر چكر میں خود پہاڑ تك جائے یا سنگ مر مر سے بنی ہوئي پہلی بلندی كافی ہے كہ جو چلنے سے عاجز لوگوں كے راستے كے ختم ہونے كے ساتھ شروع ہوتی ہے ؟
ج: اس حد تك چڑھنا كافی ہے كہ جسكے ساتھ یہ صدق كرے كہ یہ پہاڑ تك پہنچاہے اور اس نے دو پہاڑوں كے درمیان كے پورے فاصلے كی سعی كی ہے _
س 51: كیا عمرہ مفردہ اور حج تمتع كیلئے ایك طواف النساء كافی ہے ؟
ج: عمرہ مفردہ اور حج تمتع میں سے ہر ایك كیلئے الگ

طواف النساء ہے پس ایك طواف دو طواف سے كافی نہیں ہے ہاں مُحل ہونے كیلئے ایك طواف كا كافی ہونا بعید نہیں ہے_
س 52: جو شخص بارہویں كی رات منی میں بسر كرے اور آدھی رات كے بعد كوچ كرے تو كیا اس پر واجب ہے كہ زوال سے پہلے اسكی طرف واپس پلٹ آئے تا كہ یہ بھی وہ كو چ كرسكے جو وہاں پر موجود لوگوں كیلئے زوال كے بعد واجب ہوتاہے اور اس بات سے كوئي مانع ہے كہ وہ صبح كے وقت منی آكر جمرات كو كنكریاں مارلے پھر مكہ پلٹ جائے یا اس پر وہیں رہنا واجب ہے ؟ بالخصوص جب وہ اپنے اختیار كے ساتھ ظہر كے بعد جمرات كو كنكریاں مارنے اور مغرب سے پہلے منی سے نكلنے پر قادرہے_
ج : جو شخص منی میں ہے اس پر واجب ہے كہ زوال كے بعد كوچ كرے اگر چہ اس طرح كے زوال كے بعد جمرات

كو كنكریاں مارنے كیلئے مكہ سے آجائے اور كنكریاں مارنے كے بعد غروب سے پہلے كوچ كرجائے پس آدھی رات كے بعد مكہ جانا جائز ہے لیكن كنكریاں مارنے كیلئے بارہویں كے دن پلٹ آئیگا اور زوال كے بعد كوچ كرےگا_
س 53: آیت اللہ گلپایگانی (قدس سرہ) كے اعمال حج كی كتاب میں اعمال حج سے متعلقہ بہت سارے مستحبات مذكور ہیں _ ان مستحبات پر عمل كرنے كے سلسلے میں جناب كی كیا رائے ہے؟
ج: قصد رجاء كے ساتھ ان پر عمل كرنے میں كوئي حرج نہیں ہے_
س 54: كیا اس آب زمزم سے وضو كرنا جائز ہے جو پینے كیلئے مخصوص ہے_
ج: مشكل ہے اور احتیاط كی رعایت كرنا ضروری ہے _

دعای عرفه
اس کتاب کے صفحہ 219 سے 247 تک دعا عرفہ ہے

مناسك حج

دعای عرفه

Presented by http://www.alhassanain.com & http://www.islamicblessings.com